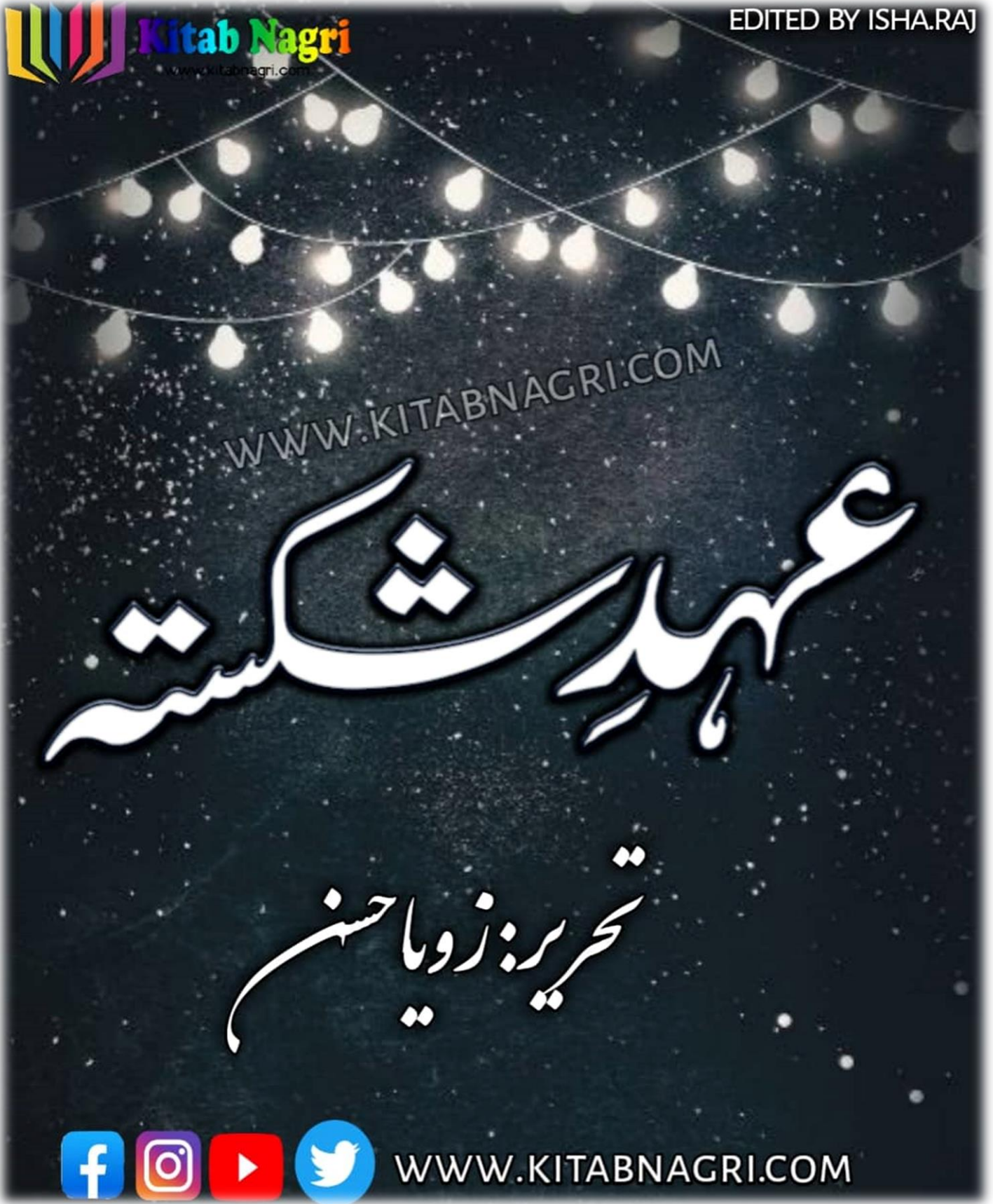


Ehd e Shikasta novel by Zoya Hassan

Posted On Kitab Nagri



Ehd e Shikasta novel by Zoya Hassan

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

گرھن

تحریر: زویا حسن

ایک لمبی چھٹی کے بعد یہ نیا افسانہ آپ تک لائی ہوں۔ امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔ بس ایک (ہی التماس ہے افسانہ جلدی ختم کرنے پہ مجبور مت کیجئے گا)

"غضب خدا کا بس یہی دیکھنا باقی تھا۔۔۔۔ میں پہلے ہی کہتی تھی یہ لڑکا ایک نہ ایک دن گل کھلائے گا۔
۔۔۔۔" ناصرہ بیگم کے کانپتے ہاتھوں میں پستول تھا اور وہ چلا چلا کے سبھی گھر والوں کا اکھٹا کر رہی تھیں

"کیا ہوا۔۔۔ امی۔۔۔؟" فری اپنے کمرے سے نکل کے ڈرائنگ روم میں پہنچی

"یہ دیکھ۔۔۔ دیکھ اپنے لاڈلے بھائی کی کرتوت۔۔۔۔ یہ اسکے کمرے کی الماری سے نکلا ہے۔۔۔۔" انکا اشارہ
پستول کیا جانب تھا

پستول کو دیکھتے ہوئے پہلے پہل تو فری کے بھی چھکے چھوٹے لیکن جلدی اس نے خود کو سنبھالا اور ماں کے ہاتھ سے پستول پکڑ لیا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟ اتنا شور کیوں ڈالا ہوا ہے" سیڑھیاں اترتے ہوئے فیزی بھی فری کے پاس آ کے کھڑی ہو گئی۔ پر جیسے ہی نظر پستول پہ پڑی تو اس کے بھی رونگٹے کھڑے ہوئے۔

"گن۔۔۔۔۔ اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔ فری کسی کا قتل کرنے جا رہی ہو۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔ خدا ار مجھے بخش دینا" اس نے فری کی طرف ڈرتے ہوئے دیکھا۔ جو اباً فریحہ نے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"ہونہ ہو۔۔۔۔۔ یہ پستول میرے لیے ہی رکھی ہوگی۔ ادھر میں نے کوئی ایسی ویسی بات کی ادھر اس نے میرے سر کا نشانہ لینا تھا" ناصرہ بیگم کو اپنی جان کے لالے پڑنے لگے۔

"اف ہو امی۔۔۔۔۔ آپ بھی حد کرتی ہیں۔۔۔۔۔ بھائی ایسا کیوں کرے گا؟" فری جھلا کے بولی

"ارے۔۔۔۔۔! مجھے کوئی بتائے گا کہ یہ چل کیا رہا ہے۔۔۔۔۔؟" فیزی پھر سے بولی

"امی کو بھائی کی الماری سے یہ گن ملی ہے۔۔۔۔۔ تب سے انھوں نے شور ڈالا ہوا ہے" فری نے اسے بتایا

"امی۔۔۔۔۔ آپ بھائی کے کمرے میں کیا کر رہی تھیں۔۔۔۔۔؟ اور کیوں انکی الماری کی تلاشی لے رہی

تھیں۔۔۔۔۔ آپ کو پتا ہے نا۔۔۔۔۔ انکو بالکل پسند نہیں ہے کہ کوئی انکے کمرے میں گھسے یا سامان نے کی تلاشی

لے۔۔۔۔۔" فیزی نے ماں کو لتاڑنا شروع کیا۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔ ہر بار جھگڑے کی شروعات آپ ہی کرتی ہیں۔۔۔۔۔" فری نے بھی فیزی کا ساتھ دیا۔

"یہ لو۔۔۔۔! شروع ہو گئیں دونوں۔۔۔۔ ماں کی تو کوئی اوقات ہی نہیں ہے۔۔۔۔ سوتیلے بھائی کی فکر ہے بس۔۔۔۔" ناصرہ بیگم غمزدہ ہوئیں

"اف۔۔۔۔ امی آپ پھر سے سکے سوتیلے کا پاٹ پڑھنے لگیں۔۔۔۔ خدا را بس کریں" فری بولی

"تالش بھائی آپکے لیے سوتیلے ہوں گے پر ہمارے لیے وہ سکے ہیں۔۔۔۔ بلکہ سگوں سے بھی بڑھ کے۔۔۔۔"

فیزی نے بھی طرفداری شروع کر دی

"بس کرو تم دونوں۔۔۔۔ بہت ہوا۔ آنے دو تمہارے ابا کو۔۔۔۔ یہ پستول والا کارنامہ تو بتا کے ہی رہوں گی۔۔۔۔"

ناصرہ بیگم پھر تلملا گئیں

"امی۔۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے آپ نے ابا سے کوئی بات نہیں کرنی۔ پہلے ہم بھائی سے خود بات کریں گے اسکے کے بعد دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے۔۔۔۔" فیزی نے ماں کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے

"ہائے۔۔۔۔ میرے خدا یا۔۔۔۔ میری سگی اولاد میری نہیں رہی۔۔۔۔ مالک۔۔۔۔! مجھے اٹھا ہی لے۔۔۔۔"

ناصرہ بیگم نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیے

فری اور فیزی دونوں ماں کی طرف بڑھیں اور انکے کندھے پہ ہاتھ رکھ دیے۔ ناصرہ بیگم نے دونوں کے ہاتھ جھٹکے دیے

"کرو۔۔۔۔ جو بھی کرنا ہے۔۔۔۔ میں کچھ نہیں بولوں گی۔۔۔۔ پر یاد رکھنا یہ لڑکا غلط رستوں پہ چل رہا ہے۔۔۔۔" یہ کہہ کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھیں۔

فری اور فیزی ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں۔

"فیزی۔۔۔! یہ گن جا کے بھائی کی الماری میں رکھ دے۔۔۔ پلیز۔۔۔ جب وہ آئیں گے تو ان سے بات کرتے ہیں" فری نے گن فیزی کی طرف بڑھائی

"نہ بابا۔۔۔ مجھے بڑا ڈر لگتا ہے ایسی چیزوں سے۔۔۔ خود ہی جا کے رکھ دو۔۔۔" وہ خوفزدہ ہو کے پیچھے ہٹی

"ڈر پوک۔۔۔۔۔!" فری تیوری چڑھا کے تابش کے کمرے کی طرف چل پڑی

"فری۔۔۔!" فیزی نے آواز دی

"اب کیا ہے۔۔۔۔؟" وہ پیچھے مڑی

"سنجھال کے۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ کہیں غلطی سے چل گئی تو میں اکیلی ڈاکٹر بن کے کیا کروں گی۔۔۔۔۔؟"

فیزی نے اسے چھیڑا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شٹ اپ۔۔۔۔۔!" فریحہ ہنستے ہوئے اندر چلی گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عشاء کی اذان ہو رہی تھی

"فری۔۔۔! اٹھ نماز پڑھ لیں۔۔۔ پھر آسائمنٹ مکمل کرتے ہیں" فیزی نے کتاب بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ چلو تم وضو کرو میں بھی آتی ہوں۔۔۔۔۔" فری اب بھی نوٹس پہ جھکی ہوئی تھی۔

گاڑی کے ہارن کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ دونوں چونکی

"بابا آگئے۔۔۔۔۔!" فری نے کہا

"ہاں۔۔۔۔۔ چل پہلے امی سے درخواست کرتے ہیں کہ بھائی کے قصے ابھی نہ کھولیں" فری بولی

"چلو۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے امی کی نان سٹاپ گاڑی چل پڑے انھیں روکنا ہو گا" یہ کہتے ہوئے فری اٹھ کھڑی ہوئی

بابا آتے ہی نماز کا وضو کرنے لگے۔ اور وہ دونوں امی کے پاس کیچن میں پہنچیں

"کیا چاہیے۔۔۔۔۔؟" ناصرہ بیگم نے دونوں بیٹیوں کے سوالی چہروں پہ نظر دوڑائی

"امی پلیز۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ بابا کو بھائی کی شکایت مت لگائیے گا۔۔۔۔۔ پلیز" فری نے ہاتھ باندھ کے منت کی

"میرا اللہ ہی محافظ ہے۔۔۔۔۔ میں تو تھک گئی ہوں ان دونوں لڑکیوں سے۔۔۔۔۔" وہ گہری سانس لے کے بولیں

www.kitabnagri.com

"امی۔۔۔۔۔ وعدہ کریں نہ۔۔۔۔۔ پلیز" فری نے کہا

"اچھا۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ نہیں لگاتی شکایت۔۔۔۔۔ لیکن تم لوگ غلط چیز میں اسکی طرف داری کر رہے ہو۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم کے ماتھے پہ بل تھے۔

"تھینک یو۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔!" دونوں نے یک زبان ہو کے کہا

"تم لوگ جلدی سے نماز پڑھ لو۔۔۔۔ پھر کھانا لگاتی ہوں۔۔۔۔ تمہارے پیارے بھائی نے تورات کے دو بجے ہی آنا ہے۔۔۔۔ اسکا انتظار کرنا فضول ہے۔۔۔۔" انھوں نے پھر سے کوسنا شروع کیا۔

وہ دونوں اپنے کمرے میں چلی گئیں

نماز سے فارغ ہو کے سبھی ڈائننگ ٹیبل پہ جمع ہوئے

"تابلش نہیں آیا ابھی۔۔۔۔؟" اباجی نے پوچھا

"آپکا بیٹا پہلے کبھی وقت پہ گھر لوٹا ہے؟" ناصرہ بیگم پھر سے شروع ہوئیں

دونوں بیٹیوں نے گھورا تو انھوں نے جلدی سے بات بدلی

"میرا مطلب۔۔۔۔ پڑھائی سے جب سے فارغ ہوا ہے۔۔۔۔ دوستوں کے ساتھ گھومتا پھر تاریتا ہے۔ دیر

سے ہی آتا ہے" دل میں بھری کڑواہٹ کو با مشکل وہ مٹھاس کارنگ دے رہی تھیں

"بھائی آجکل جاب کی بھی ٹرائی کر رہے ہیں نا۔۔۔۔ اس وجہ سے روزانہ کئی لوگوں سے ملنا پڑتا ہو گا۔۔۔۔۔

اسی لیے دیر ہو جاتی ہے۔۔۔۔" فیزی نے بات سنبھالی

"بھئی۔۔۔۔ اس لڑکے کی سوچ تو میری سمجھ سے باہر ہے، کئی بار کہا ہے، میرے ساتھ آ کے دکان پہ بیٹھے۔۔۔

میرے بعد کس نے یہ کاروبار سنبھالنا ہے۔۔۔۔ لیکن بر خودار کے خواب ہی کچھ اور ہیں۔۔۔۔ نوکری کرنی

ہے لیکن کاروبار نہیں۔۔۔۔" اباجی نے خفگی سے کہا

"بابا۔۔۔۔! ایم بے اے 'کر کے بھائی ہارڈ ویئر کی دکان سنبھالیں گے؟" فری نے سوال کیا

"بھائی کی چچیاں۔۔۔۔۔!" ناصرہ بیگم لبوں میں بڑبڑائی اور دونوں بیٹیوں کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔ جواباً دونوں نے سر جھکا لیے

"بیٹا۔۔۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا اچھی بات ہے، لیکن اپنے کاروبار اور کسی کی نوکری کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔ کاروبار کاروبار ہے اور نوکری نوکری۔۔۔" اباجی نے فری کی بات کا جواب دیا۔
دروازے پہ بانیک کا ہارن بجا۔

"لگتا ہے بھائی آگئے۔۔۔۔۔! میں دروازہ کھولتی ہوں۔۔۔۔۔" فیزی جلدی سے دروازے کی طرف بڑھی
دروازہ کھلا تو تابش نے بانیک اندر سرکائی۔۔۔۔۔

"بچو۔۔۔۔۔! آج تو آپکی خیر نہیں ہے۔۔۔۔۔" فیزی اسکے سامنے جا کے کھڑی ہوئی
"کیوں۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟" تابش نے ماتھے پہ بکھرے بال پیچھے کیے۔

"آپکی چوری پکڑی گئی۔۔۔۔۔ اور وہ بھی امی نے پکڑی۔۔۔۔۔ سوچیں کیا سین ہوگا؟" فیزی نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے تابش کو ڈرانے کے کوشش کی
www.kitabnagri.com

"کوئی چوری۔۔۔۔۔؟" وہ حیران ہوا

"وہ میں بعد میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ فالحال میں نے اور فری نے بات سنبھال لی ہے۔۔۔۔۔ اب آپ جلدی سے اندر چلیں۔۔۔۔۔ بابا آپکو یاد کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" اس نے تابش کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔ اور خود گیٹ بند کرنے لگی

"بھائی۔۔۔۔۔ بابا آپکی نوکری کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ آپ نے بتایا تھا نا کہ آپ نوکری ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔۔" فری نے آنکھیں پھیلا کے تابش کو اشاروں سے سمجھاتے ہوئے بتایا کہ کیسے انھوں نے اسکو بچانے کے لیے جھوٹ بولا

"اوہ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ نوکری۔۔۔۔۔ میری نوکری۔۔۔۔۔ کوشش تو کر رہا ہوں۔ پر آپکو پتا ہے نہ پاکستان میں نوکریوں کے کتنے برے حالات چل رہے ہیں۔۔۔۔۔" تابش نے فوراً بہنوں کا اشارہ پکڑا

امی نے تینوں کی آنکھوں کی زبان پڑھ لی اور دونوں بیٹیوں کو گھورنے لگیں

"جب اتنا اچھا کاروبار چل رہا ہے تو کیا ضرورت ہے نوکری ڈھونڈنے کی۔۔۔؟" اباجی کے تیور بدلے

تابش نے بے بسی میں فیری اور فری کے چہروں کو دیکھا، جیسے کہہ رہا تھا کہ بچانے اور پھنسانے میں فرق ہوتا ہے۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن قسمت آزمانے میں کیا حرج ہے؟ ہو سکتا ہے اچھی نوکری مل جائے" تابش نے سر جھکا کے کہا

"جی۔۔۔۔۔ جی ضرور قسمت آزمائیں۔۔۔۔۔ جب تھک جائیں تو دکان سنبھالنے آجائیے گا" اباجی یہ کہہ کے اٹھ کھڑے ہوئے

تابش نے انکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کھانا کھانے کے بعد انکی عادت تھی کہ وہ چہل قدمی کرنے باہر نکل جاتے تھے۔

تابلش اپنے کمرے میں چلا گیا۔ فری اور فیزی امی کے ساتھ برتن سمیٹنے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تابلش کے روم کا ڈور ناک ہوا

"کم ان۔۔۔۔!" اس نے جواب دیا

فری اور فیزی اسکے روم میں آگئیں

"تم لوگوں نے مجھے صحیح پھنسیا آج۔۔۔۔" تابلش بیڈ پہ ٹانگیں پھیلا کے بولا

"لو۔۔۔۔ بچا یا پھنسیا۔۔۔۔؟" فیزی تیوری چڑھا کے بولی

"جب میں نوکری ڈھونڈ ہی نہیں رہا تم لوگوں نے بابا کو جھوٹ کیوں بولا۔۔۔" وہ تلملایا

"بچو۔۔۔۔! اگر ہم یہ جھوٹ نہیں بولتے تو امی آپکے سارے پول کھولنے کو تیار تھیں۔۔" فری نے تابلش کے

بیڈ پہ چھلانگ لگائی اور اسے پاس آ کے بیٹھ گئی

www.kitabnagri.com

"کیسے پول۔۔۔۔؟" اس نے حیرانی سے دونوں کو دیکھا

"گن والا پول۔۔۔۔۔!" فیزی بھی پاس آ کے بیٹھ گئی

"گن۔۔۔؟ کونسی گن؟" وہ ہڑا بڑایا

"الماری سے نکال کے دیکھاؤں یا پھر صرف ہلیہ بتادوں۔۔۔؟" فری چڑ کے بولی

"شٹ۔۔۔۔۔ تم لوگوں کو کیسے پتا چلا۔۔۔۔۔؟" وہ اچھل کے الماری کی طرف لپکا

"بائی داوے۔۔۔۔۔ جب میں نے تم لوگوں کا سختی سے منع کیا ہے کہ میری چیزوں کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا، پھر بھی تم دونوں باز نہیں آتیں۔۔۔۔۔؟" غصے میں اسکی ناک پھول گئی

"ایکسیوزمی۔۔۔۔۔ بھائی ہم نے آپکی الماری کی تلاشی نہیں لی۔۔۔۔۔ امی سے پوچھیں انھیں یہ گنّ ملی تھی۔ پتا ہے ہمیشہ کی طرح انھوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔ کتنی مشکل سے منت سماجت کر کے انھیں چپ کرایا۔۔۔۔۔" فیزی نے خفگی سے اسے دیکھا

"امی کا تو پورا پلان تھا کہ آج کے آج ہی آپکا بھانڈہ پھوڑ دیں وہ تو ہم دونوں کا احسان مانیں جو انکی بریکس گس کے رکھیں۔۔۔۔۔" فری نے بھی فیزی کا ساتھ دیا

"اف۔۔۔۔۔ خدایا۔۔۔۔۔ یہ امی کو میرے ساتھ دشمنی کیا ہے آخر۔۔۔۔۔؟ میں ابھی جا کے بات کرتا ہوں ان سے۔۔۔۔۔" وہ کمرے سے باہر جانے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فری اور فیزی نے جلدی سے اسکا راستہ روکا

"بھائی۔۔۔۔۔! فار گاڈ سیک۔۔۔۔۔ آپ کو پتا ہے بات بڑھ جائے گی۔۔۔۔۔ بامشکل انھیں راضی کیا ہے کہ وہ بابا سے کوئی بات نہ کریں۔ آپ انھیں پھر سے موقع دے رہے ہیں" فیزی چلانے لگی

"اور ویسے بھی اس بار غلطی امی کہ نہیں آپکی ہے، گھر میں وہ ایسی چیزیں دیکھیں گی تو پریشان تو ہوں گی نا۔۔۔۔۔" اس نے اپنی بات جاری رکھی

تابلش واپس بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"اب تم لوگوں کو کیا چاہیے؟۔۔۔ دیکھو۔۔۔ اگر پیسے چاہیں تو میری جیب بالکل خالی ہے۔۔۔" اس نے منہ بنا کے بولا

"نہیں۔۔۔ ہمیں پیسے نہیں چاہیے۔۔۔ بلکہ۔۔۔۔۔" فری نے فری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"بلکہ۔۔۔۔۔؟ کیا؟۔۔۔ کیا چاہیے جلدی بتاؤ۔۔۔۔۔" تابلش بھڑک کے بولا

"آپ ہمیں سنیما مووی دیکھانے لے جائیں گے۔۔۔۔۔ بس" فری بولی

"واٹ۔۔۔۔۔ نووے۔۔۔۔۔ بابا کو پتا چلا تو میرے ساتھ ساتھ تم دونوں کو بھی جوتیاں پڑیں گی۔۔۔۔۔" وہ جھلا کے بولا

"بابا کو بتائے گا کون؟ ہم چپ چاپ جائیں گے، مووی دیکھ کے گھر واپس۔۔۔۔۔" فری نے آئیڈیا دیا

"ہرگز نہیں۔۔۔۔۔ میں تو نہیں لے جاؤں گا۔۔۔۔۔" اس نے نفی میں سر ہلایا

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ مت لے جائیں۔۔۔۔۔ چل فری۔۔۔۔۔ امی کو کہہ دیتے ہیں کہ انھیں کھلی چھٹی ہے جتنی

مرضی شکایت لگائیں، ہم بیچ میں نہیں بولیں گے۔۔۔۔۔" فری بیڈ سے نیچے اتر کے جوتا پہننے لگی

"ہاں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے، ہمیں خواہ مخواہ انکی خاطر امی کی باتیں سننی پڑتی ہیں۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔" وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھیں

"رکو۔۔۔۔۔ بلیک میلر لو مڑیاں۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔ لے جاؤں گا" تابلش نے ہارمان لی

ان دونوں کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تھینک یو۔۔۔۔۔ بھائی!" وہ دونوں یک زبان ہو کے بولیں

"چلو۔۔۔۔۔ اب بھاگ جاؤ۔۔۔ مجھے ضروری کام ہے۔۔۔۔۔" تابش نے ناگواری سے کہا

"جی۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ سب پتا ہے کونسا کام ہے۔۔۔ ہم کمرے سے نکلیں گے اور آپ نے فون کان کے ساتھ لگائیں

گے۔۔۔۔۔" ان دونوں نے اسے چھیڑا

تابش نے انھیں گھورا تو وہ ہنستی ہوئی کمرے سے باہر نکل آئیں۔

تابش دو سال کا تھا تو والدہ انتقال کر گئیں۔ فاروق صاحب نے ناصرہ بیگم سے دوسری شادی کی تاکہ تابش کو ماں کی پرورش مل سکے۔ اگرچہ ناصرہ بیگم نے تابش پہ سوتیلی ماں والے مظالم نہ ڈھائے لیکن دونوں کے بیچ سگے سوتیلے والی دیوار ہمیشہ قائم رہی۔ نہ تو تابش نے کبھی ناصرہ کو ماں کے روپ میں قبول کیا اور نہ ہی ناصرہ اسے بیٹا بنا پائی۔ شادی کے چند سال بعد ناصرہ بیگم کو اللہ پاک نے دو جڑواں بیٹیوں سے نوازا۔ فریکہ اور فائزہ جڑواں ضرور تھیں لیکن ایک دوسرے سے بالکل الگ، نہ شکل و صورت ایک جیسی تھی اور نہ ہی سوچ۔ بس دو ہی چیزوں میں انکی سوچ ملتی تھی، ایک تو تابش سے دونوں بے حد محبت کرتی تھیں اور دوسرا دونوں کو ہی ڈاکٹر بننے کا جنون تھا۔ اللہ پاک نے انھیں اس جنون اور محنت کا پھل دیا، دونوں بہنوں کا ایک ہی میڈیکل کالج میں داخلہ ہوا۔ تابش نے ایم بی اے فنانس کیا۔ نوکری کرنے میں اسے بالکل دلچسپی نہیں تھی اور نہ ہی وہ باپ کی ہارڈ ویئر کی

دکان سنبھالنا چاہتا تھا۔ جہاں فاروق صاحب اس بات سے پریشان تھے کہ بیٹا آخر کرنا کیا چاہتا ہے وہیں تابش کے دل میں کچھ اور ہی کھچڑی پک رہی تھی۔

فاروق صاحب نے تابش کی پڑھائی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، ہمیشہ سے اچھے سکولوں میں پڑھایا اور اسی وجہ سے تابش کا اٹھنا بیٹھنا اپنے سے زیادہ امیر کبیر لوگوں میں رہا۔ اسکے جتنے بھی دوست تھے سبھی ہائی کلاس سے تعلق رکھتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ اسکے دل و دماغ پہ بھی ہائی کلاس سوچ سوار تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشتے کے وقت ہی فیزی اور فری نے اباجی سے دوست کی سالگرہ پارٹی میں جانے کی اجازت لے لی اور اباجی نے تابش کو حکم صادر کیا کہ وہ ان دونوں کو پارٹی میں لے جائے اور پارٹی ختم ہونے کے بعد واپس بھی لے آئے۔ شام ہوئی تو تینوں خوشی خوشی گھر سے نکل گئے۔ سالگرہ پارٹی تو بہانہ تھا دراصل آج سینما جانے کا پلان تھا۔ فلم دیکھنے کے بعد آئس کریم کھائی اور رات کے گیارہ بجے گھر واپس لوٹے۔ گھر پہنچتے ہی اباجی نے انکا استقبال کیا۔

www.kitabnagri.com

"بیٹا۔۔! اگر اس عمر میں کورٹ کچھریوں کے چکر لگوانے ہیں تو پہلے بتادو، تاکہ میں دماغی طور پہ خود کو تیار کر لوں" اباجی کا موڈ بہت خراب تھا

"کیوں۔۔! کیا ہوا؟" تابش نے پوچھا

فیزی اور فری کی نظریں ماں پہ جمی تھیں

"جوان بیٹا جب جیب میں پستول لے کے گھومے تو باپ کے برے دن شروع ہو جاتے ہیں" اباجی غصے سے لال
پیلے ہو رہے تھے
تابلش نے سر جھکا لیا۔

ناصرہ بیگم نے دونوں بیٹیوں کو کمرے میں جانے کا اشارہ کیا

"بیٹا۔۔۔! آج بتا ہی دو کہ چاہتے کیا ہو؟ ڈگری مکمل کیے چھ مہینے گزر چکے ہیں نا تو نوکری کی کوئی خبر ہے اور نہ
تم دکان پہ بیٹھنا چاہتے ہو۔۔۔" اباجی نے اپنی بات جاری رکھی۔

"بیٹا جوان ہو تو باپ کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے پر یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہے" ناصرہ بیگم نے جلتی میں تیل ڈالا
فاروق صاحب نے انھیں چپ رہنے کا اشارہ کیا

"آپ اب بھی مجھے ہی چپ کر رہے ہیں۔ اسکے کرتوت نہیں دیکھے، اسکی وجہ سے میری بیٹیاں بگڑ رہی ہیں"
ناصرہ بیگم بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں۔

"تابلش۔۔۔! میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔ کیا سوچا ہے تم نے اپنی زندگی کا؟" ناصرہ بیگم کے جانے کے بعد
فاروق صاحب پھر سے بولے۔

"بابا۔۔۔! میں باہر جانا چاہتا ہوں۔۔۔؟" سر جھکائے ہی وہ بولا

"باہر۔۔۔ باہر کہاں۔۔۔؟" انھوں نے پوچھا

"کینیڈا۔۔۔! میرے کافی دوست وہاں ہیں۔۔۔ میں بھی جانا چاہتا ہوں" اس نے وضاحت کی

"دیکھو تابلش۔۔۔ میں نے تمہیں کئی بار پہلے یہ بات سمجھائی ہے کہ تمہارے دوست جس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ہم انکی برابری نہیں کر سکتے۔۔۔ تمہارے اوپر بہت ذمہ داریاں ہیں۔۔۔ دو بہنوں کا بوجھ ہے۔۔۔"

فاروق صاحب کرسی پہ بیٹھ گئے

"بابا۔۔۔ وہی ذمہ داری تو اٹھانا چاہتا ہوں، یہاں دو ٹکے کی نوکری کر کے یا پھر دکان چلا کے نہیں۔۔۔ میں اس سے آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔۔۔ ترقی کرنا چاہتا ہوں" اس نے نظریں اٹھا کے باپ کے چہرے کی طرف دیکھا

"ذمہ داری اٹھانے کے لیے ذمہ دار ہونا ضروری ہے جو تم نہیں ہو۔۔۔ اور رہی بات باہر جانے کی تو میرے پاس اتنی آمدن نہیں ہے کہ اس گھر کو چلاؤں اور تمہیں بھی باہر بھیجوں۔۔۔" فاروق صاحب نے ہاتھ کھڑے کر دیے

"ٹھیک ہے پھر، میری بات بھی بالکل صاف ہے، میں یہاں پہ رہ کے نوکری کروں گا اور نہ ہی دکان پہ بیٹھوں گا۔۔۔" یہ کہہ کہ اس نے بانیٹ نکالی اور باہر چلا گیا۔

فاروق صاحب حیرت کے عالم میں اسے باہر جاتا دیکھتے رہے۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ اس انداز میں ان سے بات کر کے گیا تھا۔

گھر سے نکل کے وہ سنو کر کلب پہنچا جہاں اسکے دوستوں کی محفل جمتی تھی۔ آج اس نے کسی کے ساتھ گیم نہیں لگائی اور ایک طرف جا کے سگریٹ سلگالی۔

"کیا بات ہے ہیرو۔۔۔! اپ سٹ لگ رہا ہے" عمار اسکے پاس آ کے بیٹھ گیا

"کچھ نہیں بڈی۔۔۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔۔۔" وہ بولا

"کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔ آج کوئی گیم نہیں ہو رہی۔۔۔ ہر طرف اداسی پھیلی ہے" نومی بھی ان دونوں کے پاس آ کے بولا

"اپنے ہیر و کاموڈ آف ہے۔۔۔۔۔ بتا بھی نہیں رہا۔۔۔۔۔" عمار نے اسے جواب دیا

"کیا ہوا یار۔۔۔۔۔؟ بچی وچی کا چکر ہے یا کچھ اور۔۔۔۔۔؟" وہ ہنستے ہوئے بولا

تابلش ان دونوں کی باتیں سنتا رہا لیکن کوئی جواب نہیں دیا

"ارے یار۔۔۔۔۔ تو بھی نا۔۔۔۔۔ اپنے ہیر و کوچیوں کی کمی ہے۔۔۔۔۔ ایک سے بڑھ کے ایک مال جیب میں لے کے گھومتا ہے۔۔۔۔۔ کچھ اور ہی وجہ لگتی ہے۔۔۔۔۔" عمار نے اسے جواب دیا

"تو۔۔۔۔۔؟ ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ دوست؟" نومی نے تابلش کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"کچھ نہیں یار۔۔۔۔۔ گھر والوں کی وجہ سے پریشان ہوں۔۔۔۔۔" اس نے سگریٹ کا لمبا کش لیا

www.kitabnagri.com

"واٹ ہیپنڈ۔۔۔۔۔؟" عمار نے سنجیدگی سے پوچھا

"یار۔۔۔۔۔! بابا کو باہر جانے کا بولا تو الٹا انھوں نے ڈانٹ دیا۔ انھیں لگتا ہے میں غیر ذمہ دار ہوں۔۔۔۔۔ وہ

چاہتے ہیں میں انکی دکان سنبھال لوں لیکن میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ انھیں میری بات سمجھ نہیں آتی" وہ

بتانے لگا

"یار بر امت منانا۔۔۔ مڈل کلاس کا یہ بہت بڑا المیہ ہے تم لوگ بس ایک ہی بل میں گھسے رہنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔۔ تم لوگ ترقی پسند کیوں نہیں ہوتے" نومی نے سگریٹ کی ڈبیا سے سگریٹ نکالتے ہوئے کہا

"وہی تو یار۔۔۔۔۔ اب جب میں ترقی کرنا چاہتا ہوں تو کوئی بھی ساتھ دینے کو تیار نہیں ہے۔۔۔۔۔" اس نے کرسی گھما کے اینارخ اسکی طرف کیا

"برو۔۔! سہیل سی بات ہے۔ تجھے خود ڈسین لینا پڑے گا، یہیں پہ رہنا آگے نکلنا ہے" عمار بولا

"یار سمجھ نہیں آتا کیا کروں۔۔۔ بابا کہتے ہیں انکے پاس اتنی آمدن نہیں ہے کہ مجھے باہر بھیج سکیں" وہ اداس ہو کے بولا

انکی ابھی باتیں چل ہی رہی تھیں۔ عاصم بھی آگیا تینوں کو ہیلو بول کے ایک کر سی پکڑی لی۔ تابش کے سبھی دوستوں میں سے عاصم امیر کبیر باپ کا بیٹا تھا۔

"وٹس میننگ۔۔۔۔؟" اس نے تینوں کے چہروں پر یہ نظر دوڑائی۔

"نتھنگ۔۔۔۔ آج ہمارا ہیرا داس ہے۔۔۔۔ اسی کے مسئلے سن رہے ہیں۔۔۔۔ بانی داوے۔۔۔۔ تمہارا چہرہ کیوں سرخ ہو رہا ہے" عمار نے جواب دیا

"یار ڈیڈ سے لڑائی کر کے آرہا ہوں۔۔۔۔" عاصم نے جواب دیا

اسکے اس جواب پہ نومی اور عمار ہنس پڑے، تابش کے چہرے پہ یہ بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اب کس بات پہ لڑائی ہو گئی۔۔۔۔۔؟" عمار نے پوچھا

"یار وہ ڈی بلاک والی مسجد کے پیش امام شکایت لے کے پہنچ گئے۔۔۔۔۔" اس نے جھلا کے کہا

"واٹ۔۔۔۔۔ کم آن۔۔۔۔۔ تم نے انکے ساتھ کیا کیا؟" نومی نے پوچھا

"یار مجھے کسی نے بتایا کہ اس کی بیٹی بڑی ٹاپ کلاس چیز ہے۔۔۔۔۔ کسی اسلامی مدرسے میں پڑھاتی ہے۔۔۔۔۔ میں نے ایک دو دن پیچھا کیا پر بچی ہاتھ نہیں آئی لیکن مولوی صاحب کو پتا چل گیا۔۔۔۔۔ بس وہی شکایت پاپا کے پاس پہنچ گئی۔۔۔۔۔ ہاتھ بھی کچھ نہیں آیا اور انسٹ بھی ہو گئی" وہ سر جھکا کے بولا

"او ایم جی۔۔۔۔۔! تم نے مولوی کی بیٹی کو بھی نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔ کم آن مین۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔"

عمار نے زور دار قہقہہ لگایا، اسکے ساتھ ساتھ تابش اور نومی بھی ہنس پڑے

"یار یقین مانو میں نے اسکے حسن کی اتنی تعریف سنی ہے کہ رہا نہیں گیا۔ اور وائس یو بیٹرنو کہ میری چوائس کیسی ہے۔۔۔۔۔" اس نے وضاحت دی

"پھر بھی یار۔۔۔۔۔ اتنا بھی کیا پاگل پن۔۔۔۔۔ خواہ مخواہ انسٹ کرا لی" تابش پہلی بار بولا

"اس انسٹ کا بدلہ تو میں اس مولوی سے لے کے رہوں گا۔۔۔۔۔" اسکی آنکھیں پھر سے لال ہو گئیں

"لیو واٹ برو۔۔۔۔۔ دفعہ کرو اسکو۔۔۔۔۔" عمار بولا

"آئی کانٹ۔۔۔۔۔ اب جب تک اسکی بیٹی میرے ہاتھ نہیں لگتی میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔" وہ شدید غصے

میں بولا

"کیا کرو گے۔۔۔۔؟ اب اگر تم سامنے جاؤ گے تو وہ پھر سے تمہارے ڈیڈ کے پاس پہنچ جائے گا۔۔۔۔" نومی نے اسے سمجھایا

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔ میں بس یہی سوچ رہا ہوں کیسے اسے سبق سکھاؤں" اس نے سر جھکا لیا۔

"اپنی وے۔۔۔۔ ہیرو کا کیا مسئلہ ہے؟" اس نے تابش کی طرف دیکھ کے کہا

"یہ باہر جانا چاہتا ہے، اباجی خرچہ انورڈ نہیں کر سکتے۔۔۔۔ ٹیپیکل مڈل کلاس سٹوری" نومی نے بیزار ہو کے بتایا

"باہر جانا کونسا مسئلہ ہے۔۔۔۔ تمہاری فیملی اتنا بھی انورڈ نہیں کر سکتی" عاصم نے پوچھا

"یار تم لوگوں کے لیے یہ بہت ایزی ہو گا۔۔۔۔ لیکن میرے لیے نہیں۔۔۔۔ بابا برسوں سے ہارڈ ویئر کی ایک دکان چلاتے ہیں، اسی سے ہمارا گھر چلتا ہے۔ میرے خرچے، بہنوں کے پڑھائی سب کچھ اسی کے سہارے ہے۔ اب جب میں کچھ کرنا چاہتا ہوں تو بابا نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔۔۔۔" تابش نے سارا مسئلہ بتا دیا

"لسن۔۔۔۔ آئی کین ہلپ یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اف یو وانٹ" عاصم نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

نومی اور عمار اپنے اپنے موبائل فونز میں مصروف تھے، عاصم کی بات سن کے دونوں چونکے۔۔۔۔۔

"کیسے۔۔۔۔؟" تابش نے حیران ہو کے پوچھا

"دیکھ بھائی۔۔۔۔۔ تیرے باہر جانے کے جتنے بھی اخراجات ہوں گے، اسکا فنڈی پر سنٹ تو مجھ سے لے لے۔۔۔۔۔ پر اسکے بدلے تجھے میرا ایک کام کرنا پڑے گا" وہ کافی سنجیدہ تھا۔

"کیسا کام۔۔۔۔۔؟" تابش نے پوچھا

"کام بس اتنا ہے کہ مولوی کی بیٹی کو کسی بھی طرح پھنسا کے میرے پاس لانا ہے۔۔۔۔۔ اب یہ تو کیسے کرے گا۔۔۔۔۔ یہ میں نہیں جانتا۔۔۔۔۔ جس دن یہ کام ہو گیا تجھے تیرے پیسے مل جائیں گے۔۔۔۔۔ یہ دونوں گواہ ہیں۔۔۔۔۔" اس نے اپنی بات مکمل کر دی

تابش، عمار اور نومی کی حیرت زدہ نظریں اسکے چہرے پہ جم گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسا کام۔۔۔۔۔؟" تابش نے پوچھا

"کام بس اتنا ہے کہ مولوی کی بیٹی کو کسی بھی طرح میرے پاس لانا ہے۔۔۔۔۔ اب یہ تو کیسے کرے گا۔۔۔۔۔ میں نہیں جانتا۔۔۔۔۔ جس دن یہ کام ہو گیا تجھے تیرے پیسے مل جائیں گے۔۔۔۔۔ یہ دونوں گواہ ہیں۔۔۔۔۔" اس نے اپنی بات مکمل کر دی

تابش، عمار اور نومی کی حیرت زدہ نظریں اسکے چہرے پہ جم گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔۔۔" تابش نے خفگی سے کہا

"بالکل نہیں۔۔۔۔۔ میں اس بارے میں بالکل سنجیدہ ہوں۔۔۔۔۔ تم میرا کام کرنے کے لیے تیار ہو تو میں اپنی بات پہ قائم ہوں" عاصم نے سنجیدگی سے جواب دیا

Page 24

"اوہ۔۔۔۔ یو مین ٹو سے پہلے میں اس سے پیار محبت کا کھیل کھیلوں اور پھر اسے بہلا پھسلا کے تمہارے پاس لے آؤں۔۔۔۔؟"

"یس۔۔۔۔ اسی طرح ہی یہ پاسبیل ہے۔۔۔۔"

"کم آن بڈی۔۔۔۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔" یہ کہہ کے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور گھر جانے لگا

"ہے۔۔۔۔ لسن۔۔۔۔ سوچ کے جواب دینا۔۔۔۔ جلدی نہیں ہے۔۔۔۔ لائف بنانے کا اس سے آسان طریقہ نہیں ملے گا تمہیں۔۔۔۔" عاصم نے اسے پیچھے سے آواز دی۔ وہ بنا کوئی جواب دیے کلب سے باہر نکل آیا۔

رات کے ایک بجے وہ گھر کے دروازے پہ پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ فری کو کال کی تو اس نے چپکے سے دروازہ کھول دیا۔

"بابا کا موڈ کیسا ہے۔۔۔۔؟" تابش نے پوچھا

"بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔۔ آپ ایسا کیا کہہ کے چلے گئے وہ تب سے پریشان ہیں۔۔۔۔" فری نے اسے بتایا

"میں نے۔۔۔۔۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا" تابش بولا

"آپ نے باہر جانے کی بات کی۔۔۔۔؟" فری اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"ہاں۔۔۔۔ تو؟ میں اپنے زندگی سنوارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اور ایسا کرنے کا پورا پورا حق ہے مجھے۔۔۔۔" وہ بولا

"بھائی۔۔۔۔! آپ اتنے سیلفش کب سے ہو گئے۔۔۔۔؟" فری کو حیرانی ہوئی

"اس میں سیلفش والی کیا بات ہے۔۔۔۔" اس نے پوچھا

"آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں گھر کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ بابا اتنے اخراجات اٹھا سکیں۔۔۔ پھر بھی آپ ان پہ یہ بوجھ ڈالنا چاہتے ہیں؟" وہ بولی

"مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔۔ پوری زندگی ایسے ہی خوار ہوتا رہوں۔۔۔۔؟" اس نے پوچھا

"آپ یہاں پہ رہ کے سب کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔۔ صرف باہر جا کے ہی زندگی نہیں سنورتی۔۔۔۔ آپ یہاں پہ جاب ڈھونڈیں مجھے یقین ہے ضرور اچھی جاب مل جائے گی" وہ اسے سمجھانے لگی

"یہاں۔۔۔۔ نووے۔۔۔۔ مجھے باہر جانا ہے، چاہے کچھ بھی ہو جائے" وہ فیصلہ سنا کے اپنے کمرے میں چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تالش کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا،

"کیا ہے۔۔۔۔۔ صبح صبح کیوں جگا دیا" آنکھیں مسلتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا

www.kitabnagri.com

سامنے فیزی کھڑی تھی

"بھائی۔۔۔۔۔! یہ کچھ سوٹ صفیہ تائی کو پہنچانے ہیں" ایک بڑا سا شاپنگ بیگ اس نے تالش کی طرف بڑھایا

"اس وقت۔۔۔۔۔ ابھی تو صرف آٹھ بجے ہیں۔۔۔۔۔" اس نے اکتاہٹ میں کہا

"آپ نیند پوری کر لیں۔۔۔ اس کے بعد چلے جائیے گا، فزری اور میں کالج جا رہی ہیں۔ امی نے ماموں کی طرف جانا ہے، اس لیے یہ کام آپ کو کرنا پڑے گا" اس نے واضح کیا۔

"اچھا بابا۔۔۔ دے آؤں گا۔۔۔ ایک تو وہ رہتی اتنی دور ہیں۔۔۔۔۔" یہ کہہ کے اس نے دروازہ بند کیا اور پھر سے سو گیا

بارہ بجے دوبارہ آنکھ کھلی۔ فریش ہو کے کمرے سے نکلا تو پورا گھر خالی تھا۔ کیچن میں گیا تو امی ناشتہ بنا کے رکھ گئی تھیں۔ ناشتہ گرم کر کے کھایا۔ تبھی یاد آیا کہ صفیہ تائی کی طرف جانا ہے۔ جلدی سے بائیک نکالی، شاپنگ بیگ بائیک پہ لٹکایا اور نکل گیا۔

صفیہ تائی کے گھر پہنچنے میں پورا ایک گھنٹہ لگتا تھا۔ اس لیے انکی طرف جانے میں تابش کی جان جاتی تھی۔ اوپر سے گھر میں داخل ہوتے ہی انکے نئے قصے کہانیاں سننے کو ملتی۔ کبھی شوہر کی شکایتیں تو کبھی نالائق اولاد کے رونے۔۔۔ تابش کو اس سب میں بالکل دلچسپی نہیں تھی۔

آدھے راستے ایک ڈرنک کارنر پہ جا کے بائیک روکی، گرمیوں کی دوپہر تھی، کافی پیاس لگ رہی تھی۔

کوئلڈ ڈرنک پی کے اس نے سگریٹ سلگائی۔ اور سوچوں میں ڈوبا وہ سگریٹ کے کش لگانے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مدرسۃ البنات"

سامنے لگے بورڈ پہ نظر پڑتے ہی اسے عاصم کی بات یاد آگئی۔ اس نے جیب سے موبائل نکالا اور اسکا کا نمبر ڈائل کیا

"ہیلو۔۔۔!"

"یار وہ مولوی کی لڑکی کس مدرسے میں پڑھاتی ہے؟" تابش نے سوال کیا

"اوہ۔۔۔۔۔ تو تُو تیار ہے میرے کام کے لیے۔۔۔۔۔ گڈ" عاصم ہنس کے بولا

"ارے نہیں یار۔۔۔۔۔ میں ایک مدرسے کے سامنے کھڑا ہوں، ایسے ہی پوچھ رہا ہوں یہیں تو نہیں پڑھاتی" اس نے وضاحت کی

"مدرسۃ البنات میں پڑھاتی ہے۔ ہماری سوسائٹی سے یونیورسٹی کی طرف جو روڈ جاتا ہے اسکے تیسرے رائٹ ٹرن پہ ہے۔۔۔۔۔" اس نے پورا نقشہ سمجھایا

"اوکے۔۔۔۔۔ میں اسکے سامنے کھڑا ہوں۔۔۔۔۔" تابش نے بتایا

"کیا بات ہے ہیر تو مجھ سے بھی تیز نکلا۔۔۔۔۔" عاصم نے ایک قہقہہ لگایا

"نہیں یار۔۔۔۔۔ میں اپنے تایا کی طرف جا رہا تھا۔ راستے میں اس مدرسے پہ نظر پڑی۔۔۔۔۔" اس نے بتایا

"ابنی وے۔۔۔۔۔ میری آفر کے بارے میں کیا سوچا۔۔۔۔۔؟" عاصم نے پوچھا

اتنے میں مدرسے سے چھٹی ہوئی اور لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد مین گیٹ سے باہر نکلنے لگی۔ باہر مدرسے کی کچھ بسیں کھڑی تھیں۔ کچھ اس میں سوار ہونے لگیں اور کچھ روڈ کے ساتھ ساتھ چلنے لگیں

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔!" تابش کے منہ سے نکلا

"کیا ہوا۔۔۔۔۔" عاصم نے پریشان ہو کے پوچھا

"ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یار تو وہ مجھ پہ چھوڑ دے۔۔۔ میں تجھے مولوی کے گھر کا پتا بتاتا ہوں۔۔ آگے تو جان اور تیر اکام "عاصم نے اسے کہا

"چل ٹھیک ہے۔۔۔ میں اب تая کی طرف نکلتا ہوں، تو پتہ ایس ایس ایم ایس کر دے۔۔۔" یہ کہہ کے اس نے کال کٹ کر دی۔

جب خواہش جنون کی شکل اختیار کر لے تو وہ جنون آگ کے شعلوں کی طرح انسان کے سبھی حواس اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ تب غلط کیا ہے اور صحیح انسان یہ سمجھنے کے اہل نہیں رہتا۔ یہی کچھ تابش کے ساتھ ہو رہا تھا۔

تایا کے گھر سے واپسی پر وہ پھر سے اس مدرسے کے سامنے رکا۔ دل و دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں کہ اسکا یہ فاصلہ ٹھیک ہے یا غلط۔ اگر ماڈرن خیالات کی لڑکی ہوتی تو اسکے ساتھ یہ سب کرا نا قدرے آسان ہوتا۔ لیکن ایسی لڑکی جسکا حلیہ ہی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ وہ کتنی پاکباز ہے اس کے ساتھ ایسی حرکت کرنے پہ دل راضی نہیں تھا۔ سوچوں میں ڈوبے اس نے ڈرنک کارنر سے ایک کولڈ ڈرنک لی۔

"چاچا جی۔۔۔۔ ایک بات پوچھوں" کولڈ ڈرنک کا پہلا گھونٹ گلے سے اتارتے وہ عمر رسیدہ دکاندار سے مخاطب ہوا

"جی بیٹا۔۔۔ یو چھو۔۔۔۔۔!" دکاندار نے سر ہلایا

"مدرسے میں پڑھنے پڑھانے والی لڑکیاں کیسی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ میرا مطلب کردار کے لحاظ سے کیسی ہوتی ہیں" تابش نے پوچھا

"بیٹا۔۔۔۔۔ یہ لڑکیاں بھی باقی لڑکیوں جیسی ہی ہوتی ہیں اور کیس ہوں گی" دکاندار نے گول مول جواب دیا
"چاچا جی۔۔۔۔۔ یہ باپردہ گھر سے نکلتی ہیں، قرآن و حدیث کو خوب سمجھتی ہیں تو کردار تو اچھا ہی ہو گا نا؟" تابش نے مزید پوچھا

"بیٹا۔۔۔۔۔ باپردہ ہونے اور باکردار ہونے میں بہت فرق ہے۔۔۔۔۔ کئی لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ لڑکی باہر سے جتنی باپردہ ہوگی اندر سے اتنی ہی بد کردار۔۔۔۔۔ کچھ لوگ اسکے برعکس سوچتے ہیں" دکاندار نے ابھی بھی کوئی صاف جواب نہیں دیا

"آپ کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے اس مدرسے کے سامنے کام کرتے ہوئے۔۔۔۔۔؟" تابش نے دکاندار کو مزید گھیرا

"کم سے کم پندرہ سال ہو گئے ہوں گے،،،،،" اس نے سوچتے ہوئے جواب دیا

"پندرہ سال ایک بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے۔ آپ اپنے مشاہدات کی بنیاد پر جواب دیں" تابش نے اس سے ذاتی رائے مانگی

دکاندار ہنس پڑا

"بیٹا۔۔۔۔۔! شیطان انسان کو نماز کی حالت میں بھی نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔ ہم اس ذات پاک کے سامنے سجدہ ریز ہو کے بھی جھوٹ، فریب، ریاکاری، زنا جیسے گناہوں کی منصوبہ بندی کر رہے ہوتے ہیں۔ تو کیا شیطان محض

ایک جسمانی پردہ داری سے پیچھے ہٹ جاتا ہو گا۔۔۔؟ میں نے ان پندرہ سالوں میں اس مدرسے سے پاکباز خواتین کو بھی نکتے دیکھا ہے اور بد کردار کو بھی۔۔۔۔۔ سب کے بارے میں رائے دینا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ اس ذات پاک کو پتا کون کتنے پانی میں ہے۔۔۔۔۔" دکاندار نے بات مکمل کی

تالش نے دکاندار کو سلام کیا، بائیک سٹارٹ کی اور گھر کی طرف چل پڑا۔ دکاندار کی باتوں نے اسے مزید الجھا دیا تھا۔

جب اپنی ذات کے اندر انسان اور شیطان کی جنگ شروع ہو جائے تو اپنے آپکو ڈھونڈنے کا یہی صحیح وقت ہوتا ہے۔ لیکن انسان بھی کس عجیب مخلوق کا نام ہے، جب خود کو ڈھونڈنے کی باری آتی ہے تو اسکے سوال کسی اور کی ذات کے گرد گھوم رہے ہوتے ہیں۔ اور تب ہی شیطان انسان پہ حاوی آ جاتا ہے۔

گھر پہنچ کے بھی اسکے دل کو سکون میسر نہیں تھا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ سگریٹ سلگائی اور صحن میں چہل قدمی کرنے لگا۔ کیچن کی لائٹ آن ہوئی تو وہ کیچن کی طرف چلا آیا۔ فیزی چائے بنا رہی تھی۔

"اس وقت چائے۔۔۔۔۔؟" اس نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا

www.kitabnagri.com

"بھائی۔۔۔۔۔! آپ۔۔۔۔۔ ہاں وہ کل ہمارا منتہلی ٹیسٹ ہے اسی کی تیاری میں لگی ہوئی ہیں۔ آپ پیئیں گے

چائے؟" فیزی نے اس سے پوچھا

"آں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے میرے لیے بھی بنا لو۔۔۔۔۔" اس نے سوچتے ہوئے جواب دیا

"آپ چلیں میں چائے لے کے آتی ہوں۔۔۔۔۔" فیزی نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں تم لوگوں کے ساتھ ہی چائے پیوں گا، وہیں لے آؤ۔۔۔" وہ یہ کہہ کے فیزی اور فری کے کمرے میں چلا گیا۔

فری کارپٹ پہ بیٹھی نوٹ بک کچھ لکھ رہی تھی، تابش کو دیکھ کے چونکی

"بھائی۔۔۔ آپ۔۔۔ خیریت اس وقت۔۔۔؟" اس نے سوالیہ نظروں سے تابش کو دیکھا

"ہاں بھئی۔۔۔ کیوں میں تم لوگوں کے کمرے میں نہیں آسکتا۔۔۔" وہ صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"ارے۔۔۔ آپکے لیے تو الویز ویلکم۔۔۔ میں تو اس لیے حیران ہوں کہ یہ تو آپکا سپیشل ٹائم ہے نا۔۔۔" فری کے ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ تھی

"سپیشل ٹائم۔۔۔؟ کیا مطلب؟" اس نے سوالیہ نظروں سے فری کو دیکھا

اتنے میں فیزی بھی ہاتھ میں چائے کی ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی

"سپیشل ٹائم۔۔۔ مطلب۔۔۔ گرل فرینڈ ٹائم۔۔۔" فیزی جلدی سے بولی

www.kitabnagri.com

فیزی اور فری ہنسنے لگیں اور وہ شرمندہ ہو گیا

"میں نے سوچا۔۔۔ گرل فرینڈز سے تو روز ہی بات کرتا ہوں آج ان لو مڑیوں کو ٹائم دیتا ہوں" تابش نے دونوں کے چہروں پہ نگاہ دوڑائی

"فیزی۔۔۔! مجھ سے لکھو الے کل کا ٹیسٹ بہت اچھا ہونے والا ہے۔۔۔" فری نے فیزی سے کہا

"کیسے۔۔۔ تمہیں کیسے پتا۔۔۔؟ فیزی نے حیران ہو کے پوچھا

"بھئی۔۔۔۔ ہمارے مہان بھائی جان جو ہمیں ٹائم دے رہے ہیں۔ کچھ تو اثر ہو گا نا؟" وہ ہنستے ہوئے بولی

"اوہ۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ یہ تو ہے۔۔۔۔ ویسے بھائی۔۔۔۔ ہماری کلاس کی اکثر لڑکیاں ہم سے آپکے بارے میں پوچھتی ہیں۔۔۔۔ جب آپ کبھی کبھار ہمیں کالج چھوڑنے جاتے ہو تو وہ پوچھتی ہیں۔۔۔۔ 'یہ ہینڈ سم لڑکا کون ہے؟' تو ہم بڑے فخر سے بتاتی ہیں کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔۔۔۔" فیزی نے تابش کی طرف دیکھ کے کہا

"اوہ۔۔۔۔ ریٹی۔۔۔۔؟" وہ پوچھنے لگا

"جی۔۔۔۔!" فری بولی

"اسکا مطلب تمہارے بھائی کی مارکیٹ ویلیو کافی ہے۔۔۔۔" تابش نے مسکراتے ہوئے کہا

"اب یہ تو قیمت لگوا کے ہی پتا چلے گا۔۔۔۔" فیزی نے جواب دیا اور وہ دونوں ہنس پڑیں

قیمت کی بات سن کے اسے فوراً عاصم کی آفریاد آئی۔ اور دل ہی دل میں وہ بولا

"اپنی قیمت تو میں پہلے ہی لگو اچکا ہوں۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"اچھا مجھے ایک بات بتاؤ۔۔۔۔ تم لوگوں کے حساب سے میری کیا قیمت ہونی چاہیے؟" اس نے دونوں کی

طرف دیکھا

"ارے۔۔۔۔ آپ تو انمول ہیں۔۔۔۔ آپکی قیمت کوئی لگا ہی نہیں سکتا۔۔۔۔ ایسے ہی تو ہم دونوں آپ سے

پیار نہیں کرتیں۔۔۔۔" فیزی نے جواب دیا اور فری نے بھی سر ہلایا

"پھر بھی سوچ لو۔۔۔۔ اگر کوئی قیمت لگائے تو کتنے پیسوں میں بک جانا چاہیے۔۔۔۔؟" اس نے پھر سے پوچھا

"اچھا۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہو کہ کوئی مجھ سے آکے کہے۔۔۔ تم اپنے آپکو مجھے بیچ دو اور اپنے خواب پورے کر لو۔۔۔۔۔ پھر کیا کرنا چاہیے؟" اس نے پوچھا

"بھائی۔۔۔ ایسے خواب خرید کے کیا کرنا جب اپنے آپ کو ہی بیچنا پڑے۔۔۔ اور قیمت انسان کی نہیں لگتی بلکہ انسان کے ضمیر کی لگتی ہے۔ ایسے خواب جن کی قیمت ضمیر بیچ کے چکانی پڑے انکا گلہ گھونٹ دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔۔" فیزی کافی سنجیدہ ہو گئی

"لیکن آپ آج ایسے اوٹ پٹانگ سوال کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟" فری نے فوراً سوال کیا

"بس ایسے ہی۔۔۔۔ تم لوگوں کا مائنڈ ریفریش کر رہا تھا۔۔۔" اس نے بہانہ کیا

وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگیں

"چلو۔۔ تم لوگ پڑھائی کرو۔۔ میں جا کے سوتا ہوں۔۔۔۔۔ وشنو گڈلک "یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آ گیا"

پھر سے دماغ میں سوالوں کا مجموعہ گردش کرنے لگا۔ اپنی زندگی سنوارنے کے لیے کسی اور کی زندگی برباد کرنا کہاں تک صحیح ہے؟ شش و پنج میں مبتلا اسکی آنکھ لگ گئی۔

صبح آنکھ کھلی تو دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ موبائل پہ عاصم کے تین چار میسجز اور کالز آئی ہوئی تھیں۔ تابش نے اسکا نمبر ڈائل کیا

"ہیلو۔۔۔!"

"کہاں ہو یا رتم۔۔۔۔؟" وہ بولا

"گھر پہ۔۔۔۔ کیوں۔۔۔" تابش نے جواب دیا

"کم آن یا ر۔۔۔ تمہیں یاد نہیں آج کیا کرنا تھا؟"

"کیا کرنا تھا۔۔۔؟"

"لگتا ہے تم نیند میں ہوا بھی تک۔۔۔۔ مولوی کی بیٹی کا پیچھا کرنا تھا اسکے گھر سے۔۔۔۔"

"اوہ۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ لیکن یا ر۔۔۔۔ دل نہیں مان رہا۔۔۔۔ میں نے بہت سوچا"

"واٹ۔۔۔۔ مرضی ہے تمہاری۔۔۔۔ باہر جانے کا ارادہ بدل دیا؟"

www.kitabnagri.com

"جانا ہے یا ر۔۔۔۔ پر ایسے نہیں۔۔۔"

"ویل۔۔۔۔ پھر ضرور تمہارے ابا جی نے پیسوں کا انتظام کر لیا ہو گا؟"

"نہیں۔۔۔۔ پیسوں کا انتظام تو نہیں ہوا۔۔۔"

"تو پھر۔۔۔۔۔؟ کیوں یہ موقع گنوار ہے ہو؟ دیکھو۔۔۔ تم یہ کام نہیں کرو گے تو میں کسی اور سے کرا لوں گا، لیکن تمہیں پوری زندگی یہ چانس دوبارہ نہیں ملنا۔۔۔ سوچ لو۔۔۔" عاصم نے اسکے دماغ پہ وار کیا

"میں تمہیں سوچ کے بتاتا ہوں۔۔۔۔۔" تابش پھر سے سوچوں میں ڈوب گیا

"اوکے۔۔۔ اگر ارادہ بن جائے تو مدرسے میں ایک بجے چھٹی ہوتی ہے اور وہ مدرسے کی تین نمبر بس میں آتی جاتی ہے۔۔۔ گھر کا پتہ میں نے پہلے ہی تمہیں بھیج دیا ہے" یہ کہہ کے اس نے فون بند کر دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو پہر تک اس نے عاصم کی آفر قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا، بانیک نکالی اور سیدھا مدرسے کی طرف بڑھا۔ وہ جیسے وہاں پہنچا تو مدرسے کی بسیں جانے کے لیے تیار تھیں۔ اس نے تین نمبر بس کے پیچھے اپنی بانیک لگائی۔

بس مختلف رستوں سے ہوتی ہوئی اس کالونی کی مین گلی پہر کی جس کا پتہ عاصم نے بھیجا تھا۔ بس سے قریب سات لڑکیاں نیچے اتریں، ان میں سے پانچ کالونی کا گیٹ کی طرف بڑھیں اور دوسرے پار کر کے دوسری جانب مڑ گئیں۔

www.kitabnagri.com

"چلو یہ تو پتا چلا کہ مولوی کی بیٹی ان پانچ لڑکیوں میں سے ہی ہے۔۔۔۔۔" اس نے اپنے آپ کو تسلی دی۔ وہ لڑکیوں سے کافی فاصلے پہ تھا۔ سوچ سوچ کے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کہیں عاصم والا حال نہ ہو۔۔۔۔۔

کالونی کی حالت بتا رہی تھی کہ یہاں غریب طبقہ آباد ہے۔ مین گلی سے لڑکیاں چھوٹی گلیوں میں گھس گئیں۔ ان چھوٹی گلیوں سے گزرتے گزرتے وہ پانچوں ہی ایک ہی گھر میں داخل ہوئیں۔ عاصم نے اسی گھر کا پتا دیا تھا

"اف۔۔۔! یہ تو ساری ایک ہی گھر میں چلی گئی ہیں، اب کیسے پتہ چلے گا کہ اصل والی کون ہے" وہ پریشان ہوا۔ دس منٹ وہاں پہ رکا، بانیک واپس موڑی ایکدم سے اس گھر سے چار لڑکیاں باہر نکلیں۔۔۔۔۔
"تھینکس گاڈ۔۔۔!" اس نے اپنے آپ سے کہا۔

چلو اب لڑکی ڈھونڈنے میں زیادہ محنت نہیں لگے گی۔ اس نے اپنے آپکو تسلی دی اور بانیک گھر کی طرف موڑ لی۔

چلو یہ تو پتا چلا کہ مولوی کی بیٹی ان پانچ لڑکیوں میں سے ہی ہے۔۔۔۔۔" اس نے اپنے آپ کو تسلی دی۔ وہ لڑکیوں سے کافی فاصلے پہ تھا۔ سوچ سوچ کے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کہیں عاصم والا حال نہ ہو۔۔۔۔۔
کالونی کی حالت بتا رہی تھی کہ یہاں غریب طبقہ آباد ہے۔ مین گلی سے لڑکیاں چھوٹی گلیوں میں گھس گئیں۔ ان چھوٹی گلیوں سے گزرتے گزرتے وہ پانچوں ہی ایک ہی گھر میں داخل ہوئیں۔ عاصم نے اسی گھر کا پتا دیا تھا
"اف۔۔۔! یہ تو ساری ایک ہی گھر میں چلی گئی ہیں، اب کیسے پتہ چلے گا کہ اصل والی کون ہے" وہ پریشان ہوا۔ دس منٹ وہاں پہ رکا، بانیک واپس موڑی ایکدم سے اس گھر سے چار لڑکیاں باہر نکلیں۔۔۔۔۔
"تھینکس گاڈ۔۔۔!" اس نے اپنے آپ سے کہا۔

چلو اب لڑکی ڈھونڈنے میں زیادہ محنت نہیں لگے گی۔ اس نے اپنے آپکو تسلی دی اور بانیک گھر کی طرف موڑ لی

تالیش نے عاصم کا نمبر ڈائل کیا

"ہیلو۔۔۔!"

"کیا پروگرس ہے؟" عاصم نے پوچھا

"یار۔۔۔! اسکا گھر تو میں نے دیکھ لیا ہے، لیکن اسکے ساتھ اور بھی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اس تک رسائی کیسے ممکن ہے؟" تالیش نے سوال کیا

"میری جان۔۔۔! یہی کام تو تمہیں سونپا ہے، اس تک رسائی آسان ہوتی تو یہ کام میں خود نہ کر لیتا" عاصم نے جواب دیا

"دوست۔۔۔! سچی پوچھو تو دل اب بھی نہیں مان رہا۔۔۔ میں نے دیکھا وہ باپردہ اور شریف لڑکیاں ہیں۔۔۔ ایسے میں انکے ساتھ کچھ غلط کرنا۔۔۔" تالیش بولا

"بھئی۔۔۔ تم بس پردہ دیکھ کے ہی متاثر ہو رہے ہو۔ اندر سے ساری لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ میرا یقین کرو ایک بار تم اس لڑکی سے ہیلو ہائے سٹارٹ کرو پھر دیکھنا تمہیں لڑائی کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی وہ خود ہی لائن پہ آجائے گی" عاصم پھر سے برین واش کرنے لگا

"چل یار۔۔۔ دیکھتا ہوں۔۔۔ لیکن یہ کام اتنا بھی آسان نہیں ہے۔۔۔"

"چل مین۔۔۔۔۔ وش یو گڈ لک۔۔۔!" عاصم نے ہنستے ہوئے فون بند کر دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تابلش موبائل فون پہ گیم کھیلنے میں مصروف تھا

"بھائی۔۔۔! بابا بلا رہے ہیں۔۔۔" فری نے آکے بتایا

"کیوں۔۔۔؟ خیریت۔۔۔؟" تابلش نے موبائل سے نظریں ہٹا کے اسکی طرف دیکھا

"پتا نہیں۔۔۔۔ خود ہی پوچھ لیں۔۔۔" یہ کہہ کہ وہ واپس مڑی

"فری۔۔۔۔ سنو۔۔۔۔!" تابلش نے آواز دی

"جی۔۔۔۔!" وہ رک کے بولی

"بابا کا موڈ کیسا ہے۔۔۔۔۔؟" اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"خود ہی آکے دیکھ لیں۔۔۔۔" یہ کہہ کے وہ چلی گئی

تابلش نے بال اور کپڑے ٹھیک کیے اور بابا کے کمرے کی طرف چل پڑا

بابا بیڈ پہ ٹانگیں پھیلائے بیٹھے تھے۔ امی الماری سے کچھ نکال رہی تھیں

"جی بابا۔۔۔۔! آپ نے بلایا۔۔۔۔؟" وہ سامنے جا کے کھڑا ہو گیا

بابا نے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ سر جھکا کے بیٹھ گیا

"بیٹا۔۔۔! میں نے بہت سوچا کہ کس طرح تمہیں سمجھاؤں، ذمہ داریوں کا احساس دلاؤں۔۔۔ لیکن اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ عمر کے جس حصے سے تم گزر رہے ہو۔ اس میں نہ تو کسی کی نصیحت سمجھ آتی ہے اور نہ ہی حالات کی نزاکت کا اندازہ ہوتا ہے" انھوں نے ایک گہری سانس لی۔

تابش سر جھکائے انکی بات سنتا رہا۔ انھوں نے بات جاری رکھی

"دنیا کی ریت ہے جب اولاد جوان ہوتی ہے تو ماں باپ کو انکے ہر فیصلے پر سر جھکانا پڑتا ہے۔ میں بھی وہی کر رہا ہوں۔ تمہیں اگر باہر جانا ہے تو بے شک جاؤ، میں تمہیں نہیں روکوں گا" یہ کہہ کے وہ چپ ہوئے اور ناصرہ بیگم کو اشارہ کیا

ناصرہ بیگم نے زیورات کے چند ڈبے تابش کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیے۔

"یہ تمہاری ماں کے اور ناصرہ کے زیورات ہیں، آجکل سونے کا بھاؤ کافی ہے، انھیں بیچ کر کافی پیسے مل سکتے ہیں۔ فریج اور فائزرہ کی پڑھائی کے لیے چند لاکھ روپے بنک میں جمع کیے تھے وہ بھی لے لو۔۔۔ ایک دو جاننے والوں سے پیسے ادھار لینے کی بات کی ہے، اگر اللہ نے چاہا تو وہاں سے بھی کچھ انتظام ہو جائے گا۔ پھر بھی رقم کم پڑی تو اس گھر کو گروی رکھوا دیں گے۔ یہ سب حاضر ہے اب تم باہر جانا چاہتے ہو تو ہماری طرف سے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی" اباجی کی آواز بھرائی

یہ سب دیکھ کے تابش ششدر رہ گیا۔ اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا جواب دے۔ وہ کرسی سے اٹھ کے اباجی کے بیڈ کے پاس نیچے کالین پہ بیٹھ گیا

"بابا۔۔۔! میں اپنے خواب ضرور پورے کرنا چاہتا ہوں لیکن آپ کا سب کچھ داؤ پہ لگا کہ ہر گز نہیں۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ اتنی رقم جمع کرنا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن ماں کے زیور بیچ کے یا پھر بہنوں کا حق مار کے میں کبھی اطمینان سے نہیں جی سکتا" اسکی آنکھیں نم تھیں

"پھر کیسے یہ ممکن ہو پائے گا۔۔۔ تمہارے پاس کمائی کا کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے۔ کیسے کرو گے؟" بابا نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"وہ آپ مجھ پہ چھوڑ دیں۔ میں خود کچھ نہ کچھ انتظام کر لوں گا، جہاں آپکی مدد کی ضرورت ہوئی تو ضرور بتاؤں گا۔۔۔ آپ بالکل فکر نہ کریں" اس نے اباجی کو تسلی دی اور اٹھ کھڑا ہوا
اباجی کے دل میں کئی طرح کے واہموں نے جنم لیا۔

"تابلش۔۔۔!" انھوں نے آواز دی

"جی۔۔۔ بابا۔۔۔!" اس نے سوال کیا

"بیٹا۔۔۔ ایسا کچھ مت کرنا۔ جس کے لیے بعد میں تمہیں پچھتنا پڑے"

"آپ بالکل فکر مت کریں، میں کچھ غلط نہیں کروں گا"

وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"اب وقت آگیا ہے کہ میں اپنے ضمیر کا گلہ گھونٹ کے عاصم کی بات مان لوں کیونکہ اب یہی ایک راستہ ہے جس سے مجھے میری منزل مل سکتی ہے" اس نے دل ہی دل میں ٹھان لی

عاصم ہر روز تین نمبر بس کے سٹاپ پہ کھڑا ہو جاتا اور مولوی کی بیٹی ہر روز لڑکیوں کے جھرمٹ میں گھر سے نکلتی اور واپس لوٹتی۔ پہلے پہل تو اسے سب لڑکیاں ایک ہی جیسی لگتی تھیں، اندازہ لگانا مشکل ہوتا کہ ان سب میں سے مولوی کی بیٹی کونسی ہے۔ پر ہر گزرتے دن کے ساتھ، اسکی چال ڈھال اور جھکی نظریں پہچان میں آنے لگیں

اب جب لڑکی کا پتا چل گیا تو اس تک رسائی کیسے کی جائے۔ انجان علاقہ ہے۔ کسی کو پتا چلا تو لڑکی بھی ہاتھ سے جائے گی اور عزت کا بھی فالودہ ہو جائے گا۔ عاصم سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ اس نے بھی ہاتھ کھڑے کر لیے۔

کام مشکل ضرور تھا نا ممکن نہیں۔ بلاخر گہری سوچ و بچار کے بعد اس نے یہی نتیجہ نکالا کہ جب تک مولوی کے گھر کے اندر رسائی نہ ہو لڑکی کو جال میں پھنسانا آسان نہیں ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا گھر میں بس دو ہی افراد ہیں، لڑکی کی ماں وفات پا چکی ہے، کوئی بھائی یا بہن بھی نہیں ہے۔ باپ بیٹی ہی رہیتے ہیں۔ لے دے کے یہی ایک راستہ بچتا تھا کہ مولوی کا اعتماد حاصل کر کے ہی آگے کچھ ہو سکتا ہے۔

www.kitabnagri.com ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ظہر کی اذان ہوئی تو تابش اس مسجد کی طرف بڑھا جس میں مولوی نماز پڑھاتا تھا۔ مسجد کے دروازے پہ قدم رکھتے ہی اسکے پاؤں جم سے گئے۔

"ایسا تو شائد کوئی کافر بھی نہ کرے جو گناہ مجھ سے سرزد ہونے جا رہا ہے۔ میں مسجد میں عبادت کے لیے نہیں بلکہ اس شخص کے گلے پہ وار کرنے آیا ہوں" تابش کے ضمیر نے اسے جھنجھوڑنا شروع کیا

وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور مسجد میں داخل ہونے کی بجائے واپس مڑا

"بھائی جان۔۔۔! جماعت کھڑی ہو گئی۔ جلدی چلیں" مسجد میں داخل ہوتے ایک نمازی نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

نماز کے وقت مسجد کے دروازے سے مڑ کے جانابد بختی ہے یہ سوچ کہ وہ اس نمازی کے ساتھ جا کے جماعت میں کھڑا ہو گیا۔ دل ندامت کے بوجھ تلے دبتا جا رہا تھا۔ نماز کے بعد ایک ایک کر کے سبھی نمازی مسجد سے نکلنے لگے۔ تابش نے بھی واپسی کا رستہ پکڑا

"برخودار۔۔۔۔!" کسی نے پیچھے سے آواز دی

"جی۔۔۔۔!" وہ واپس مڑا، یہ مولوی صاحب تھے جن کے چکر میں تابش نے مسجد کا رخ کیا۔ انھیں دیکھ کے ایک پل میں ہی تابش کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں نمودار ہوئیں

"آپ سے ایک بات کہوں برا تو نہیں مانیں گے۔۔۔؟" انھوں نے پوچھا

"جی۔۔۔ بولیں۔۔۔" اسکا گلہ خشک ہو رہا تھا

"اللہ پاک نے آپکو خوش شکل بنایا ہے، اگر چہرے پہ داڑھی بھی ہوتی تو اس خوبصورتی کو چار چاند لگ جاتے۔۔۔۔" انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا

"بالکل آپ نے بجا فرمایا۔۔۔ میں کوشش کروں گا کہ آپکی اس نصیحت پہ عمل کر سکوں۔۔۔" اس نے سر جھکا کے جواب دیا

"آپ کو پہلے نہیں دیکھا یہاں پہ۔۔۔۔۔؟" مولوی صاحب نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

"در اصل ایک کام کے سلسلے میں نکلا تھا۔۔ نماز کا وقت ہوا تو سوچا یہیں پہ نماز پڑھ لوں۔۔۔" مسجد میں

کھڑے ہو کے اس نے بڑی صفائی سے جھوٹ بول دیا

"ماشاء اللہ۔۔۔ اس عمر میں کم ہی لوگ عبادت کی طرف راغب ہوتے ہیں۔۔۔ آپ سے مل کے بے حد

خوشی ہوئی" مولوی صاحب نے تابش کا کندھا تھپتھپایا

تابش نے مسکراتے ہوئے سر جھکا لیا۔ سبھی نمازی جا چکے تھے۔ تابش بھی مولوی صاحب کو سلام کر کے مسجد سے باہر نکل آیا۔

مولوی صاحب سے ملاقات کے بعد جہاں اسے راہ راست پہ آجانا چاہیے تھا، وہیں اسکی ہمت بڑھنے لگی اور کچھ دیر پہلے جو ندامت دل و دماغ پہ ڈیرہ ڈال کے بیٹھی تھی وہ جاتی رہی۔ شیطان نے بری طرح اسے جکڑ لیا تھا۔ باہر جانے کے خواب حقیقت میں بدلتے نظر آرہے تھے۔

Kitab Nagri

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

شام میں گھر پہنچا تو فیزی اور امی صحن میں سبزی کاٹ رہی تھیں۔

"فیزی۔۔۔۔۔ پلیز ایک کپ چائے بنا دو، سر درد کر رہا ہے" یہ کہہ کے وہ اپنے کمرے میں گھس گیا۔

کچھ دیر بعد فیزی چائے لے کے کمرے میں آئی تو وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے چہرے کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

فیزی نے چائے ٹیبل پہ رکھ دی اور باہر جانے لگی

"سنو۔۔۔!" تابش نے اسے آواز دی

"جی بھائی۔۔۔۔!" وہ بولی

"میرے چہرے پہ داڑھی کیسی لگے گی۔۔۔۔" اس نے اپنا رخ فیزی کی طرف کیا

"اچھی لگے گی۔۔۔۔ کیوں؟ آپ داڑھی رکھنے والے ہیں۔۔۔؟" فیزی نے حیران ہو کے پوچھا

"کیوں۔۔۔۔؟ میں داڑھی نہیں رکھ سکتا کیا۔۔۔؟" وہ تیوری چڑھا کے بولا

"بالکل رکھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔ ویسے بھی آجکل مردوں میں سٹائلش داڑھی رکھنا فیشن ہی بن چکا ہے۔۔۔۔۔" فیزی نے طنز کی

"ارے۔۔۔ نہیں بھئی۔۔۔! میں فیشن کے لیے نہیں رکھ رہا" تابش نے اسے وضاحت دی

"تو۔۔۔؟ کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ عبادت گزار بن گئے ہیں۔۔۔ اور سنت پہ عمل کر رہے ہیں؟" وہ حیران ہو کے بولی

www.kitabnagri.com

"کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔۔۔" تابش نے کندھے اچکائے

جواباً فیزی ہنس پڑی

"اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے۔۔۔۔؟" وہ جھلا کے بولا

"لو۔۔۔! ایک تو دنیا کسی حال میں بھی نہیں جینے دیتی۔۔۔" تابش نے منہ بنا لیا

تابلش نے ہیلمٹ اتاری اور بولا

"آپ سے کچھ دن پہلے مسجد میں ملاقات ہوئی تھی۔۔۔" اس نے یاد دلانے کی کوشش کی

"مسجد میں۔۔۔۔۔ بیٹا اتنے نمازی آتے جاتے ہیں۔۔۔ اس عمر میں اتنے چہرے کہاں یاد رہتے ہیں" مولوی صاحب نے جواب دیا

"آپ نے مجھے داڑھی رکھنے کی نصیحت کی تھی۔۔۔۔" تابش نے گزشتہ ملاقات کی گفتگو یاد دلائی

"اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔ہاں یاد آگیا۔۔۔بالکل۔۔۔ماشاء اللہ آپ نے میری نصیحت پہ عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔۔۔" مولوی صاحب کی نظریں تابش کی بڑھی ہوئی شیوہ تھیں

"جی بس۔۔۔آپ کی نصیحت تھی اور اللہ پاک نے ہدایت دی۔۔۔" تابش نے سر جھکایا

"ماشاء اللہ۔۔۔اللہ پاک مزید اچھے اعمال کرنے کا جذبہ پیدا کرے۔۔۔" مولوی صاحب بہت خوش ہوئے

"میں یہاں سے گزر رہی رہا تھا، آپ پہ نظر پڑی تو سوچا سلام کر لوں اور آپ کی دعائیں لے لوں۔۔۔" تابش نے رکنے کی من گھڑت وجہ بتائی

"اللہ پاک آپ کے لیے آسانیاں پیدا کرے بیٹا۔۔۔" مولوی صاحب دعا دینے لگے

"آپ جا کہاں رہے ہیں۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔" تابش اصل مدعے پہ آگیا

"میرا گھر یہاں پاس ہی ہے۔۔۔نماز پڑھا کے ابھی فارغ ہوا ہوں تو گھر ہی جانا ہے" انھوں نے بتایا

"میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔بیٹھیں آپ۔۔۔" تابش نے انھیں پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا

www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔۔بچے۔۔۔ڈاکٹر نے پیدل چلنے کے مشورہ دیا ہے۔ اسی لیے پیدل آتا جاتا ہوں۔ ورنہ تو نمازی چھوڑ

جاتے ہیں۔۔۔ابھی بھی ایک بچہ ضد کر رہا تھا میں نے اسے بھی منع کر دیا۔۔۔آپ جائیں۔۔۔کام سے نکلے

ہیں دیر ہو رہی ہوگی" مولوی صاحب نے منع کرتے ہوئے بولے

"مولوی صاحب۔۔۔ کام تو ہو گیا ہے۔ میں بھی بس گھر ہی جا رہا ہوں۔ آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اسی بہانے آپ سے فیض حاصل کرنے موقع ملے گا۔ منع مت کریں" تابش کسی صورت یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا

مولوی صاحب نے ہارمان لی

کالونی کی مین گلی میں پہنچتے ہی مولوی صاحب نے تابش کو روکنے کا کہا۔

"برخودار۔۔۔! یہاں پہ ہی اتار دو۔۔۔ آگے میں خود چلا جاؤں گا"

"ارے نہیں مولوی صاحب۔۔۔ اب یہاں تک آیا ہوں تو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔" تابش نے جواب دیا

"بیٹا۔۔۔ خواہ مخواہ آپ کو تکلیف ہوگی۔ آگے تنگ گلیاں ہیں" مولوی صاحب بولے

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ بس آپ مجھے بتاتے جائیں کہ کس طرف مڑنا ہے۔۔۔۔۔" ساری گلیوں سے وہ پہلے

ہی واقف تھا پھر بھی انجان بننے کی کوشش کرنے لگا

www.kitabnagri.com

"اچھا بیٹا۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی"

گھر کے دروازے پہ پہنچ کے مولوی صاحب نے بریک لگوائی۔

"بس بیٹا۔۔۔ میرا گھر آ گیا ہے۔۔۔" مولوی صاحب بانیک سے نیچے اترے

"آپ گھر جا کے آرام کریں میں نکلتا ہوں۔۔۔۔۔" تابش نے کہا

"اب آپ یہاں تک آئے ہیں تو چائے کا ایک کپ تو پینا ہی پڑے گا" مولوی صاحب نے ضد لگالی

"اور کیا چاہیے۔۔۔۔!" تابش دل ہی دل میں مسکرایا

"آپ اگر ضد کر رہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے جواب دیا

مولوی صاحب نے بیٹھک کا دروازہ کھولا اور تابش کو اندر بٹھایا۔ اور خود گھر کے اندر چلے گئے

بیٹھک کے اندر دروازے کے بالکل سامنے لکڑی کی پرانی چند کرسیاں پڑی تھیں۔ درمیان میں ایک میز تھا اور دروازے کی بائیں جانب ایک چارپائی تھی جس پہ نیلے اور سفید رنگ کی پھولدار چار د بجھی تھی۔ بیٹھک کا دوسرا دروازہ جو گھر کے اندر کھلتا تھا اس کی دائیں جانب ایک بڑی سی الماری تھی جس میں اوپر نیچے کتابوں کا ایک ذخیرہ کرینے سے سجا کے رکھا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد مولوی صاحب واپس لوٹے۔

"ماشاء اللہ کتابوں کا کافی ذخیرہ ہے آپکے پاس۔۔۔" تابش نے پوچھا

"بس جی۔۔۔ شوق بھی ہے اور ضرورت بھی۔۔۔ بچپن سے بڑھاپے تک کی تمام کتابیں سنبھال کے رکھی ہیں۔۔۔ لگ بھگ سبھی مشہور اسلامی تصانیف موجود ہیں۔ میری تو اب عمر ہو گئی ہے۔ اس لیے زیادہ پڑھا نہیں جاتا۔ اس لیے یہ ذخیرہ اب دختر کے حوالے کر دیا ہے۔۔۔" مولوی صاحب بتانے لگے

"بابا۔۔۔!"

دروازے کی دوسری طرف سے ایک کھنکھاتی ہوئی آواز تابش کے کانوں میں پڑی۔

مولوی صاحب دروازے کی طرف بڑھے۔ ایک حسین ہاتھ نمودار ہوا جس نے سفید رنگ کی طشتری تھام رکھی تھی۔ اس طشتری پہ چائے کے دو کپ تھے۔

"نور۔۔۔۔۔! بیٹا۔۔۔ کوئی بسکٹ وغیرہ بھی ساتھ رکھ دیتی" مولوی صاحب نے طشتری پکڑتے ہوئے کہا

"جی بابا۔۔۔۔۔!" مدھم سی آواز پھر سے تابش کے کانوں میں پڑی

اسکے دل و دماغ کے ہر کونے میں ایک ہی نام گونجنے لگا

"نور۔۔۔۔۔!"

"نور۔۔۔۔۔! بیٹا۔۔۔ کوئی بسکٹ وغیرہ بھی ساتھ رکھ دیتی" مولوی صاحب نے طشتری پکڑتے ہوئے کہا

"جی بابا۔۔۔۔۔!" مدھم سی آواز پھر سے تابش کے کانوں میں پڑی

www.kitabnagri.com

اسکے دل و دماغ کے ہر کونے میں ایک ہی نام گونجنے لگا

"نور۔۔۔۔۔!"

نور کی آواز سنتے ہی تابش اسکی صورت کا اندازہ لگانے لگا۔ اسکے دماغ نے کئی حسین نقش آنکھوں کے آگے

نمودار کیے۔ نگاہ دروازے پہ ٹک سی گئی۔

"جو کنسٹرکشن کمپنی اس عمارت کو تعمیر کر رہی ہے میں اس میں انسپیکشن آفیسر ہوں۔۔۔ میرا مطلب وہاں پہ سبھی کام کرنے والوں کی نگرانی کرنا۔ کام ٹھیک طرح سے ہو رہا ہے یا نہیں۔۔۔۔ اس سب پہ نظر رکھنا وغیرہ وغیرہ۔۔۔" تابش کے جھوٹ بولنے کے رفتار کچھ زیادہ تیز ہوئی

"کتنے اور جھوٹ بولنے پڑیں گے۔۔۔۔۔" اس نے دل ہی دل میں سرگوشی کی

"ماشاء اللہ۔۔۔! کافی ذمہ داری والا کام ہے۔۔۔ اللہ پاک آپکو سرخرو کرے اور ترقی عطا کرے۔۔۔۔" مولوی صاحب نے پھر سے دعا دی۔

تابش نے چائے ختم کی اور جانے کے لیے کھڑا ہوا۔

"اب مجھے اجازت دیں۔۔۔ انشاء اللہ دوبارہ ملاقات ہوگی" وہ بولا

"اللہ پاک آپکو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔۔۔ ضرور ملاقات ہوگی۔۔۔" مولوی صاحب کھڑے ہو گئے

تابش بیٹھک کے دروازے سے باہر گلی میں آگیا اور مولوی صاحب دروازے پہ ہی رک گئے۔ تابش بایک پہ

www.kitabnagri.com

سوار ہوا۔

"برخواد۔۔۔! آپ نے جانا کدھر ہے۔۔۔؟ میرا مطلب گھر کہاں ہے آپکا۔۔۔؟" مولوی صاحب نے پوچھا

تابش نے ایک اور جھوٹ بولا۔ شہر کی آخری حدود میں جس علاقے میں تایاجی کا گھر تھا اس نے وہیں کا پتا بتایا۔

"اوہو۔۔۔ پھر تو آپ کافی دور سے آتے ہیں آپ۔۔۔۔" مولوی صاحب پریشان ہو کے بولے

"بس جی۔۔۔ کیا کریں کام بھی تو کرنا ہے۔۔۔" تابش نے سر جھکا کے کہا

Ehd e Shikasta novel by Zoya Hassan

Posted On Kitab Nagri

"بے شک۔۔۔۔۔ آپ خیریت سے جائیں۔۔۔۔۔ فی امان اللہ۔۔۔" مولوی صاحب نے سلام کیا
تابلش نے باینک سٹارٹ کی اور گھر کی طرف نکل گیا۔ مولوی صاحب بھی دروازہ بیٹھک کا دروازہ اندر سے بند
کیا۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com
www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"تم نے عاصم کی آفر قبول کر لی۔۔۔۔؟" عمار نے بلیئر ڈسٹک ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا

"یاں یار۔۔۔۔! تجھے پتا ہے نہ پیسوں کی ضرورت ہے۔ اس لیے مجبوراً ماننا پڑا۔" تابش نے شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا

"ویسے مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ اتنے پیسوں کے لیے تم بک گئے۔۔۔۔" نومی کولڈ ڈرنک ہاتھ میں لیے تابش کے پاس کھڑا ہوا

"بس یار۔۔۔۔ تم لوگوں کے پاس سب کچھ ہے اس لیے یہ باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔" تابش نے دونوں کے چہروں پہ نظر دوڑائی پھر سر جھکا لیا

"وٹ ایو یار۔۔۔۔۔ انسان کی کچھ لمٹس ہوتی ہیں۔ یہ کام کچھ زیادہ ہی گرا ہوا ہے۔۔۔۔۔ اپنی وے۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہے تو ہمیں کیا ہو سکتی ہے۔۔۔۔" عمار نے کہا

"میں مجبور ہوں۔۔۔۔۔ تم لوگ نہیں سمجھو گے۔۔۔۔۔" تابش نے خفگی سے کہا

"کون مجبور ہے۔۔۔۔؟ کسی کی مجبوریاں ڈسکس ہو رہی ہیں۔۔۔۔؟" عاصم ان لوگوں کی طرف آتے ہوئے بولا

"ہم بس ایسے ہی ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" تابش نے بات بدلی

"اپنی پراگرس۔۔۔۔۔؟" عاصم نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

"یس۔۔۔۔۔ میں گیا تھا وہاں۔۔۔۔۔ مولوی صاحب سے دو تین بار ملاقات ہوئی ہے۔۔۔۔۔" تابش
بتانے لگا

"اوہو۔۔۔۔۔ مولوی صاحب۔۔۔۔۔ گریٹ۔۔۔۔۔ بڑی عزت افزائی ہو رہی ہے مولوی صاحب
کی۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔" عاصم نے اسکا مذاق اڑایا

"یار وہ حقیقتاً بہت اچھے اور شریف لوگ ہیں۔۔۔۔۔" تابش نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"سو۔۔۔؟ میں نے کب کہا کہ وہ شریف لوگ نہیں ہیں۔۔۔۔۔؟ اب ملا شریف نہیں ہوں گے تو اور کون
ہو گا۔۔۔۔۔ کیوں دوستو۔۔۔۔۔! ہا ہا ہا۔۔۔۔۔" اس نے عمار اور نومی کی طرف دیکھ کے زوردار قہقہہ لگایا
جو اباً وہ پھیکی ہنسی ہنسنے لگے

"عاصم۔۔۔۔۔! سیر یسلی۔۔۔۔۔ انکے ساتھ ایسی حرکت کرنا مناسب ہے۔۔۔۔۔" تابش نے اسکی طرف
دیکھا

"لسن یار۔۔۔۔۔ ہر دوسرے دن اچھائی کا کیا دورہ پڑتا ہے تجھے۔۔۔۔۔؟ نہیں کرنا مت کر پر مجھے سبق پڑھانے
کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ تُو ایسے کہہ رہا جیسے خود بہت نیک اور پرہیز گار ہو۔۔۔۔۔ آج تک ہاتھ آئی
لڑکی جانے دی ہے؟؟ تجھے یاد بھی ہے کتنی لڑکیوں کے ساتھ راتیں رنگین کر چکا ہے۔۔۔۔۔ اب اچھائی یاد
آ رہی ہے" عاصم بھڑک گیا۔

"مانتا ہوں میں نیک اور پرہیزگار نہیں ہوں۔۔۔ پر آج تک جن لڑکیوں کے ساتھ بھی میرا تعلق رہا ہے وہ اسی ٹائپ کی تھیں۔۔۔ انھیں میرا جھوٹا سچ سب پتا تھا۔۔۔ لیکن یہ لڑکی اس ٹائپ کی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

تابش نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

"ف۔۔۔۔۔ ودھر ٹائپ۔۔۔۔۔ سمپل ہے تو ہاتھ کھڑے کر دے میں کسی اور سے یہ کام کرا لوں گا۔۔۔۔۔ پر پلیز مجھے لیکچر مت دے۔۔۔۔۔" عاصم کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا۔

"ریلیکس۔۔۔۔۔! تم میری بات سمجھ نہیں رہے۔۔۔۔۔" تابش اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا

"اینف۔۔۔۔۔!" عاصم نے اسے ہاتھ کا اشارہ کیا تو وہ چپ ہو گیا۔

عمار اور نومی نے دونوں کو چپ کرایا۔ عاصم کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ پھر سے بولا

"دیکھ یار۔۔۔۔۔ میں اب بھی اوپنلی پوچھ رہا ہوں۔ تم یہ کام نہیں کرنا چاہتے تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا"

عاصم نے اس سے پوچھا

"یار عاصم۔۔۔۔۔ میں یہ کام کرنے سے منع نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہوتا تو کل میں اس مولوی کے گھر چائے نہ پی رہا ہوتا۔ اتنے دنوں اسی میں لگا ہوا ہوں۔۔۔۔۔" تابش بتانے لگا

"واؤ۔۔۔۔۔ چائے پی کے آیا۔۔۔۔۔ گڈ گڈ۔۔۔۔۔ ایم شور اسی کے ہاتھ کی چائے ہو گی۔۔۔۔۔" عاصم نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔۔۔ شائد۔۔۔۔۔" تابش بھی مسکرا دیا

"سو۔۔۔۔! دیدار بھی ہوئے ہا پھر خالی چائے سے گزارا کیا۔۔۔۔؟" عاصم اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

"ارے۔۔۔۔ دیدار کہاں یار۔۔۔۔ ابھی تو بس نام ہی۔۔۔۔۔" تابش نے بات ادھوری چھوڑ دی

"نام ہی مطلب؟۔۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ کیا نام ہے اسکا؟ وہ نہیں تو اسکا نام لے کے ہی کروٹیں بدلتے رہیں گے۔۔۔۔" عاصم مستی کے انداز میں بولا

"میں کہہ رہا تھا نام بھی پتا نہیں چلا ابھی۔۔۔۔۔" تابش نے بات سنبھالی

"کیا۔۔۔۔۔ ہیرو۔۔۔۔۔ ایک نام نہیں پتا کر پایا۔۔۔۔" عاصم نے بناوٹی خفگی ظاہر کی

"ویسے۔۔۔۔۔ نام تو تجھے بھی پتا ہونا چاہیے۔۔۔۔ یا پھر ایسے ہی بھوت سوار کر لیا خود پہ" تابش نے اسے گھیرا

"یار اس وقت بس اس پانے کا بھوت سوار تھا۔۔۔۔ نام میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔" عاصم نے بتایا

"تو نے اسکی شکل تو ضرور دیکھی ہو گی۔۔۔۔؟" تابش نے ایک اور سوال کیا

"کہاں یار۔۔۔۔۔ شکل کہاں دیکھی۔۔۔۔۔ بس کالے برقعے کے پیچھے لگا رہا کئی دن۔۔۔۔ جب شکل دیکھنے کی باری آئی تو ساری گیم پلٹ گئی۔۔۔۔" عاصم نے ایک گہری سانس لی

"واٹ۔۔۔۔۔ آریو کریزی۔۔۔۔۔ اس لڑکی کو بنا دیکھے تو پاگل ہو ا ہوا ہے۔۔۔۔؟" تابش نے کرسی سے لگ بھگ اچھل پڑا

"ایکچولی۔۔۔۔۔ میرا ایک بچپن کا یار ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔ اسلامی مدارس کی سروے ٹیم کے ہمراہ اسکا چکر مدرسے میں لگا، وہیں کہیں اس کی نظر اس لڑکی پہ پڑی۔۔۔۔۔ وہ بھی پاگل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ یونو اس رات

وہ فارم ہاؤس پہ آیا اس لڑکی کو یاد کر کر کے تین بوتلیں غٹک گیا۔۔۔۔۔ میں نے بھی سوچا یا ر چیز ہی ہوگی وہ۔۔۔۔۔ جس کو دیکھ کے یہ پاگل ہوا جا رہا۔۔۔۔۔ تب میں بھی اسکے پیچھے پڑا۔۔۔۔۔ لیکن بد قسمتی۔۔۔۔۔ کچھ ہاتھ نہیں لگا۔۔۔۔۔ "عاصم نے اپنے سارا قصہ سنا دیا۔

"تو اتنا سنسیبل ہے۔۔۔۔۔ پھر کیسے بنا دیکھا تیرے اوپر جنون سوار ہو گیا۔۔۔۔۔؟" تابش کو حیرانی ہوئی

"یار سچ بتاؤں تو اس وقت میں اس لڑکی کو بس دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اسکے علاوہ میرے دل دماغ میں کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن مولوی نے پاپا کو میری شکایت لگا کے جو حرکت کی ہے۔۔۔۔۔ میں بس اسکا بدلا لینا چاہتا ہوں، ایک ضد سی سوار ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ دیٹس آل۔۔۔۔۔" عاصم نے بتایا

تابش کے موبائل کی بیل بجی۔۔۔۔۔ فری کی کال تھی۔ تبھی اسکو یاد آیا کہ بابا کی دوائی ختم ہو گئی ہے وہ لے کے گھر جانا ہے۔

"چل یار۔۔۔۔۔! میں نکلتا ہوں۔۔۔۔۔ بابا کی میڈیسن گھر پہنچانی ہیں" وہ سبھی کو سلام کر کے فارمیسی سے دوائی لینے چل پڑا

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولوی صاحب کے گھر کے دروازے کے پہ دستک ہوئی۔ انھوں نے دروازہ کھولا تو سامنے تابش کھڑا تھا۔ وہ تابش کو دیکھ کے کافی خوش ہوئے اور بیٹھک کا دروازہ کھول کے اسے اندر بٹھایا

"مولوی صاحب آپ سے چھوٹا سا کام تھا۔۔۔۔۔" تابش نے آنے کی وجہ بتائی

"جی۔۔۔۔ بیٹا۔۔۔ میں کیا مدد کر سکتا ہوں۔۔۔۔؟" مولوی صاحب نے پوچھا

"آپ تو جانتے ہیں ہر روز اتنی دور آنا جانا۔۔۔ بہت مشکل ہے۔۔۔ اس لیے جب تک کام مکمل نہیں ہوتا میں سوچ رہا ہوں اسی کالونی میں کہیں کوئی کمرہ دیکھ لیتا ہوں۔۔۔ آنے جانے کی تکلیف بھی کم ہوگی اور آپ سے بھی فیض حاصل کرنے کا موقع ملے جائے گا۔۔۔" تابش کے پلان کو انجام دینے کے لیے اسکا یہاں رہنا ضروری تھا

"کمرہ۔۔۔۔ کمرہ۔۔۔ تو مشکل ہی ملے۔۔۔ پھر بھی میں پتا کرتا ہوں" مولوی صاحب نے سوچتے ہوئے جواب دیا

"آپ پتا کر لیں۔۔۔ میں کل پھر سے چکر لگا لیتا ہوں۔۔۔" تابش نے جواب دیا

مولوی صاحب تابش کے کمرے کی تلاش میں دماغ کے گھوڑے دوڑانے لگے۔

"ٹھیک ہے برخودار میں اپنے جاننے والوں سے پوچھتا ہوں، اگر کوئی مناسب جگہ میسر ہوئی تو میں کل تک بتا دوں گا۔۔۔ انشاء اللہ۔۔۔ آپ اپنا فون نمبر دے دیں۔ میں فون پہ ہی اطلاع کر دوں گا، تاکہ آپکو آنے کے زحمت نہ اٹھانی پڑے" مولوی صاحب بولے۔ جو ابا! تابش نے سر ہلایا اور انکے موبائل میں اپنا نمبر سیو کر دیا۔

تابش اس انتظار میں تھا کہ آج پھر سے نور کے ہاتھ کی چائے پینے کو ملے گی لیکن مولوی صاحب نے خبر دی کہ گھر پہ کوئی نہیں ہے اس لیے وہ چائے پانی کا انتظام نہیں کر پائیں گے۔ مایوس ہو کے تابش نے واپسی کا راستہ ناپا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن رات کے کھانے کے بعد ابا جی باہر ٹہلنے نکل گئے۔ فیزی اور فری امی کے ساتھ کیچن میں برتن دھونے میں مصروف ہو گئیں۔ تابش نے ٹی وی آن کر لیا

اسکے فون کی بیل بجنے لگی۔ مولوی صاحب کے نمبر سے کال آرہی تھی۔ تابش نے جلدی سے فون اٹھایا

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔" کال اٹنڈ کرتے ہی وہ بڑے ادب سے بولا

"وعلیکم سلام! برخودار میں مولوی نواز الدین بات کر رہا ہوں۔۔۔" مولوی صاحب نے اپنا تعارف کرایا

"جی۔۔۔ جی مولوی صاحب میں نے پہچان لیا ہے۔۔۔" تابش نے جواب دیا

"بیٹا آپ نے مجھے ایک ذمہ داری سونپی تھی۔۔۔ میں نے کوشش تو بہت کی لیکن کسی مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہو پایا۔۔۔" مولوی صاحب نے تابش کو بتایا

"اوہ۔۔۔۔۔ اب کیا کریں۔۔۔۔۔؟ میں تو بڑی پریشانی میں آپ کے پاس حاضر ہوا تھا" تابش نے بناوٹی اداسی ظاہر کی

"برخودار میں آپ کی پریشانی سمجھتا ہوں۔ اس لیے میں نے سوچا ہے کہ آپ نے جتنے دن بھی قیام کرنا ہے میری بیٹھک حاضر ہے۔۔۔" مولوی صاحب شائستگی سے بولے

تابش خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ اس کا تیر بالکل نشانے پہ جا لگا تھا

"ارے نہیں مولوی صاحب۔۔۔ آپ کو خواہ مخواہ تکلیف ہوگی" تابش نے پھر سے ڈارمہ چالو کر دیا

"بیٹا اس میں تکلیف کیسی۔۔۔۔۔ دن بھر آپ کام پہ ہوں گے رات میں تھک ہار کے سو جائیں گے۔۔۔" وہ بولے

"چلیں اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن میرے ساتھ کرایہ پہلے طے کر لیں۔۔۔" تابش نے کہا
"ارے بیٹا۔۔۔ کیوں شرمندہ کر رہے ہیں، بس آپ یہ بتائیں کے آنا کب سے ہے، تاکہ میں اچھی طرح
صفائی کروادوں" وہ مسکراتے ہوئے بولے

"کل سے۔۔۔ کل سے ہی آجاتا ہوں۔۔۔۔" تابش زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔۔۔ انشاء اللہ کل ملاقات ہوتی ہے۔۔۔" مولوی صاحب بولے

"انشاء اللہ۔۔۔ بس کل آ کے کرائے کے بات بھی طے کر لیتے ہیں۔۔۔" وہ بولا

اسکے بعد دونوں نے خدا حافظ بول کے کال کاٹ دی۔

تابش کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔

بابا جیسے گھر واپس لوٹے وہ انکے کمرے میں گیا

"بابا۔۔۔! آپ سے اجازت چاہیے تھی۔۔۔" وہ سر جھکا کے بولا

www.kitabnagri.com

"کیسی اجازت۔۔۔؟" بابا نے حیران ہو کے پوچھا

"کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر جانا ہے" وہ بولا

"خیریت۔۔۔! کہاں جانا ہے۔۔۔" وہ پوچھنے لگے

"میرا دوست عاصم ہے نا۔۔۔؟ اسکا ایک کام ہے۔۔۔ بس اسی سلسلے میں جانا ہے" اس نے بتایا

"لیکن کام کیا ہے۔۔۔؟" انھوں نے پھر سوال کیا

"کچھ پر اپرٹی کے حوالے سے ہے۔۔۔ بس اسی کے ساتھ جانا ہے" اس نے جھوٹ بولا

"اچھا۔۔۔! کتنے دن لگیں گے۔۔۔؟" انکی سوال ختم ہی نہیں ہو رہے تھے۔

"ہفتہ دس دن شاید۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ بھی لگ سکتے ہیں" وہ سوچتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن کام ختم ہوتے ہی گھر لوٹنا۔۔۔" انھوں نے حکم صادر کیا

"جی بابا۔۔۔!" وہ سر جھکا کے واپس مڑا۔۔۔

اگلے دن وہ عشاء کے بعد بیگ میں کچھ کپڑے ڈال کے مولوی صاحب کے گھر کی طرف نکل پڑا۔ اباجی نے خرچ اخراجات کے لیے کچھ پیسے بھی دے دیے۔

راستے میں تیز بارش شروع ہو گئی۔ وہ بھگتے بھگتے مولوی صاحب کے گھر پہنچا۔

انھوں نے انتہائی خوش دلی سے اسکا استقبال کیا۔

www.kitabnagri.com

مولوی صاحب نے کھانا پیش کیا۔ کھانا کھا کے وہ کافی دیر بات چیت کرتے رہے۔ وقفے وقفے سے بارش اور تیز ہوا کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلام اور حالات حاضرہ پہ باتوں کا لمبا سلسلہ چل نکلا۔ مولوی صاحب کو جب نیند آنے لگی تو وہ سونے چلے گئے۔

یہ سوچتے سوچتے کہ وہ اپنی منزل کے کتنا قریب پہنچ چکا ہے اسکی بھی آنکھ لگ گئی۔۔۔

باہر ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی، بیٹھک کا دروازہ شاید ٹھیک طرح سے بند نہیں ہوا تھا۔ دروازے کا ہلکا سا شور کانوں میں پڑنے سے آنکھ کھلی بے چینی میں وہ چارپائی سے اٹھ کے دروازے کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ دروازہ کھول کے بند کرنے لگا تو صبح کی شفق پھوٹ رہی تھی۔ ادھر ادھر نظر دوڑائی اور ایک جگہ جا اسکی نگاہیں منجمد ہو گئیں

صحن میں چارپائی پہ براجمان وہ تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول تھی۔ سر پہ دوپٹہ لپیٹے وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ صبح کی مدہم سے روشنی اسکے چہرے سے ٹکرا کے نور میں بدل رہی تھی۔۔۔۔۔
وہ نور تھی۔۔۔۔۔

صحن میں چارپائی پہ براجمان وہ تلاوتِ قرآن پاک میں مشغول تھی۔ سر پہ دوپٹہ لپیٹے وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ صبح کی مدہم سے روشنی اسکے چہرے سے ٹکرا کے نور میں بدل رہی تھی۔۔۔۔۔
وہ نور تھی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

تابش پلکیں جھپکانا بھول گیا۔ اس بات سے بخبر کہ اگر ایک بار بھی اس نے نظر اٹھا کے دیکھا تو یہ شاید پھر کبھی اسکا دیدار نصیب نہ ہو۔

"نور بیٹا۔۔۔!" مولوی صاحب کی آواز تابش کے کانوں میں پڑی

اپنے حواس پہ قابو پاتے اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور جا کے بستر پہ لیٹ گیا۔

"جی بابا۔۔۔!" نور نے جواب دیا

"بیٹا ناشتے کا انتظام جلدی کرنا، گھر میں مہمان بھی موجود ہے" مولوی صاحب نور کے پاس آ کے کھڑے ہو گئے۔

"جی۔۔۔!" اس نے سر ہلایا

"بابا۔۔۔! میں نے جائے نماز اور تسبیح بیٹھک میں رکھ دی تھی، پتا نہیں آپ کے مہمان کو ملی بھی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انکی نماز قضا ہو جائے، آپ جا کے بتادیں" نور نے انکی طرف دیکھ کے کہا

"میں ابھی جا کے دیکھتا ہوں۔۔۔" مولوی صاحب بیٹھک کی طرف بڑھے

تابش نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو آنکھیں بند کر لیں۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کہیں مولوی صاحب کو پتا نہ چلا گیا ہو کہ میں انکی بیٹی کو ٹکٹی باندھ کے دیکھ رہا تھا۔ اگر ایسا ہوا تو پکی پکی چھٹی ہو جائے گی۔

"برخودار۔۔۔! نماز کا وقت نکل رہا ہے۔ اب اٹھ جائیں۔۔۔" مولوی صاحب تابش کے بستر کے پاس آ کے کھڑے ہو گئے۔

تابش آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھ بیٹھا

"شکر ہے آپ نے وقت رہیتے اٹھا دیا۔۔۔ ورنہ نماز قضا ہو جاتی۔ دراصل نئی جگہ تھی اس لی آنکھ دیر سے لگی۔۔۔" اس نے وضاحت دینا شروع کی

"چلیں اب جلدی سے اٹھ جائیں۔۔۔!" مولوی صاحب نے تاکید کی

تابلش جلدی سے اٹھا اور نماز کا وضو کرنے لگا۔ مولوی صاحب نے جائے نماز اور تسبیح اسے پکڑائی اور خود بیٹھک سے باہر چل دیے

"بابا۔۔۔ مہمان سے پوچھیں کہ وہ ناشتے سے پہلے چائے لیں گے۔۔۔؟" نور نے کیچن سے مولوی صاحب کو آواز دی جو صحن میں بیٹھے تھے۔

تابلش ناشتے سے پہلے چائے پینے کا عادی نہیں تھا، اس لیے مولوی صاحب کے پوچھنے پہ اس نے منع کر دیا۔

"آپ صبح کی نماز مسجد میں نہیں پڑھاتے۔۔۔۔؟" تابلش نے مولوی صاحب سے پوچھا

"نہیں بیٹا۔۔۔ فجر کے وقت کافی اندھیرا ہوتا ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے ٹھیک طرح سے دیکھائی نہیں دیتا۔ اس لیے صبح کی نماز گھر پہ ہی پڑھ لیتا ہوں" مولوی صاحب بتانے لگے

"آپ کی ڈیوٹی کس وقت شروع ہوتی ہے۔۔۔؟" مولوی صاحب نے تابلش سے پوچھا

"میری ڈیوٹی کے کوئی خاص اوقات نہیں ہیں بس دن میں دو تین چکر لگتے ہیں تاکہ کام کی صورت حال پتا چلے سکے" تابلش نے جواب دیا

www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔۔! میں آپ کو ایک تالا اور چابی دیتا ہوں۔ آپ کو جس وقت جانا ہو تو بیٹھک کو باہر سے تالا لگا دیا کریں اور واپسی پہ کھول لیا کریں۔۔۔" مولوی صاحب نے تابلش کی آسانی کے لیے کہا

ناشتہ تیار ہو گیا تو نور نے بابا کو آواز دی۔ نور کی آواز کانوں میں پڑتے ہی تابلش کے کان پھر سے کھڑے ہو گئے۔ مولوی صاحب گھر چلے گئے

"بابا۔۔۔! ایک بات کہوں۔۔۔" نور بابا سے مخاطب ہوئی

"جی بیٹا۔۔۔ بولو۔۔۔" مولوی صاحب بیٹی کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولے

"میں مانتی ہوں مہمان اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے کسی انجان آدمی کو اپنے گھر رکھ دینا جسکے بارے میں ہم بالکل نہیں جانتے، کیا آپ کو ٹھیک لگ رہا ہے؟" نور نے اپنی پریشانی مولوی صاحب کے سامنے رکھ دی

"بیٹا۔۔۔ تمہاری فکر اپنی جگہ پہ جائز ہے۔ ہو سکتا ہے اللہ پاک کی یہی مرضی ہو کہ ہم اسکے مددگار بنیں۔۔۔" مولوی صاحب نے نور کو تسلی دی

"شائد آپ ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔۔" نور نے سر ہلایا

گھر کے دروازے پہ دستک ہوئی۔ مولوی صاحب نے دروازہ کھولا۔ سامنے نور کے ساتھ مدرسے سے جانے والی چاروں لڑکیاں کھڑی تھیں۔ مولوی صاحب نے انہیں اندر بلایا

"اسلام علیکم" نور نے سب کو مسکراتے ہوئے سلام کیا

"وعلیکم سلام۔۔۔! نور ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔؟" فاطمہ بولی

"میں تیار ہوں۔۔۔ بس" نور بولی

"ارے عبا یہ کہاں ہے تمہارا۔۔۔۔؟ یا پھر ایسے ہی جانے کا ارادہ ہے؟" فاطمہ مسکراتے ہوئے کہا

"بس ایک منٹ دے دو۔۔۔ ابھی آئی" وہ جلدی سے کمرے کی طرف جانے لگی

"جلدی کرنا۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے بس کا ٹائم ہو گیا ہے" فاطمہ نے پیچھے سے آواز دی

نور نے عبا یہ پہنا اور معمول کے حساب سے اپنے جسم کے ہر حصے کو ڈھانپ کے کمرے سے باہر نکل آئی۔
مولوی صاحب کی روزانہ کی عادت تھی وہ بس سٹاپ تک ان سب کے خود ہی چھوڑ جاتے تھے۔ نور نے گھر کے
چاروں اطراف نظر گھمائی پھر سب کے پیچھے پیچھے گھر سے باہر نکل آئی۔

مولوی صاحب کچھ فاصلے پہ آگے چلنے لگے نور باقی لڑکیوں کے ساتھ انکے پیچھے چل پڑی
سگریٹ کے کش لگاتے ہوئے دروازے کی ٹیک لگائے تابش یہ سارا منظر دیکھتا رہا۔

"نور۔۔۔۔!" فاطمہ نے نور سے کندھا ٹکرا کے سرگوشی کی

"کیا ہے۔۔۔۔؟" نور چڑکے بولی

"یہ خوبرونو جوان کون تھا۔۔۔۔؟" فاطمہ کا اشارہ تابش کی جانب تھا

"کون۔۔۔۔؟" نور نے پوچھا

"ارے۔۔۔۔ وہی جو بیٹھک کے دروازے میں کھڑا تھا۔۔۔۔" فاطمہ نے بتایا

www.kitabnagri.com

"بابا کا مہمان ہے۔۔۔۔۔" نور بولی

"بابا کا مہمان ہے یا پھر تمہارا ہونے والا۔۔۔۔۔" فاطمہ نے اسے چھیڑا

"تم کتنی بے شرم ہو۔۔۔۔۔ بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتی ہو۔۔۔۔۔ ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔" نور تمللا

گئی

"اچھا۔۔۔۔۔ تو پھر کون ہے۔۔۔ تمہارے سارے رشتہ داروں کو میں جانتی ہوں۔ اسے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔۔۔" فاطمہ نے پوچھا

"اف ہو۔۔۔۔۔ بتایانا۔۔۔ بابا کا مہمان ہے۔ پاس ہی کہیں کام کرتا ہے۔ اسے آنے جانے میں دقت ہوتی تھی اس لیے بابا نے بیٹھک میں رہنے کی اجازت دے دی۔ جیسے ہی اس کا کام مکمل ہوا تو چلا جائے گا۔۔۔۔۔" نور نے ساری کہانی بتادی

"اوہ۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔ مطلب تم لوگوں نے بیٹھک کرائے پہ چڑھا دی ہے؟" فاطمہ نے مزید استفسار کیا

"نہیں بھئی۔۔۔۔۔! بابا نے ویسے ہی رہنے کی اجازت دی ہے۔۔۔۔۔ اب چپ رہو۔۔۔۔۔ بابا نے تمہاری سرگوشیاں سنیں تو خیر نہیں ہوگی۔۔۔۔۔" نور تپ کر بولی

بس سٹاپ پہ پہنچتے ہی تین نمبر بس انکے سامنے آ کے رکی۔ نور باقی لڑکیوں کے ساتھ بس میں سوار ہوئی

فاطمہ حسب معمول نور کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھ گئی
"نور۔۔۔۔۔!" فاطمہ نے اسے اپنی طرف مخاطب کیا
www.kitabnagri.com

نور نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"نور۔۔۔۔۔!" اب کی بار وہ کندھا ہلا کے بولی

نور نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تسبیح کی طرف اشارہ کیا اور اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھورنے لگی

نور کی ہمیشہ سے یہی عادت تھی وہ بس میں سوار ہوتے ہی ایک سو ایک مرتبہ استغفار کرتی تھی۔ فاطمہ کو یاد آیا تو شرمندہ سی ہو گئی۔

"اب بولو۔۔۔! کیا مسئلہ ہے۔۔۔" نور تسبیح ہینڈ بیگ میں ڈالتے ہوئے بولی

"کچھ نہیں۔۔۔۔" فاطمہ خفا ہو کے بولی

"ٹھیک ہے مت بتاؤ۔۔۔۔۔" نور بھی چڑ گئی

دوپل کی خاموشی کے بعد فاطمہ پھر سے بولی

"وہ لڑکا کافی خوب رو ہے۔۔۔۔۔ ہیں نا۔۔۔؟" وہ سوچتے ہوئے بولی

"کون۔۔۔۔؟" نور نے پوچھا

"ارے۔۔۔ تمہارا مہمان۔۔۔۔۔ اور کون۔۔۔؟" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"اف۔۔۔۔ تمہارے دماغ پہ ابھی تک وہی سوار ہے۔۔۔۔۔" نور نے اسے گھورا

www.kitabnagri.com

"ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں تو بس یونہی بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ ماشاء اللہ اچھی شکل صورت کا مالک ہے۔۔۔۔۔" وہ

بولی

"میں نے اسکی شکل نہیں دیکھی۔۔۔۔۔" نور بولی

"کیا۔۔۔۔! جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔۔۔ وہ تمہارے گھر کا ہوا ہے اور تم نے شکل نہیں دیکھی۔۔۔۔۔"

ناممکن۔۔۔۔۔" فاطمہ حیران ہو کے بولی

"مت یقین کرو۔۔۔۔۔" نور نے جواب دیا

بس مدرسے کے گیٹ پہ رکی۔ سبھی لڑکیاں اور خواتین ایک ایک کر کے نیچے اترنے لگیں

"سنو۔۔۔! مجھے تمہاری بات پہ بالکل یقین نہیں ہے۔۔۔۔۔" فاطمہ بس سے نیچے اترتے ہوئی بولی

"نہیں ہے تو کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔ چلو جلدی اترو۔۔۔۔۔" نور نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولوی صاحب کو یقین دلانے کے لیے دو چار گھنٹے تو باہر گزارنے ہی پڑیں گے یہ سوچ کے تابش کام کا بہانہ کر کے وہاں سے نکل آیا۔

ادھر ادھر بانیگ گھومتے بار بار نور کی شکل اسکی آنکھوں کے سامنے نمودار ہو رہی تھی۔

"کیا تھا اس لڑکی میں۔۔۔۔۔۔۔ میں نے کتنی حسین لڑکیاں دیکھی ہیں۔۔۔۔۔ ان سب میں وہ بات نہیں تھی جو نور میں ہے۔۔۔۔۔۔۔" اپنے آپ سے سرگوشیاں کرتے وہ یہاں وہاں بھٹکتا کر رہا۔

کچھ وقت گزارنے کے لیے تابش اپنے ایک دوست کی موبائل شاپ پہ چلا گیا۔ وہاں بیٹھ کے اس نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پہ موجود سبھی نئی اور پرانی دوست لڑکیوں کی تصویریں چھاننا شروع کیں۔

کسی کی آنکھیں بہت خوبصورت تھیں لیکن نور جیسی نہیں تھیں۔ کسی کے ہونٹ کسی کی ناک کسی کا چہرہ۔۔۔۔۔ ہر ایک لڑکی کو بغور جانچنے کے بعد وہ اس نتیجے پہ پہنچا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسی نہیں جو نور کا مقابلہ کر سکے۔

سہ پہر ایک بجے تابش کو خیال آیا کہ نور کو چھٹی ہو چکی ہو گی۔ وہ جا کے تین نمبر بس کے سٹاپ کے پاس موجود ڈرنک کارنر پہ کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں بس آ کے رکی نور باقی لڑکیوں کے ساتھ بس سے نیچے اتری۔

"سنو۔۔۔!" فاطمہ نے نور کو کندھا مارا

"کیا بد تمیزی ہے فاطمہ۔۔۔ لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔۔۔" نور تپ گئی

"اچھا۔۔۔ اچھا معاف کر دو۔۔۔" فاطمہ شرمندہ ہونے لگی

"بے شرم لڑکی۔۔۔۔!" نور شدید غصے میں تھی

"اچھا۔۔۔ سنو نا۔۔۔" وہ پھر سے بولی

"اب کیا ہے۔۔۔۔؟" وہ بولی

"وہ سامنے دیکھو۔۔۔!" فاطمہ نے ڈرنک کارنر کی طرف اشارہ کیا

"کیا ہے وہاں پہ۔۔۔۔۔؟" نور نے اسکی طرف دیکھے بنا ہی پوچھا

www.kitabnagri.com

"ارے وہی۔۔۔ تمہارا مہمان۔۔۔ وہ سامنے کھڑا ہے۔۔۔ اگر تم نے سچ میں اسے نہیں دیکھا تو ابھی دیکھ

لو۔۔۔" فاطمہ بولی

"خدا کا خوف کرو۔۔۔۔۔ ذرا سی شرم باقی ہے تم میں یا نہیں۔۔۔۔؟" نور بھڑک کے بولی

فاطمہ ڈر کے چپ ہو گئی

"اچھا بابا۔۔۔ میں تو بس ایسے ہی بول رہی تھی۔۔۔۔" تھوڑی دیر بعد فاطمہ پھر سے بولی

"بات مت کرو مجھ سے۔۔۔۔ آج تم نے حد ہی کر دی ہے۔۔۔" نور غصے سے تمللاتی اس سے آگے بڑھ گئی۔

گھر کے دروازے پہ پہنچی تو مولوی صاحب گلی میں ہی کھڑے تھے۔ نور باقی لڑکیوں سمیت گھر کے اندر داخل ہوئی۔

"نور۔۔۔۔ معاف کر دو اب۔۔۔۔ دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔" فاطمہ نے معافی مانگی

"تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو، کسی نامحرم کو اس طرح دیکھنا اور اسکے بارے میں بات چیت کرنا غلط ہے۔۔۔۔ کوئی جاہل اگر ایسا کچھ کرے تو سمجھ میں آتا ہے لیکن تم۔۔۔۔ تم یہ کیسے کر سکتی ہو۔۔۔" نور کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

فاطمہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ نور نے اسے معاف کیا تو وہ باقی لڑکیوں کے ساتھ اپنے گھر چلی گئی۔

نور ہمیشہ کی طرح آتے ہی کیچن میں گھس گئی۔ مولوی صاحب نے اندر آتے ہی اطلاع دی کہ تابش کے لیے بھی کھانا بنانا ہے، وہ بھی آگیا ہے۔

"بابا۔۔۔۔ یہ آپکے مہمان ایسا کیا کام کرتے ہیں جو انھیں اتنی جلدی چھٹی بھی مل جاتی ہے۔۔۔۔؟" نور نے سوالیہ نظروں سے مولوی صاحب کی طرف دیکھا

"بیٹا۔۔۔ انکا کام ہی ایسا ہے کہ ہر وقت وہاں موجود ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بس دو چار گھنٹے وہاں گزرے کام کا جائزہ لیا اور پھر واپس۔۔۔" مولوی صاحب تابش کی بتائی ہوئی کہانی نور کو سنانے لگے

"اللہ ہی جانے ایسی کونسی نوکری ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔" نور چولہا جلاتے ہوئے بولی

"بچے۔۔۔! ہمیں ان کے کام سے کیا لینا دینا۔۔۔ ہمارے لیے وہ مہمان ہیں بس۔۔۔" مولوی صاحب نے جواب دیا

"اچھا بابا۔۔۔!" نور ناگواری سے بولی

وہ کھانا بنانے میں لگ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عصر کا وقت قریب تھا۔ مولوی صاحب بیٹھک میں داخل ہوئے۔ تابش کرسی پہ بیٹھا موبائل پہ گیم کھیلنے میں مصروف تھا

"برخودار! آپ مسجد چلیں گے یا پھر یہیں نماز پڑھیں گے۔۔۔؟" مولوی صاحب پوچھنے لگے۔

"میں آپکے ساتھ مسجد چلتا ہوں" وہ اٹھ کھڑا ہوا

مولوی صاحب کو اپنی بانٹیک پہ سوار کیے وہ مسجد پہنچا

عصر کے بعد پتا چلا کہ مولوی صاحب مغرب تک بچوں کو قرآن پاک پڑھاتے ہیں۔ تابش کام کے بہانے وہاں سے نکل آیا۔ گھر پہنچا تو کالونی کے بچے بچیاں نور سے قرآن پاک پڑھنے کے لیے آ جا رہے تھے۔ چارونچار وہ بانیک پہ ادھر ادھر گو متا رہا

مغرب کے وقت دوبارہ مسجد پہنچا۔۔۔ مولوی صاحب مغرب کی نماز کے بعد ایک ختم پہ مدعو تھے۔ تابش واپس گھر آ گیا

موسم کافی خراب تھا۔ بادل زور زور سے گرج رہے تھے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے موسلہ دھار بارش شروع ہو گئی۔ تابش کے موبائل کی بیل بجی۔۔۔ فیری کی کال تھی

"ہیلو۔۔۔!"

"بھائی آپ کہاں ہیں۔۔۔؟" وہ پوچھنے لگی

"بتایا تو تھا صم کے کام سے شہر سے باہر آیا ہوا ہوں۔۔۔" تابش نے جھوٹ بولا

www.kitabnagri.com

"جھوٹ۔۔۔ بالکل جھوٹ۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی

تابش ہڑبڑا گیا

"بچو۔۔۔! ہم نے آپکی لوکیشن ٹریس کر لی ہے۔۔۔" فری نے فیری سے فون پکڑا

"ارے۔۔۔ یار۔۔۔ کیا چاہتے ہو تم لوگ؟" تابش چڑ کے بولا

"آپ نے جھوٹ کیوں بولا؟ پہلے یہ بتائیں۔۔۔؟" فری بولی

"یار ٹرسٹ می۔۔۔ عاصم کا ہی کام کر رہا ہوں۔۔۔ پلیز بابا کو کچھ مت بتانا" تابش درخواست کرنے لگا

"ٹھیک ہے۔۔۔ بابا کو پتا نہیں چلے گا لیکن اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا؟" فری نے پوچھا

"جو بھی کہو گے۔۔۔" تابش مجبور ہو کے بولا

"ڈن۔۔۔ جب آپ واپس آئیں گے تب آپ کو بتا دیں گے۔۔۔" یہ کہہ کے اس نے فون کٹ کر دیا

ایک دم سے بجلی چلی گئی

تابش نے بیٹھک کا دروازہ کھول کے دیکھا تو سب کے ہاں روشنی تھی صرف مولوی صاحب کا گھر ہی اندھیرے سے ڈوبا تھا۔

تابش جانتا تھا کہ نور گھر میں اکیلی ہے۔ وہ سوچ میں ڈوب گیا کہ اب کیا کرے

نور نے دروازے پہ دستک دی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تابش دروازے کا پاس پہنچا

"سنئیے۔۔۔۔!" نور کی آواز آئی

"جی۔۔۔۔!" تابش نے جواب دیا

"بارش کی وجہ سے تاروں میں چنگاریاں اٹھی ہیں شاید اسکی وجہ سے بجلی چلی گئی ہے۔ آپ ٹھیک کر سکتے ہیں"

نور کی آواز میں ایک خوف تھا

"جی۔۔۔ میں کرلوں گا لیکن مجھے کچھ سامان چاہیے ہو گا۔۔۔" تابش نے بجلی ٹھیک کرنے کا ضروری سامان پوچھا

"سب موجود ہے۔ میں باہر چارپائی پہ سارا کچھ رکھ رہی ہوں۔ آپ اندر آ کے دیکھ لیں"

کچھ ہی پلوں میں تابش گھر میں داخل ہوا۔۔۔ نور کمرے میں چلی گئی۔ کافی اندھیرا تھا اس لیے اس نے اپنے موبائل ٹارچ آن کی چارپائی سے سامان اٹھایا

"سنئے۔۔۔۔ تاروں کے جوڑ کس طرف ہیں۔۔۔؟" تابش نے آواز دی

"وہ وہاں۔۔۔۔ سامنے والی دیوار کے اوپر جو تاریں ہیں ان میں مسئلہ ہے۔۔۔۔" نور نے کمرے سے جواب دیا

دیوار زیادہ اونچی نہیں تھی، تابش چھلانگ لگا کے دیوار پہ چڑھ گیا۔ تاریں کافی الجھی ہوئی تھیں۔ بارش کی وجہ سے گیلی بھی تھیں۔۔۔۔ اس نے بہت احتیاط کے ساتھ ایک ایک کر کے تاریں الگ کیں۔۔۔۔ ایک تار کا جوڑ جلا ہوا تھا۔ تابش اسے ٹھیک کرنے لگا۔ دس پندرہ منٹ کی جدوجہد کے بعد تار ٹھیک ہوئی اور گھر میں روشنی پھیل گئی۔ نور کمرے کے اندر سے سب کچھ دیکھ رہی تھی اور بجلی ٹھیک ہوئی تو اسکے چہرے پہ خوشی کے آثار نمودار ہوئے

www.kitabnagri.com

تابش نے خدا کا شکر ادا کیا کہ عزت بچ گئی بجلی ٹھیک نہ ہوتی تو شرمندگی اٹھانی پڑتی۔ وہ دیوار سے نیچے اترنے کے لیے جیسے ہی چھلانگ لگانے لگا تار کے ایک اور جوڑ پہ اسکا ہاتھ لگا اور بجلی کے ایک زوردار جھٹکے سے وہ نیچے آگرا۔۔۔ ماتھا فرش سے ٹکرایا۔ ماتھے سے خون بہنے لگا

نور نے گرنے کی آواز سنی تو بدحواس ہو کے اسکی طرف لپکی اس وقت نہ تو اسے پردے کا ہوش تھا اور نہ زمانے کی فکر

تالیش کی آنکھیں اسکے چہرے پہ جم گئیں۔۔۔ درد اور تکلیف سے بے خبر وہ اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

زبانوں کے بل فرش پہ بیٹھ کے اس نے تابش کے ماتھے کے بال ہٹائے اور رستے ہوئے خون پہ اپنا دوپٹہ رکھ دیا۔۔۔۔۔

تالش کی آنکھیں اسکے چہرے پہ جم گئیں۔۔۔ درد اور تکلیف سے بے خبر وہ اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

"اپنی آنکھیں بند کریں۔۔۔!" اسے تابش کی کی تلواز نظریں اپنے وجود پہ محسوس ہوئیں تو وہ ہٹ بڑا کے بولی۔

جیسے ایک فرمانبردار غلام اپنے مالک کا حکم بجا لاتا ہے۔ ویسے ہی تابش نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

"آپ بیٹھک تک خود جاسکتے ہیں۔۔۔؟" ماتھے سے خون صاف کرتے ہوئے وہ بولی

تالیش نے سر ہلا کے اشارہ کیا لیکن نور کو اشارہ سمجھ نہیں آیا

"میں نے آنکھیں بند کرنے کا کہا ہے، منہ کھول کے بتا سکتے ہیں" وہ گھورتے ہوئے بولی

"نہیں۔۔۔ جسم حرکت نہیں کر رہا۔۔۔" تابلش نے کرباتے ہوئے جواب دیا

ہلکی ہلکی بارش کی بوندیں پڑنے لگیں

"کسی کو بلانا پڑے گا۔۔۔ بابا پتا نہیں کب آئیں گے۔۔۔" وہ یہ کہہ کے کمرے کی طرف بڑھی
کمرے میں جا کے اس نے اپنا فون بیگ سے نکالا اور نمبر ڈائل کرنے لگی
"اسلام علیکم۔۔۔۔!" فاطمہ کی ماں نے فون اٹھایا

"وعلیکم سلام۔۔۔۔! خالہ میں نور بات کر رہی ہوں" وہ جلدی جلدی بولنے لگی

"جی بیٹا بولو۔۔۔۔!" انھوں نے پوچھا

"خالہ کیا آپ سکندر بھائی کو ہمارے گھر بھیج سکتی ہیں۔۔۔" وہ پریشان ہو کے بولی
"کیوں بیٹا خیریت۔۔۔۔؟" وہ بھی پریشان ہو گئیں

"خیریت نہیں ہے۔۔۔۔ ہمارے مہمان کو بجلی کا جھٹکا لگا ہے۔ وہ فرش پہ بری حالت میں پڑے ہیں۔۔۔ بابا گھر
پہ نہیں ہیں۔۔۔ اس لیے آپ سے مدد مانگ رہی ہوں۔ سکندر بھائی بس انھیں بیٹھک تک چھوڑ دیں، باقی بابا
خود آ کے دیکھ لیں گے"

www.kitabnagri.com
"اچھا بیٹا۔۔۔ میں ابھی بھیجتی ہوں۔۔۔" یہ کہہ کے انھوں نے فون بند کر دیا

بارش تیز ہونے لگی۔

وہ باہر آئی تو تابش اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بس دو منٹ صبر کر لیں۔۔۔ میں نے کسی کو مدد کے لیے بلایا ہے" وہ پاس آ کے بولی، اب کی بار اس نے اپنے
آپکو چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔

تابش نے اسے پاس آتا دیکھا تو پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔ اور اپنا سر فرش پہ ٹیک دیا۔ اسکے بائیں گھٹنے اور کندھے پہ شدید چوٹ لگی تھی۔

کچھ ہی دیر میں فاطمہ اور اسکا بھائی سکندر پہنچے۔ سکندر نے تابش کو سہارا دیا اور بیٹھک میں لے جا کے لٹا دیا۔

نور نے فاطمہ کو سارا واقعہ بتایا۔ اتنے میں مولوی صاحب بھی گھر پہنچے۔ ساری صورت حال دیکھ کے وہ بھی پریشان ہو گئے۔ محلے کے ایک ڈاکٹر کو بلا یا گیا۔ ڈاکٹر نے تابش کی مرہم پٹی کی۔ اور کچھ پین کلرز بھی دیں۔

"بیٹا۔۔۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ ہماری وجہ سے آپ کو اتنی تکلیف اٹھانی پڑی" مولوی صاحب تابش کے پاس آ کے بیٹھ گئے

"نہیں۔۔۔ نہیں مولوی صاحب۔۔۔ آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔ بس یہ حادثہ لکھا تھا۔۔۔ اس میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا" تابش نے انھیں کہا

"آپ اپنے گھر والوں کو اطلاع کر دیں" مولوی صاحب بولے

"مولوی صاحب۔۔۔ میں اپنے گھر والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ اور ویسے بھی اتنی سی تو چوٹ ہے۔ ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا

"بیٹا جیسے آپ کی مرضی۔۔۔ میں تو بس یہی چاہ رہا تھا کہ اس حالت میں آپ کے گھر والے زیادہ بہتر طریقے سے خیال رکھتے آپکا۔۔۔" مولوی صاحب نے جواب دیا

درد کم ہوا تو تابش کی آنکھ لگنے لگی۔ مولوی صاحب بھی گھر چلے گئے۔

"نور بیٹا۔۔۔!" مولوی صاحب نے نور کو آواز دی

"جی بابا۔۔۔!" نور انکے پاس آ کے بیٹھ گئی

"میں سوچ رہا تھا تابش کو اسکے گھر بھجوا دیتے ہیں، گھر والے زیادہ اچھی طرح سے اسکا خیال رکھیں گے، ہم کس طرح اسے سنبھالیں۔۔۔؟" مولوی صاحب کے چہرے پہ پریشانی کے آثار تھے

"آپ بجا فرما رہے ہیں، لیکن کیا یہ بہتر ہو گا کہ ایسی حالت میں ہم اسے جانے کا کہہ دیں۔۔۔۔۔ میرا مطلب وہ اپنی مرضی سے جانا چاہتا ہے تو کوئی بات نہیں۔ ہم اسے جانے کا کہیں یہ مناسب بات نہیں ہے۔۔۔" نور نے مولوی صاحب کو سمجھایا

"شائد۔۔۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔ اللہ پاک اس بچے کو جلد صحت یاب کریں۔۔۔۔۔" یہ کہہ کے وہ کمرے میں چلے گئے



نور کیچن کے کام سمیٹنے لگی۔

نور کے دل میں ایک عجب سی الجھن تھی۔ حادثاتی طور پہ ہی سہی لیکن ایک نامحرم کے وہ اتنے قریب تھی، یہ بات اسے بار بار پریشان کر رہی تھی کہ جذبات میں بہہ کر اس نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا۔ بستر پہ آ کے لیٹی پر جیسے ہی آنکھیں بند کیں تابش کی وہی تند و تیز نگاہیں۔۔۔ پھر سے بے چین کرنے لگیں۔ خدا یا خیر کرنا۔۔۔۔۔ دل میں اٹھتے سوال دھڑکنیں بے ترتیب کر رہے تھے۔

صبح کی اذان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی

"نور بیٹا۔۔ اذان ہو رہی ہے۔ اٹھو جاؤ۔۔۔ نماز پڑھ لو۔۔۔" مولوی صاحب نے نور کو آواز دی

"نیند آئی کہاں تھی جو اٹھ جاؤں۔۔۔" وہ دل ہی دل میں بولی

"جی۔۔۔ بابا۔۔ اٹھ گئی ہوں۔۔۔" نور نے جواب دیا

نماز سے فارغ ہو کے نور بابا کے کمرے میں گئی۔ وہ ہاتھ میں تسبیح لیے وظیفہ پڑھ رہے تھے۔ نور کو دیکھ کے انھوں نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کوئی بات ہے۔۔۔؟" مولوی صاحب نے سوالیہ نظروں سے نور کو دیکھا

نور نے سر جھکا دیا

"بتاؤ بیٹا۔۔۔ کیا پریشانی ہے۔۔۔؟" مولوی صاحب اسکے اداس چہرے کو دیکھ کے اندازہ لگانے لگے

"بابا۔۔۔ میرے دل پہ ایک بوجھ ہے۔۔۔ جو سکون نہیں لینے دے رہا" وہ آنکھیں نیچے کر کے بولی

"کیسا بوجھ۔۔۔؟ کھل کے بتاؤ۔۔۔" مولوی صاحب بھی پریشان ہو گئے

www.kitabnagri.com

"کل رات جب وہ دیوار سے نیچے گرا تو میں خوفزدہ ہو گئی تھی۔ کسی انہونی کے ڈر سے میں دوڑتی ہوئی اسکے پاس

پہنچی۔۔۔ میرے حواس ایسے کھو سے گئے تھے کہ میں اپنا پردہ نہیں سنبھال پائی۔۔۔ اسکے پاس پہنچ کے مجھے

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں۔۔۔ میں نے اسکے زخمی ماتھے پہ دوپٹہ رکھ دیا۔۔۔ میرے ہاتھ اسکے

چہرے کو چھوتے رہے۔۔۔" اسکی آنکھیں چھلک پڑیں

مولوی صاحب خاموشی سے سنتے رہے

"بابا۔۔۔! وہ میرے لیے نامحرم ہے۔ میں کیسے بے پردہ اسکے اتنے قریب پہنچ گئی۔۔۔ میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا ہے۔ میں اپنی اس غلطی پہ بے حد شرمندہ ہوں۔۔۔ میں آپ سے اور اس خالق سے اس گناہ کی معافی مانگتی ہوں" وہ سسکیاں لینے لگی

مولوی صاحب اٹھ کے نور کے قریب آئے اور اسکے سر پہ ہاتھ رکھ دیا

"بیٹا۔۔۔! ایک باپ کی نظر سے بیٹی کا کسی نامحرم کے پاس بے پردہ ہو کے جاننا قابل برداشت چیز ہے۔ لیکن اگر میں اسے انسانیت کی نظر سے دیکھوں تو کسی کی جان بچانا ہر چیز سے افضل ہے۔ گناہ اور ثواب سب نیت پہ منحصر ہوتا ہے۔ تم جس نیت سے اسکے پاس گئی وہ گناہ کی نیت نہیں تھی۔ اس لیے اپنے آپ کو مجرم تصور مت کرو۔ وہ ذات سبھی کے دلوں کے راز خوب جانتی ہے" مولوی صاحب نے اسے تسلی دی

"چاہے کچھ بھی تھا، لیکن مجھے اپنے پردے کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ میں نادم ہوں۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"بیٹا۔۔۔ اگر تمہیں لگتا ہے تم نے غلط کیا ہے تو میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور میرا اللہ بھی تمہیں معاف کرے۔ اب رونا بند کرو اور ناشتہ بناؤ۔ مہمان کو دوائی بھی دینی ہے" مولوی صاحب نے اسکا کندھا تھپتھپایا نور کیچن کی طرف چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولوی صاحب تابش کے لیے کچھ ضروری دوائیاں لینے گئے ہوئے تھے۔ نور رات کا کھانا بنانے میں مصروف تھی، بیٹھک سے کانچ کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ نور چونکی اور دروازے کے پاس گئی۔ اندر بالکل خاموشی تھی۔ وہ

پھر سے کیچن میں آگئی۔ لیکن نظریں بار بار بیٹھک کے دروازے کی طرف اٹھ رہی تھیں، ایک عجیب سی بے چینی تھی کہ پتا نہیں اندر کیا ٹوٹا۔۔۔ تابش کی حالت سے واقف تھی۔۔۔ کہیں اسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔۔۔ خود سے سوال جواب کرتی وہ پھر سے دروازے کے پاس پہنچی۔ پھر بھی تسلی نہیں ہوئی تو اس نے برقعہ اوڑھا اور بیٹھک میں چل گئی۔ بیٹھک کے فرش پر کانچ کے جگ کی کرچیاں پھیلی تھیں۔ تابش کی آنکھیں بند تھیں دروازہ کھلنے پہ اس نے آنکھیں کھولیں تو نور پردے میں سامنے کھڑی تھی۔ تابش نے پھر سے آنکھیں موند لیں۔

"کچھ چاہیے آپکو۔۔۔" نور نے پوچھا

"جی۔۔۔ پانی۔۔۔ چاہیے تھا۔ جگ تک ہاتھ بڑھایا لیکن وہ گر کے ٹوٹ گیا" تابش آنکھیں بند کیے بتانے لگا نور واپس مڑی اور اسکے لیے پانی کا گلاس لے آئی۔

"یہ لیں۔۔۔! اٹھ کے پانی پی لیں۔۔۔" نور نے پانی کا گلاس تابش کی طرف بڑھایا

تابش نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہمت نہیں کر پایا۔ مولوی صاحب تو اپنے ہاتھ سے پانی پلا دیتے ہیں لیکن نور سے کیسے کہے۔۔۔

"ایک منٹ رکیں۔۔۔" نور نے اسے روکا

اور پانی کا گلاس اسکے ہونٹوں سے لگا دیا۔ تابش نے بنا آنکھیں کھولے سر تھوڑا اوپر اٹھایا اور پانی پینے کی کوشش کرنے لگا۔

"آپ آنکھیں کھلی رکھ سکتے ہیں۔۔۔ میں پردے میں ہوں۔۔۔" دبی سی ہنسی ہنستے وہ بولی۔

تابلش نے آنکھیں کھول دیں۔ اسے پانی پلانے کے بعد نور نے جلدی سے کانچ کے ٹکڑے اٹھائے۔ اور بیٹھک سے باہر نکلنے لگی۔ جاتے جاتے وہ ایک پل کے لیے رکی، تابلش کی آنکھیں سامنے والی دیوار پہ ٹکی تھیں

"میں معافی چاہتی ہوں۔۔۔ میری وجہ سے آپ اس حادثے کا شکار ہوئے۔۔۔" وہ پیچھے مڑے بنا ہی بولی

"کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ معافی مت مانگیں۔۔۔" تابلش نے آہستگی سے جواب دیا

وہ بنا کوئی جواب دیے آگے بڑھی

"پانی پلانے کا شکریہ۔۔۔۔۔" تابلش کی آواز اسکے کان میں پڑی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دروازے پہ دستک ہوئی۔ نور دروازے پہ پہنچی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کون۔۔۔!"

"میں ہوں۔۔۔"

فاطمہ کی آواز پہچانتے ہی نور نے دروازہ کھول دیا

"یہ لو۔۔۔" فاطمہ نے نور کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھمایا

نور نے اسے چارپائی پہ بٹھایا۔ اور خود شاپنگ بیگ کھولنے لگی۔

"اوہ۔۔۔۔۔! کتنی پاگل ہو تم۔۔۔" نور چڑ کے بولی

"لو۔۔۔۔۔ میں نے کیا کیا۔۔۔؟" فاطمہ نے حیرانی سے پوچھا

"تمہیں پتا ہے نا۔۔۔۔۔ میں پھیکے رنگ پہنتی ہوں۔۔۔۔۔ تم اتنا بھڑکیلا رنگ لے کے آئی ہو۔۔۔۔۔ اور ساتھ

میں یہ چنری۔۔۔۔۔ سارے پیسے ضائع کروادیے۔۔۔۔۔" نور تپ کے بولی

"ہا ہائے۔۔۔۔۔ ایک تو اتنی تگ و دو کے بعد یہ سوٹ لے کی آئی ہوں۔۔۔۔۔ بجائے شکریہ ادا کرنے کے نقص

نکال رہی ہو۔۔۔۔۔" وہ خفا ہو کے بولی

"مجھے تمہاری مشقت پہ کوئی شک نہیں لیکن رنگ تو میرے حساب سے لاتی نا۔۔۔۔۔؟" نور شاپنگ بیگ سائیڈ پہ

رکھ کے بولی

"محترمہ۔۔۔۔۔! شادی بیاہ کے لیے یہی رنگ چلتے ہیں۔ تم ان دیواروں سے نکلو تو پتا چلے نا۔۔۔۔۔ تمہارے لیے

تو شادی اور ختم میں کوئی فرق ہی نہیں۔۔۔۔۔" فاطمہ ناک چڑھا کے بولی

www.kitabnagri.com

"اف۔۔۔۔۔" نور اکتا کے بولی

"کیا اف۔۔۔۔۔ حد ہے نور۔۔۔۔۔ اچھی خاصی شکل و صورت ہے تمہاری۔۔۔۔۔ جو ان ہو۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیسے

پھیکے رنگ پہن لیتی ہو۔۔۔۔۔ تمہارا کبھی خود سے سجنے سنور نے ہو دل نہیں کرتا۔۔۔۔۔؟" فاطمہ بولی

"ایسا نہیں ہے فاطمہ۔۔۔۔۔! تم سمجھتی نہیں ہو، عورت ذات کا بے وجہ سجناسنور ناٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔" نور

اسے سمجھاتے ہوئے بولی

"خدا کی پناہ۔۔۔ تمہارے چچا زاد بھائی کی شادی ہے اور تم اسے بلا وجہ کا سجناسنورنا کہتی ہو۔۔۔۔۔" فاطمہ چڑ گئی
نور خاموشی سے اس کا چہرہ تکتی رہی

"دیکھو نور۔۔۔! عزیز واقارب میں خوشیوں کی تقریبات ہوں تو اسی حساب سے پہننا پڑتا ہے ورنہ لوگ کئی
طرح کی باتیں بناتے ہیں۔ اور ویسے بھی بھڑکیلا رنگ پہننے میں کونسی بے حیائی ہے۔۔۔۔۔ یہ رنگ تم پہ خوب
اٹھے گا۔۔۔ اور اس چہرے میں تم شہزادی لگو گی۔۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی

"چل۔۔۔ بے شرم۔۔۔!" نور شرما گئی۔۔۔

"وعدہ کرو تم یہی سوٹ پہنو گی۔۔۔" فاطمہ نے ضد لگالی

"اچھا بابا۔۔۔! یہی پہنوں گی۔۔۔۔۔" نور نے ہار مان لی

"یہ بتاؤ۔۔۔ تمہارا مہمان کیسا ہے اب۔۔۔۔۔؟" فاطمہ نے تابش کے بارے میں پوچھا

"بابا۔۔۔ بتا رہے تھے زخم اب ٹھیک ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ چل پھر بھی لیتے ہیں۔۔۔۔۔" نور نے بتایا

"چلو۔۔۔! اللہ پاک کا شکر ہے۔۔۔۔۔ ویسے کافی دن لگے ٹھیک ہونے میں۔۔۔۔۔" فاطمہ بولی

"ہاں۔۔۔ چوٹیں بھی بہت گہری تھیں نا۔۔۔۔۔" نور بولی

"اچھا میں اب چلتی ہوں۔۔۔۔۔ تم یہ سوٹ ایک بار پہن کے اچھی طرح دیکھ لو، کوئی مسئلہ ہوا تو بتانا۔۔۔۔۔

تبدیل کرالیں گے" فاطمہ یہ کہہ کے اپنے گھر چلی گئی

نور باقی کام نمٹانے لگی



تابلش نے بیٹھک کے سامنے بائک کو بریک لگائی۔ مولوی صاحب گلی میں کھڑے تھے۔

تابلش نے سلام کیا

"بیٹا اچھا ہوا۔۔۔ آپ آگئے۔۔۔ میں آپکا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔" مولوی صاحب تابلش سے مخاطب ہوئے

"خیریت۔۔۔۔۔ مولوی صاحب؟" تابلش نے پوچھا

"بیٹا۔۔۔ گلی کی لائیٹ خراب ہو گئی ہے۔ رات میں کافی اندھیرا ہوتا ہے۔ اگر آپکو تکلیف نہ تو گھر کی چھت پہ

چڑھ کے بلب بدل دیں گے؟" مولوی صاحب نے پوچھا

"ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ میں ابھی بدل دیتا ہوں۔۔۔" تابلش نے کہا

مولوی صاحب گھر میں داخل ہوئے۔ نور اپنے کمرے میں نیا سوٹ چیک کر رہی تھی۔ ہرے رنگ کی چمڑی سر

پہ سجائے وہ خود کو آئینے میں دیکھنے لگی

"نور۔۔۔۔۔ باہر مت آنا۔۔۔ تابلش بیٹا چھت پہ جا رہا ہے" مولوی صاحب نے صحن میں کھڑے ہو کے آواز دی

نور کو ٹھیک طرح سے سنائی نہیں دیا۔ وہ سمجھی شاید مولوی صاحب تابلش کے کھانے کے بارے میں پوچھ رہے

ہیں

"جی بابا۔۔۔۔۔" اس نے جواب دیا

تابلش چھت پہ چلا گیا اور مولوی صاحب گلی میں آگئے۔۔۔

نور جلدی سے کیچن میں آئی اور تابش کے کھانے کی طشتری ہاتھ میں پکڑے باہر نکلی۔ اسکی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں، وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ تابش صحن میں موجود ہے۔

تابش کی نظر جب اس پہ پڑی، وہ ہرے رنگ کی چتری میں بہت حسین لگ رہی تھی، تابش اپنے آپکو روک نہیں پایا اور بالکل اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"نور۔۔۔۔!" تابش کے منہ سے نکلا

نور نے جیسے ہی سراٹھا کے اسکی طرف دیکھا ہاتھ سے کھانے کی طشتری چھوٹ گئی۔۔۔۔۔ اسکے جسم پہ ایک کپکپی سی طاری ہوئی۔۔۔

نور نے جیسے ہی سراٹھا کے اسکی طرف دیکھا ہاتھ سے کھانے کی طشتری چھوٹ گئی۔۔۔۔۔ جسم پہ ایک کپکپی سی طاری ہوئی۔۔۔۔

کل تک تو نور کے ایک بار کہنے پہ اس نے ایسے آنکھیں بند کیں کہ پھر کبھی اس کی طرف نہیں دیکھے گا اور اب اس میں اتنی ہمت آگئی تھی کہ وہ نور کے چہرے پہ اپنی نظریں گاڑے کھڑا تھا

گھر کی چوکھٹ پہ مولوی صاحب نے جیسے قدم رکھا۔ تابش برق رفتاری سے بیٹھک کے دروازے کی طرف لپکا اور نور کیچن کی طرف مڑی۔

"خدا یا خیر۔۔۔۔! یہ کیسے ہوا۔۔۔۔۔؟" مولوی صاحب کی نظر فرش پہ پڑی جہاں کھانا گرا ہوا تھا۔

"بابا۔۔۔! پاؤں پھسلنے سے طشتری ہاتھ سے چھوٹ گئی۔۔۔۔" نور ہکلاتے ہوئے بولی۔ زندگی میں پہلی بار اس نے مولوی صاحب سے جھوٹ بولا تھا۔ زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"بیٹا۔۔۔ دیکھ کے چلا کرو۔۔۔ عورت ذات کو پاؤں بہت سنبھال کے رکھنا پڑتا ہے" مولوی صاحب کمرے کی طرف چل دیے۔

نور صحن میں بے حس و حرکت کھڑی رہی اور تابش خیالوں میں گم بیٹھک میں بستر پہ لیٹ گیا۔

"یہ میں کیا کرنے جا رہا تھا۔۔۔؟ کیا سوچتی ہو گی وہ۔۔۔۔؟ کیوں میں خود کو روک نہیں پایا۔۔۔؟" تابش اپنے آپ سے سرگوشیاں کرتا رہا

کچھ دیر بعد مولوی صاحب کھانا لے بیٹھک میں آئے۔۔۔ تابش بستر سے اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ تابش نے انکے ہاتھ سے کھانے کی طشتری پکڑ کے میز پہ رکھی۔ مولوی صاحب کرسی پہ بیٹھ گئے۔

"برخودار۔۔۔ آپ سے ایک عرض تھی۔۔۔" مولوی صاحب بولے

"جی۔۔۔ جی۔۔۔ حکم کریں آپ۔۔۔" تابش مؤدبانہ انداز میں بولا

"دراصل میرے بھتیجے کی شادی ہے تو اسی کے سلسلے میں ہمیں کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر جانا ہے۔۔۔۔" وہ بولے

"اچھا۔۔۔! کب جانا ہے؟" تابش نے سوال کیا

"کل صبح سویرے ہی نکلنا ہے۔۔۔۔" انھوں نے بتایا

Ehd e Shikasta novel by Zoya Hassan

Posted On Kitab Nagri

تالیش نے سر ہلایا

مولوی صاحب ایک پل کے لیے رکے اور پھر مخاطب ہوئے

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"برخودار۔۔۔! میں چاہ رہا تھا جتنے دن تک ہم واپس نہیں لوٹتے آپ کو اپنا انتظام کہیں اور کرنا ہو گا۔۔۔"

ان کی نظریں تابش کی طرف تھیں

تابش کھانے کا پہلا لقمہ منہ تک لے کے گیا ہی تھا، مولوی صاحب کی بات سن کے اسکا ہاتھ رک گا۔

"میری بات کا غلط مطلب مت لیجئے گا۔۔ میں بس اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہم لوگوں کی غیر موجودگی میں آپکو کھانے پینے کی دقت ہوگی۔ ورنہ آپکے یہاں رہنے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔" وہ سمجھاتے ہوئے بولے

"میں سمجھ گیا، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔ آپ بے فکر ہو کے جائیں میں کچھ نہ کچھ انتظام کر لوں گا" تابش نے انھیں تسلی دی

"ہم سے جانے انجانے میں آپکا خیال رکھنے میں کسی طرح کی غلطی، کوتاہی ہوئی ہو تو معاف کر دیجئے گا۔۔۔"

مولوی صاحب بولے

"ارے۔۔۔! مولوی صاحب کیسی باتیں کرتے ہیں، آپ لوگوں نے جس طرح میرا خیال رکھا ہے یقین جانیئے کوئی اپنا بھی اتنا نہیں کرتا۔ میں شکر گزار ہوں جو آپ نے اپنے گھر میں رہنے کی جگہ دی" تابش تشکرانہ انداز میں بولا

مولوی صاحب نے اسکا کندھا تھپتھپایا اور وہاں سے چلے گئے۔

مولوی صاحب کے جانے کے بعد تابش پھر سے سوچوں میں ڈوب گیا۔

"اس گھر میں رہیتے ہوئے مجھے یہ تک یاد نہیں رہا کہ میرا اپنا بھی کوئی گھر ہے۔ ایک گھناؤنے مقصد کے تحت یہاں داخل ہوا تھا لیکن مولوی صاحب کے بے لوث پیار نے غلط قدم نہیں اٹھانے دیا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ نور۔۔۔۔۔!"

نور کا نام دل میں آتے ہی پھر سے حواس کھونے لگے۔۔۔۔۔

"جانے سے پہلے کاش ایک بار اس کا دیدار ہو جائے۔۔۔۔۔ اپنی غلطی کی معافی مانگ لوں۔۔۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔۔۔ اپنے دل کے جذبات اس تک پہنچا سکوں۔۔۔۔۔"

اسکی بے چینی بڑھنے لگی

اور دوسری طرف بستر پہ کروٹیں بدلتے نور پھر سے احساس جرم میں مبتلا تھی۔

"اس شخص کی وجہ سے بابا سے جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔۔۔ ابھی تو پہلے والی غلطی کا بوجھ دل پہ تھا۔۔۔۔۔ اور اب پھر سے اسی گناہ کی مرتکب ہوئی۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔

بستر سے اٹھ کے صحن میں آگئی اور میں ٹھہرنے لگی۔۔۔۔۔

تابش کی بے چینی اپنی جگہ قائم تھی ایک آخری دیدار کی حسرت پوری ہو پاتی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ بستر سے اٹھ کے وہ بیٹھک کے دروازے تک آیا۔۔۔۔۔ دل تھا جو بے بس یہی بول رہا تھا کہ دروازہ کھول کے گھر کے اندر داخل ہو جائے۔۔۔۔۔ لیکن دماغ سارے حوصلے پست کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"اگر میں پھر سے اسکے پاس گیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟ کہیں مولوی صاحب نہ اٹھ جائیں۔۔۔ کہیں وہ گھبرا نہ جائے۔۔۔۔۔ کیا کروں۔۔۔۔۔ گر کچھ غلط ہو تو پوری زندگی ضمیر کے بوجھ تلے دب جاؤں گا۔۔۔۔۔" دماغ نے سرگوشی کی

"گر اسے میرا پاس آنا برا لگا ہو تا تو اب تک وہ مولوی صاحب کو بتا دیتی۔۔۔ اس نے نہیں بتایا۔۔۔۔۔ کہیں اسکے دل میں بھی میرے لیے کچھ ہے تو نہیں۔۔۔۔۔؟" دل جذبات کی آگ کو مسلسل بھڑکار رہا تھا۔

"پھر کبھی ایسا موقع ملے نہ ملے۔۔۔۔۔ جانے سے پہلے ایک بار اس سے ملنا ضروری ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔ کم از کم پوری زندگی یہ دکھ تو نہیں رہے گا۔۔۔۔۔ کہ اس سے دل کی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔" اس نے بالآخر دل کی مانی اور بیٹھک کا دروازہ کھول کے صحن میں قدم رکھ دیا۔۔۔۔۔ چاند کی دودھیا روشنی ہر طرف پھیلی تھی۔۔۔۔۔

سوچوں کے سمندر میں ڈوبی۔۔۔ نور دیوار کے ساتھ پشت لگا کے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ تابش کی نظر اس پہ پڑی تو قدم جم سے گئے۔۔۔۔۔ نہ آگے جانے کے ہمت تھی اور نہ واپس مڑنے حوصلہ۔۔۔۔۔ اب کیا کرے کیا نہ کرے۔۔۔۔۔

نور نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔ پھر سے تابش کو اپنے سامنے دیکھ کے وہ حواس باختہ ہوئی۔۔۔۔۔ اور اٹھ قدموں پہ چلتے وہ کمرے کی طرف بڑھی۔

"نور۔۔۔۔۔! پلیز۔۔۔۔۔ میری ایک بات سن لیں۔۔۔۔۔" تابش جلدی سے آگے بڑھا

"خدارا۔۔۔! دور رہیے مجھ سے۔۔۔۔۔" نور چہرہ دوسری طرف کر کے بولی

"میں۔۔۔ میں چلا جاتا ہوں۔۔۔ بس ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔" وہ بولا

"مجھے آپکی کوئی بات نہیں سننی۔۔۔ اگر آپ نہیں گئے تو میں بابا کو جگا دوں گی۔۔۔" وہ آگے بڑھی

"نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ ایسا مت کریں۔۔۔ بس میں آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ گڑ گڑانے لگا

"کس بات کی معافی۔۔۔؟" اب بھی نور پشت تابش کی جانب تھی

"شام میں۔۔۔ اس طرح سے آپکے قریب آنا۔۔۔ میں شرمندہ ہوں۔۔۔ خود کو روک نہیں پایا۔۔۔" تابش نے سر جھکا لیا

"کمال ہے نا۔۔۔؟ غلطی اور معافی کا ایک ہی طریقہ ہے آپکے پاس۔۔۔" وہ طنز کر کے بولی

"اور میں کیا کرتا۔۔۔؟ کل صبح آپکے جانے سے پہلے ہی میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔۔ ایک آخری بار

آپ سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔ خدارا مجھے معاف کر دیجئے۔۔۔" وہ بولا

www.kitabnagri.com

نور بنا کوئی جواب دیے آگے بڑھی۔

"ایک بات اور سن لیجئے۔۔۔" تابش نے اسے روکا

نور کے قدم پھر سے رکے۔۔۔

"مجھے نہیں پتا کہ یہ کیا ہے۔۔۔ میرا دل و دماغ میرے قابو میں نہیں ہے۔۔۔ شاید پاگل ہو گیا ہوں۔۔۔

ہر پل ہر وقت آپکی صورت میری آنکھوں کے کے سامنے منڈلاتی رہتی ہے۔۔۔ ہر لمحہ آپکا خیال میرے

ذہن کے ہر گوشے میں گردش کرتا ہے۔۔۔۔۔ اسے محبت کہتے ہیں تو یہ محبت ہے۔۔۔۔۔ گر اسے عقیدت کہتے ہیں تو یہ عقیدت ہے۔۔۔۔۔ جو بھی ہے۔۔۔۔۔ مجھے چین نہیں لینے دیتا۔۔۔۔۔ "اسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی نور ایکدم سے پیچھے مڑی۔۔۔۔۔ دو قدم چل کے اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔ اس کے ہر بڑھتے قدم پہ تابش کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں

"تابش۔۔۔۔۔ میں بھی آپ سے بے حد محبت کرنے لگی ہوں۔ ہر پل، ہر لمحہ آپ کے بارے میں ہی سوچتی رہتی ہوں۔۔۔۔۔" نور تابش کے بالکل سامنے آ کے کھڑی ہوئی، اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔۔۔۔۔

تابش کو یہ ایک خواب کے مانند لگنے لگا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ خواب اور حقیقت کے بیچ فرق سمجھ پاتا۔۔۔۔۔ ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پہ پڑا۔۔۔۔۔ اس کے کھوئے ہوئے حواس واپس لوٹے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہی سننا چاہتے تھے نا۔۔۔۔۔؟" نور نے گرج کے کہا

"نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔" اپنا گال سہلاتے ہوئے وہ بولا

"کیا نہیں۔۔۔۔۔؟ عشق۔۔۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔ پیار۔۔۔۔۔ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ اسکا مطلب بھی جانتے

ہو۔۔۔۔۔؟" نور کڑک کے بولی

تابش نے نظریں جھکا لیں

"تم بس مٹی کے ایک تودے کے پجاری ہو۔۔۔۔۔ تمہیں کیا معلوم جذبات کیا ہوتے ہیں۔۔۔ عشق و محبت صرف ایک ذات سے منسوب ہے۔ اور وہ ذات اس خالق کی ہے۔۔۔۔۔ جس نے اس مٹی میں روح بسائی۔۔۔۔۔ جسم تو بس اس روح کا ایک پردہ ہے۔۔۔۔۔ اور جو لوگ اپنے اس پردے کی حفاظت نہیں کر پاتے انکی روح پہ شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ جیسے تمہاری روح شیطان کے قبضے میں ہیں۔۔۔۔۔ چہرے پہ داڑھی سجا کے۔۔۔۔۔ جھوٹے سجدوں سے بھی وہ شیطانیت کبھی چھپ نہیں پاتی۔۔۔۔۔

اور جانتے ہو۔۔۔۔۔ روح سچ ہے اور جسم جھوٹ۔۔۔۔۔ تم بس اس جھوٹ کے پیچھے بھاگ رہے ہو۔۔۔۔۔ سچ سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔۔۔" یہ کہہ کے وہ واپس مڑی

"میرے جذبات سچے ہیں۔۔۔۔۔ میں اس جسم سے نہیں روح سے متاثر ہوں۔۔۔۔۔" تالیش نے اسے جواب دیا "میں تم سے اور تمہارے جذبات سے اچھی طرح سے واقف ہوں۔۔۔۔۔ تم ایک سیاہ پتھر کے سوا کچھ بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔ جو ایک نور پہ گرھن تو لگا سکتا ہے۔۔۔۔۔ پر خود کبھی روشن نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔" نور نے ایک گہری سانس لی اور اسکے سامنے کھڑی ہو گئی

www.kitabnagri.com
"تمہارا یہ حسیں چہرہ جس کے پیچھے شیطانیت کی گہری تاریکی چھپی ہے۔۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے اس سے۔۔۔۔۔ پھر کبھی اپنی شکل مت دکھانا۔۔۔۔۔ میں پوری زندگی اس کرب میں گزراؤں گی کہ تمہارے سامنے مجھے بے پردہ ہونا پڑا۔۔۔۔۔ لیکن سکون سے تم بھی نہیں رہو گے۔۔۔۔۔"

وہ پاؤں پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

چاروں طرف ایک خوفناک سناٹا چھا گیا۔۔۔۔۔

"تو یہ تھی میری حقیقت۔۔۔۔۔ ایک سیاہ پتھر۔۔۔ جو کبھی روشن نہیں ہو سکتا۔۔۔"



فجر کے وقت بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔ دروازے پہ دستک ہونے لگی

اباجی دروازے پہ پہنچے تو تابش کو دیکھ کے انکے اوسان خطا ہوئے۔۔۔ وہ بارش میں بھگیتا ہوں سر جھکائے کھڑا

تھا۔۔۔

"تا بش۔۔۔!" وہ اسکی طرف بڑھے۔۔۔ اور ہاتھ سے پکڑ کے اسے اندر لے آئے۔۔۔

"کیا ہو ایٹا۔۔۔۔؟" اسکی عجیب سی حالت دیکھ کے وہ شدید پریشان ہو گئے۔

www.kitabnagri.com

تائبش اباجی سے لیٹ گیا اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا۔۔۔۔

اسکے رونے کی آواز پہ ناصرہ بیگم دوڑتی ہوئی صحن میں پہنچی۔ فری اور فیزی بھی انکے پیچھے آگئیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ بھائی۔۔۔!" فری پاس آ کے بولی

"پہلے اسے اندر لے چلیں۔۔۔۔۔ بھینگ گیا ہے بے چارہ۔۔۔۔۔ فائزہ جلدی سے بھائی کے کپڑے نکالو۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم نے فیزی کو کہا وہ جلدی سے تابش کے کمرے میں چلی گئی

اباجی نے اسے بستر پہ لٹایا۔۔۔۔۔ تابش کا جسم تپ رہا تھا۔ اسکی اس حالت سے سبھی پریشان تھے۔

"بھائی۔۔۔۔۔ بتائیں نا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔؟" فری کی آنکھوں میں آنسو تھے

"بیٹا۔۔۔۔۔ ابھی یہ اس حالت میں نہیں ہے کہ کوئی جواب دے پائے۔۔۔۔۔" اباجی نے فری کو اشارہ کیا۔

فری اور فیزی نے تابش کا بخار چیک کیا۔ گھر میں ضرورت کی سبھی میڈیسن موجود تھیں۔ تابش کو میڈیسن دے کے وہ دونوں اسکے پاس بیٹھ گئیں۔ تابش نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔

ناصرہ بیگم بار بار فیزی اور فری کو بلارہی تھیں کہ تابش کو آرام کرنے دو۔۔۔۔۔ لیکن وہ ایک منٹ بھی اسے اکیلا چھوڑ کے لیے تیار نہیں تھیں۔

صبح سے رات ہو گئی لیکن تابش کی طبیعت نہیں سنبھلی۔۔۔۔۔ اباجی فری اور فیزی سے بولے کہ وہ کسی ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں لیکن انھوں نے تسلی دی کہ جلدی ہی وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

دیر رات اسکا بخار کم ہوا۔۔۔۔۔ سبھی گھر والے اسکے گرد جمع تھے۔

"بیٹا۔۔۔۔۔! یہ کیا حال بنا لیا ہے۔۔۔۔۔؟" اباجی اسکی بڑھی ہوئی داڑھی اور حالت سے پریشان تھے

"کچھ نہیں بابا۔۔۔۔۔ بس" اس نے نقاہت سے جواب دیا

"بھائی۔۔۔۔۔! آپکی حالت دیکھ کے تو ہم گھبرا ہی گئے تھے۔۔۔۔۔" فری بولی

تابش نے مسکرا کے اسکی طرف دیکھا

"اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔ اور اتنے دن سے نافون کیا۔۔۔۔۔ نہ خبر دی۔۔۔۔۔ ایسا کرتا ہے کوئی۔۔۔۔۔؟" فیزی بولی

"اب تم دونوں کی جرح شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ اسے آرام کرنے دو۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم نے دونوں بیٹیوں کو گھورا وہ دونوں تملکا کے باہر چلی گئیں۔ اباجی بھی اسے دعائیں دیتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل پڑے۔ سب کے جانے بعد ناصرہ بیگم تابش کے سرہانے کی طرف آئیں۔ جھک کے اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھا

"میں تمہاری ماں نہیں ہوں۔۔۔۔۔ لیکن تمہیں پالا ضرور ہے۔ اس حالت میں تمہیں دیکھ کے کیلجہ پھٹ رہا ہے۔۔۔۔۔ بس ایک پل کے لیے مجھے اپنی ماں سمجھ کے بتا دو۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟" انکی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہوئی۔

تابش نے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور ایک بوسہ دیا

"ماں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔۔" اس نے مسکراتے تسلی دی

"ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ تو بار بار آنکھیں نم کیوں ہو جاتی ہیں تمہاری۔۔۔۔۔؟" ناصرہ بیگم نے اسکے گال سے آنسو پونچھے۔۔۔۔۔

تابش کا ضبط پھر سے ٹوٹا۔۔۔۔۔ سینے میں دبی سسکیوں کو ہونٹوں کا رستہ مل گیا۔۔۔۔۔

"نہیں بتانا چاہتے تو مت بتاؤ۔۔۔۔۔ پر ایسے رو۔۔۔۔۔ مت۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم نے اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پیوست کر کے سہلانا شروع کیا۔

تابش نے آنکھیں بند کر لیں

"چلو۔۔۔ اب تم آرام کرو۔۔۔ اس پہلے کے تمہاری بہنیں پھر سے سوار ہو جائیں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولیں

ناصرہ بیگم کے جانے کے بعد تابش نے منہ تکیے میں چھپا لیا اور آنسوؤں کا سمندر تکیے کی سفید چادر میں سما نے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناصرہ بیگم ناشتے کی ٹیبل سجانے میں مصروف تھیں۔ اباجی نے ہاتھ میں صبح کا اخبار تھام رکھا تھا۔ فیڑی اور فری کو کالج جانے میں دیر ہو رہی تھی، امی کو جلدی کی آوازیں لگاتی وہ کھانے کی ٹیبل پہ آ بیٹھیں۔

تابش آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے ان سب کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔

سب کے چہروں پہ ایک مسکراہٹ سی پھیل گئی، اتنے دنوں بعد تابش اپنے کمرے سے نکل کے انکے ساتھ آ بیٹھا تھا۔ ناصرہ بیگم نے جلدی سے پلیٹ اسکی طرف بڑھائی۔

Kitab Nagri

ناشتہ ختم کر کے وہ کھڑا ہوا

"بابا۔۔۔! دکان کی چابی مجھے دیں۔۔۔ میں دکان کھولتا ہوں۔۔۔ آپ آرام سے آجائیے گا"

سب کی حیرت زدہ نظریں اسکے چہرے پہ جم گئیں۔۔۔

"دکان کی چابی۔۔۔؟" اباجی نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

ناصرہ بیگم نے اباجی کو اشارہ کیا تو انھوں نے جیب سے چابی نکال کے تابش کو تھما دی

شام ہوئی تو تابش اباجی کے ساتھ گھر واپس پہنچا۔

فیری اور فری نے انکا ڈرامائی انداز میں استقبال کیا۔۔۔۔۔

"آئیے آئیے۔۔۔ جہاں پناہ۔۔۔ ہم آپکا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔" دونوں سر جھکا کے تابش کے سامنے کھڑی ہو گئیں

"آپ لوگ منہ ہاتھ دھولیں۔۔۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔" ناصرہ بیگم آ کے بولیں

تابش کھانے کی ٹیبل پہ پہنچا تو پورا ٹیبل طرح طرح کے کھانوں سے سجا تھا۔ تابش خاموشی سے کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"جہاں پناہ۔۔۔! یہ سب انتظام آپ کے لیے ہے۔۔۔" فیری بولی

"میرے لیے۔۔۔؟" تابش نے اسکی طرف دیکھا

"جی ہاں آپکے لیے۔۔۔۔۔ بھی آج ہمارے بھائی کا دکان پہ پہلا دن تھا۔۔۔ پارٹی تو بنتی ہے۔۔۔۔۔" فری

بولی

"تم لوگ اپنے ڈرامے ختم کرو اور کھانا کھانے دو آرام سے۔۔۔" ناصرہ بیگم نے دونوں کو گھورا۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ دونوں چپ ہو گئیں۔ کھانا ختم ہونے کے بعد تابش اپنے کمرے میں جانے لگا

"بیٹا۔۔۔ تھوڑی دیر۔۔۔ ہمارے ساتھ بیٹھا کرو۔۔۔ کیا ہر وقت کمرے میں گھسے رہتے ہو۔۔۔۔۔" ابا

جی بولے

"جی بابا۔۔۔۔۔!" وہ واپس اپنی کرسی پہ بیٹھ گیا

تابلش کے برتاؤ میں ایک واضح تبدیلی تھی۔ ہر وقت خاموش اور سوچوں میں ڈوبے رہنا ایک عادت سی بن گئی تھی۔ اس میں یہ تبدیلی دیکھ کے سب پریشان تھے۔

"آپ بھی حد کرتے ہیں۔۔۔ پورا دن کام سے تھکا ہارا آیا ہے اسے آرام کرنے دیں۔۔۔" ناصرہ بیگم نے تابلش کے خاموش چہرے کو پڑھ لیا تھا

"اچھا بیٹا جاو۔۔۔ آرام کرو۔۔۔" اباجی بولے

وہ اٹھ کے اپنے کمرے میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد فیزی اور فری اسکے کمرے میں آ گئیں

"بھائی۔۔۔۔!" فری بولی

"جی۔۔۔۔!" اس نے جواب دیا

"ہمارا بھائی ایسا تو کبھی نہیں تھا۔۔۔۔" فری نے خفگی سے کہا

www.kitabnagri.com

"کیسا۔۔۔۔" تابلش پوچھنے لگا

"جیسے آپ اب ہو۔۔۔۔ نہ ہنستے ہو، نابات کرتے ہو۔۔۔۔ بس ہر وقت اداسی اداسی۔۔۔ ایسا کیا ہوا

ہے۔۔۔۔۔؟" وہ بولی

"کچھ نہیں بابا۔۔۔۔ سچی۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا

"کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ نہیں بتانا تو مت بتائیں۔۔۔۔" فیزی خفا ہو کے بولی

"فیزی مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔ یہ ایسے کیوں بنے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔" فری فیزی کی طرف دیکھ کے بولی

"کیوں بنے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔؟" فیضی نے پوچھا

"ارے۔۔۔ یاد نہیں ہے۔ جب ہم نے بھائی کی لوکیشن ٹریس کی تھی۔ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم اباجی کو

اس بارے میں نا بتائیں تو یہ ہماری ایک بات مانیں گے۔۔۔۔۔" فری نے اسے یاد دلایا

"ہاں۔۔۔ یاد ہے، یاد ہے۔۔۔ اسکا مطلب اسی ڈر سے یہ ادا سی کا ڈرامہ کر رہے ہیں" فیزی بولی

"اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔ پر ہم بھی ایسے چھوڑنے والے نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اس بار پہلے انھیں ایک سر پرانز ملے

گا۔۔۔ اس کے بعد یہ ہماری بات مانیں گے۔۔۔۔۔ "فری تابش کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

اتنے میں عشاء کی اذان ہوئی

"چلو۔۔ اب تم لوگ جاؤ۔۔ میں نماز پڑھتا ہوں۔۔۔" تابش بستر سے اٹھ کھڑا ہوا

Kitab Nagri وہ دونوں مسکراتے ہوئے چلی گئیں

www.kitabnagri.com

تالیش نے نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے۔۔۔۔۔ پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پہ رکھ کے پھسر پھسر کے

رونے لگا

"مالک۔۔۔۔! جو کرب میں نے اپنی جھولی میں بھرا ہے۔ اس کی سزا میں تاحیات جھلینے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔"

پراسے اس کرب کی قید سے آزاد کر دے جسکا نام نہ لینے کی قسم کھائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بس یہی ایک دعاسن

لے۔۔۔۔ اس کے بعد کوئی خواہش باقی نہیں ہے۔"

"کیوں۔۔۔؟ کیا ہوا۔۔۔؟" تابش نے حیران ہو کے پوچھا

"بس۔۔۔ کہہ دیانا۔۔۔۔۔" وہ حاکمانہ انداز میں بولی

"اچھا۔۔۔۔۔ بابا! لو کر لیں بند۔۔۔۔۔" تابش آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا

فیزی اسے ہاتھ سے پکڑ کے کمرے کے اندر لے گئی۔

"چلیں۔۔۔ اب ہاتھ آگے کریں۔۔۔ پر آنکھیں بالکل نہیں کھولنی۔۔۔۔" فیزی بولی

تالش نے ہاتھ آگے بڑھایا، فیزی نے اسکے ہاتھ میں کسی کا ہاتھ رکھ دیا اور بولی

"گس کریں یہ کون ہے۔۔۔۔؟"

”ارے یار۔۔۔! کیا کر رہے تم لوگ۔۔۔“ تابش نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا اور آنکھیں کھول دیں۔۔۔

"سیسی۔۔۔۔!" تابش نے اپنے سامنے کھڑی ہوئی لڑکی کو دیکھ کہا

جواباً اس نے ایک قہقہہ لگایا

"بھائی۔۔۔! آپ نے چیٹنگ کی ہے۔۔۔ یہ غلط ہے" فیزی خفا ہو گئی

"ہیلو۔۔۔! مسٹر تابش۔۔۔" سیسی بولی

"اسلام علیکم۔۔۔!" تابش نے سلام کیا

"وعلیکم سلام۔۔۔۔! ارے یار تمہارا بھائی صرف شکل سے نہیں عادتوں سے بھی مولوی بن گیا ہے۔۔۔۔" وہ

فیزی کی طرف دیکھ کے بولی

"آپ کب واپس آئیں۔۔۔۔؟" تابش نے پوچھا

"کافی دن ہو گئے ہیں۔۔۔۔ میں تو پہلے بھی یہاں سے ہو کے گئی ہوں۔ تب آپ گم تھے۔۔۔۔" سیسی

مسکراتے ہوئے بولی

"فیزی۔۔۔! تمہارے گھر میں مہمانوں کو کھڑا ہی رکھا جاتا ہے۔۔۔؟" وہ فیزی کی طرف مڑ کے بولی

"اوہ سوری۔۔۔ بیٹھیں آپ۔۔۔" تابش شرمندہ ہو کے بولا

"تھینکس۔۔۔۔!" وہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"آپ لوگ باتیں کریں۔۔۔ میں چائے لے کے آتی ہوں۔۔۔" فیزی بولی

"نو۔۔۔ پلیز۔۔۔ نوٹی۔۔۔ نو کو فی۔۔۔۔۔" سیمی اسے ہاتھ کا اشارہ کر کے بولی

"ارے کیوں۔۔۔۔۔؟" فیزی نے پوچھا

"بابا۔۔۔ یو نو۔۔۔۔۔! سکن پر اہلم۔۔۔۔۔ چائے، تمہاری چائے کے چکر میں میں پمپلز کو دعوت نہیں دے
سکتی۔۔۔۔۔" سیمی ہنستے ہوئے بولی

"اف۔۔۔۔۔! جو س تو چلے گا؟" اس نے پوچھا

"یس۔۔۔۔۔! وائے ناٹ۔۔۔۔۔" سیمی نے سر ہلایا

تابلش خاموش بیٹھا دونوں کی باتیں سنتا رہا

"سو مسٹر تابلش۔۔۔۔۔ کیا چل رہا ہے لائف میں۔۔۔۔۔؟" سیمی تابلش سے مخاطب ہوئی

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔ بس بابا کے ساتھ شاپ پہ ہوتا ہوں۔۔۔۔۔" تابلش نے جواب دیا

"واٹ۔۔۔۔۔ شاپ پہ۔۔۔۔۔ سیر یسلی۔۔۔۔۔! فیزی اور فری بتا رہی تھیں کہ تم باہر جانے کا پلان کر رہے

www.kitabnagri.com

ہو۔۔۔۔۔" وہ ڈرامائی انداز میں بولی

"پلان تو تھا۔۔۔۔۔ پر اب نہیں۔۔۔۔۔ بس یہیں رہنا ہے۔۔۔۔۔" تابلش نے سر ہلایا

"کم آن ڈو وڈ۔۔۔۔۔ کیوں لائف کا بینڈ بجانے پہ تلے ہو۔۔۔۔۔ ایم بی اے فنانس کر کے تم ہارڈ ویئر کی شاپ

چلا رہے ہو۔۔۔۔۔ آئی کانٹ بلیو و دس۔۔۔۔۔ سیر یسلی۔۔۔۔۔" وہ حیران ہو کے بولی

"شاپ چلانے میں کیا پر اہم ہے۔۔۔؟ پہلے میں بھی یہی سوچتا تھا کہ یہ کام میرے لیول کا نہیں ہے۔۔۔ پر جب سے شاپ پہ بیٹھا ہوں اندازہ ہوا کہ نوکری سے چار گنا اچھا کام ہے۔۔۔ اور ویسے بھی بابا کو میری ضرورت ہے۔۔۔" تابش نے واضح کیا

"اوایم جی۔۔۔! تم تابش ہی ہونا۔۔۔؟ آئی کانٹ بلیو دس مین۔۔۔ لٹ می چیک دیٹ۔۔۔"

وہ اسکے بالکل پاس آ کے کھڑی ہوئی اور ماتھے سے بال ہٹا کے چہرہ غور سے دیکھنے لگی۔۔۔ تابش نے اپنا چہرہ پیچھے کیا اور ہڑبڑا کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"آپ یہ کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟" وہ تلملا گیا

"ریلیکس۔۔۔! تم تو ایسے ڈر رہے ہو جیسا ابھی میں تمہارا ریپ کر دوں گی۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔" اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا

"یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔" تابش تپ گیا

"تابش۔۔۔! کم آن۔۔۔ اتنا مائنڈ کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟ ہم اتنے پرانے دوست ہیں۔۔۔ تمہارا اتنا بدلا ہو اور یہ سمجھ سے باہر ہے۔۔۔" وہ سنجیدہ ہو کے پیچھے ہٹی۔۔۔

اتنے میں فیزی بھی کمرے میں آگئی۔۔۔ اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی جس پہ دو چائے کے کپ تھے اور ایک جوس کا گلاس

"یہ لیں۔۔۔ گرم گرم چائے اور ٹھنڈا ٹھنڈا جوس۔۔۔" اس نے ٹرے ٹیبل پہ رکھ دی

دونوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا

"کیا ہوا۔۔۔۔! آپ لوگ اتنا چپ چاپ کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔۔؟" اس نے دونوں کے چہروں پہ نظر دوڑائی
"اپنے بھائی سے پوچھو۔۔۔۔!" سیمی غصے میں تلملاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تابش الماری کی طرف بڑھا

"بھائی۔۔۔۔! یہ کیا ہے؟ کیا کہا آپ نے اسے۔۔۔۔؟" فیزی اکتا کے بولی

"کچھ نہیں۔۔۔۔ میں نے کیا کہنا ہے۔۔۔۔" تابش الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے بولا

"تو۔۔۔۔ وہ ایسے روٹھ کے کیوں چلی گئی۔۔۔۔؟" فیزی تابش کے پاس آ کے کھڑی ہوئی

"بابا۔۔۔۔ کچھ نہیں کہا میں نے۔۔۔۔ اسے چھوڑو اور یہ بتاؤ باقی لوگ کہاں ہیں؟" تابش اسکی طرف مڑا

"امی کے کچھ ٹیسٹ کرانے تھے بابا اور فری انکے ساتھ لیبارٹری گئے ہیں۔۔۔۔ میں سیمی کے ساتھ رک

گئی۔۔۔۔" فیزی بتا کے سیمی کے پیچھے چلی گئی

فیزی جب کمرے میں پہنچی تو سیمی بیڈ پہ الٹی لیٹی ہوئی تھی، اور شاندرو بھی رہی تھی

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا۔۔۔۔! تم رورہی ہو۔۔۔۔؟" وہ اسکے ساتھ بیڈ پہ بیٹھ گئی

"یار تمہارا بھائی خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔۔ آئی ڈونٹ نوا تنی اکڑ کس بات کی ہے اسے۔۔۔۔؟" سیمی اٹھ کے بیٹھ گئی

"ارے۔۔۔۔ ایسا نہیں ہے،۔۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔ بھائی میں اکڑ بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

فیزی نے سمجھایا

"کم آن۔۔۔! خود دیکھ کے آئی ہوں۔۔۔۔۔" سیمی خفا ہو کے بولی

"اچھا بتاؤ نا۔۔۔ بات کیا ہوئی ہے۔۔۔۔۔؟" فیزی سنجیدہ ہو کے بولی

"نتھنگ یار۔۔۔! مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ میں ممی کو کال کرتی ہوں" وہ بیگ سے اپنا موبائل نکالنے لگی

"سیمی۔۔۔! آریو کریزی۔۔۔؟ تم خالہ سے پانچ دن کی اجازت لے کی آئی ہو۔۔۔۔۔ چند گھنٹوں میں اکتا

گئی۔۔۔۔۔؟" فیزی نے اس کے ہاتھ سے بیگ چھینا

"یار بیگ دو۔۔۔۔۔ مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔۔۔" وہ چڑ گئی

"ہرگز نہیں۔۔۔۔۔ ایسے کیسے تم چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔" فیزی بیڈ سے نیچے اتر کے کھڑی ہو گئی

"مجھے تابش سے ایسے بی ہوویر کی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔" اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں

"اوہ۔۔۔۔۔ مائی سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔!" فیزی نے جا کے اسے گلے لگایا

سیمی اپنے آنسو پوچھنے لگی

www.kitabnagri.com

"چلو۔۔۔ میں بھائی سے بات کرتی ہوں۔۔۔ وہ تمہیں سوری بولیں گے۔۔۔۔۔" فیزی نے اسے تسلی دی

"نو۔۔۔۔۔ آئی دونٹ نیڈ سوری۔۔۔۔۔" وہ ناگواری سی بولی

"ایسے کیسے۔۔۔۔۔؟ سوری تو بولنا پڑے گا انھیں۔۔۔۔۔" فیزی بولی

سیمی چپ ہو گئی

تھوڑی دیر بعد باقی لوگ بھی واپس آگئے

رات کا کھانا لگا تو امی نے فیزی سے کہا کہ سیمی کو کھانے کے لیے بلا لے۔ پر سیمی نے بھوک نہ ہونے کا بہانہ کیا۔
فیزی نے فری کو چپکے سے بتا دیا کہ وہ بھائی سے ناراض ہے اس لیے کھانا نہیں کھا رہی

وہ دونوں تابش کے کمرے میں پہنچیں

"بھائی۔۔۔! آپ نے فری سے ایسا کیا کہہ دیا ہے وہ کھانا نہیں کھا رہی، بار بار گھر جانے کی ضد کر رہی ہے"
فری نے آتے ہی تابش کو گھیرا

"میں نے کچھ نہیں کہا اسے۔۔۔۔۔ کیوں تم لوگ میرے پیچھے پڑے ہو۔۔۔" تابش چڑ گیا

"کوئی نا کوئی بات تو ہو گی۔۔۔ بلا وجہ وہ ایسا کیوں کرے گی۔۔۔" فیزی بولی

"اب میں کیسے سمجھاؤں تم لوگوں کو۔۔۔۔۔" تابش بیزار ہو کے بولا

"ہمیں سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بس آپ اسے سمجھائیں۔۔۔ اور اسکو سوری بولیں۔۔۔ گیسٹ

www.kitabnagri.com

ہے وہ۔۔۔۔۔" فری بولی

"اچھا بابا۔۔۔ میں ہی معافی مانگ لیتا ہوں۔۔۔" تابش کھڑا ہو گیا۔

کمرے میں پہنچا تو سیمی لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائی بیڈ پہ بیٹھی تھی

تابش کے کھنکارنے پہ وہ اس نے سر اٹھا کے دیکھا۔ پھر خفگی سی نظریں پھیر لیں

"اگر آپ کو میری کسی بات سے دکھ پہنچا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔ لیکن کھانے پہ اپنا غصہ مت نکالیں۔۔۔۔" تابش مودبانہ انداز میں بولا

"اوہ۔۔۔ کتنے مہان ہیں آپ۔۔۔۔ پہلے تو اتنا غصہ کیا، اور اب معافی مانگ کے سب صحیح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔" سیمی اسے گھورتے ہوئے بولی

"دیکھیں۔۔۔ میں نے آپ پہ غصہ نہیں کیا بس سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔" تابش بولا

"اچھا۔۔۔۔ سمجھ گئی میں اب۔۔۔۔ خوش۔۔۔؟" سیمی نے طنز کیا

"چلیں۔۔۔! اب کھانا کھالیں۔۔۔۔" تابش نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ایک شرط پہ۔۔۔۔۔" وہ جھٹ سے بولی

"کیسی شرط۔۔۔۔۔؟" تابش نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"تم یہ آپ جناب کا ڈرامہ بند کرو تو میں کھانا کھا لیتی ہوں۔۔۔۔" اس نے لیپ ٹاپ بند کیا

www.kitabnagri.com

تابش اسکا منہ تکتے لگا۔۔۔۔

"ڈیل۔۔۔۔۔؟" سیمی نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب چلیں۔۔۔۔" تابش نے ہاتھ ملانے سے اجتناب کیا

"چلیں نہیں۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔؟" سیمی بیڈ سے اترتے ہوئے بولی

"او کے۔۔۔۔" تابش نے سر جھکا لیا۔

وہ سیمی کے پیچھے پیچھے جا کے کھانے کی ٹیبل کی طرف بڑھا

"سیمی بیٹا۔۔۔۔ فیزی بتا رہی تھی کہ تمہیں بھوک نہیں ہے۔۔۔۔" ناصرہ بیگم نے سے سیمی سے پوچھا

"خالہ۔۔۔۔ بھوک تو نہیں تھی۔۔۔۔ پر آپ کے بیٹے نے ضد ہی اتنی کی۔۔۔۔ میں نے سوچا بیچارے کا دل نہیں

توڑتے۔۔۔۔۔ کیوں تابش۔۔۔۔؟" وہ شرار تابیولی

تابش نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔ فیزی اور فری دبی ہنسی ہنسنے لگیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"امی۔۔۔۔! پلیز۔۔۔۔ آپ بابا سے بات کریں نا۔۔۔۔" فری ناصرہ بیگم سے ضد کرنے لگی

"نا بھئی۔۔۔۔! تمہارے بابا کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔۔ الٹا مجھے ہی ڈانٹ دیں گے" ناصرہ بیگم نے ہاتھ کھڑے
کے

"آپ کہنا ہی نہیں چاہتیں۔۔۔۔۔ ورنہ ہمیں پتا ہے بابا آپ کی کوئی بات نہیں ٹالتے۔۔۔۔" فری خفگی سے بولی

"ہمارے لیے نہیں تو اپنی بھانجی کے لیے کہہ دیں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔" فیزی بھی شروع ہوئی

"ہاں۔۔۔۔ خالہ۔۔۔۔ آپ انکل سے بات کریں نا۔۔۔۔ ہم کونسا اکیلے جانے کی بات کر رہے ہیں۔ تابش بھی تو

ہمارے ساتھ ہی ہو گا نا۔۔۔۔۔" سیمی نے بھی ان دونوں کا ساتھ دیا

"اف۔۔۔ یہ دو چڑیلیں میرے سر پہ کم تھیں جواب تم نے بھی انکی طرف داری شروع کر دی ہے۔۔۔۔"

ناصرہ بیگم نے بھانجی کو گھورا

"اچھا۔۔۔! میں بھی چڑیل ہوں۔۔۔۔ اب تو آپکو اس خوبصورت چڑیل کی بات ماننی ہی پڑے گی۔۔۔۔"

سیسی فلمی انداز میں اپنے بال جھٹک کے بولی

"اچھا بابا۔۔۔ میں بات کرتی ہوں ان سے۔۔۔۔ لیکن اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ وہ مانیں گے بھی یا نہیں۔۔۔۔" ناصرہ بیگم اٹھ کے کمرے میں چلی گئیں

"امی مان گئی ہیں تو سمجھو کام ہو گیا۔۔۔۔۔" فیزی جو شیلے انداز میں بولی

"چلو۔۔۔۔! بھائی سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔" فیزی بولی

"واٹ۔۔۔۔ تم لوگوں نے تابش سے بات نہیں کی ابھی۔۔۔۔؟" سیسی حیران ہو کے بولی

"ارے بھائی کو منانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔۔۔۔ نوٹیشن۔۔۔۔۔" فیزی نے اسے تسلی دی

وہ تینوں تابش کے کمرے میں پہنچیں تو وہ صوفے پہ بیٹھا کتاب پڑھا رہا تھا

"بھائی۔۔۔۔! فٹافٹ تیار ہو جائیں" فری نے آتے ہی حکم صادر کیا

"کیوں۔۔۔۔؟" تابش نے حیرانی سے ان تینوں کے چہروں کا جائزہ لیا

"ہم سینما جا رہے ہیں۔۔۔۔۔" فیزی بولی

"واٹ۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔؟" تابش بولا

"لو۔۔۔ اور سنو۔۔۔ انھیں ابھی تک یہ نہیں پتا کہ سینما کیوں جاتے ہیں۔۔۔" سیمی طنزیہ انداز میں بولی
"بھائی۔۔۔! یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ کیوں نہیں جاسکتے۔۔۔ اس بار تو ہم لیگل طریقے سے جارہے ہیں۔۔۔
بابا اور امی سے اجازت لے کے۔۔۔ اب آپ ضد مت کریں پلیز۔۔۔" فری بولی
"ہرگز نہیں۔۔۔ کوئی بھی سینما نہیں جا رہا۔۔۔" تابش نے کتاب میز پر رکھ دی
"تم لوگ۔۔۔ انکل سے ایسے ہی ڈر رہے تھے۔۔۔ اصل مسئلہ تو ان مولوی صاحب کا تھا۔۔۔" سیمی نے
پھر سے طنزیہ وار کیا

"بھائی۔۔۔ پلیز نا۔۔۔ ایسے مت کریں۔۔۔ کل سیمی چلی جائے گی۔۔۔" فیزی نے درخواست کی
"میں نے کہہ دیا۔۔۔ نہیں تو نہیں۔۔۔ بابا نے اگر اجازت دی ہے تو پھر انھیں ہی ساتھ لے
جاؤ۔۔۔ میں تو نہیں جا رہا۔۔۔" وہ بے رخی سے واش روم کی طرف چل پڑا
فیزی اور فری ایک دوسرے کا منہ تکتے لگیں
وہ تینوں مایوس ہو کے باہر آئیں تو امی نے خوشخبری دی کہ بابا نے اجازت دے دی ہے۔۔۔

"اب کیا فائدہ۔۔۔۔۔؟" فری نے اداس ہو کے کہا

"کیوں۔۔۔! کیا ہوا۔۔۔؟ پانچ منٹ پہلے تو بڑی اچھل رہی تھیں تم تینوں۔۔۔ اب ایک دم سے کونسا سانپ
سو نگھ گیا۔۔۔" ناصرہ بیگم حیران ہو کے بولیں

"تابش۔۔۔ اسکا سانپ کا نام تابش ہے" سیمی نے چڑکے جواب دیا

فیزی اور فری اسے گھورنے لگیں

"تابش نے کیا کہا ہے۔۔۔؟" ناصرہ بیگم نے پوچھا

"امی۔۔۔ بھائی نے سینما جانے سے منع کر دیا ہے۔ وہ تو ہمارے جانے پہ بھی راضی نہیں ہیں۔۔۔" فری نے

جواب دیا

"اچھا۔۔۔۔۔ بھئی یہ تمہارا اور تمہارے بھائی کا معاملہ ہے۔ میں اس میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ میرے سر پہ جو

ذمہ داری تم لوگوں نے ڈالی تھی میں نے پوری کر دی ہے۔ اب تم جانو اور تابش۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم ہاتھ

لہراتے ہوئے چلی گئیں

وہ تینوں بے بس ہو کے ایک دوسرے کا منہ دیکھتی رہیں

اتنے میں اباجی اپنے کمرے سے نکلے

"تم لوگ۔۔۔ گئے نہیں ابھی۔۔۔؟" بابا نے پوچھا

"بھائی نے ساتھ جانے سے منع کر دیا ہے۔۔۔۔۔" فیزی نے جواب دیا

"کیوں۔۔۔۔۔؟ بلاؤ اسے۔۔۔۔۔" بابا نے اسے کہا

فیزی بھاگتی ہوئی تابش کے پاس گئی اور اسے بلا کے لے آئی

"کیا ہوا بھئی۔۔۔ تم ان لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں جا رہے۔۔۔۔۔ میں نے تو اس سوچ پہ اجازت دی تھی کہ

تم ساتھ ہو گے۔۔۔۔۔" بابا نے اس پوچھا

"بابا۔۔۔۔۔ لڑکیوں کا سینما جانا مناسب نہیں ہے۔۔۔ وہاں طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔" تابش سر جھکا کے بولا

تابش کی اس بات پہ سبھی کی گردنیں اسکی طرف مڑیں۔۔۔

بابا بھی خاموش کھڑے اسکی طرف دیکھتے رہے۔۔۔ پھر بولے

"بیٹا۔۔۔۔۔ سارا دن تو گھر میں پڑی رہتی ہیں۔۔۔ اب انکی سہیلی آئی ہے تو اسے گھمانے لے جانا چاہتی ہوں

گی۔۔۔۔۔ پھر بھی اگر تمہیں مناسب نہیں لگ رہا تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔" بابا نے اسے کہا

تابش نے سر گھما کے بہنوں کے چہرے پہ نظر ڈالی انکے وہ بے بس ہو کے تابش کے فیصلے کا انتظار کرنے لگیں

"اچھا۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔ تیار ہو جاؤ تم لوگ۔۔۔" تابش نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ تینوں خوشی سے اچھل پڑیں۔

Kitab Nagri

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

سینما پہنچے تو سیمی نے جھٹ سے تابش کی ساتھ والی سیٹ پہ قبضہ کیا فیزی اور فری کو آگے جگہ ملی

"تابش۔۔۔۔۔!" سیمی بولی

"جی۔۔۔۔۔!" اس نے جواب دیا

"تم کتنے بدل گئے ہو۔۔۔۔۔" اسکی نظریں تابش کے چہرے پہ جمی تھیں

Ehd e Shikasta novel by Zoya Hassan

Posted On Kitab Nagri

"نہیں تو۔۔۔ میں ویسا ہی ہوں۔۔۔" تابش نے اسکی طرف دیکھے بنا ہی جواب دیا

"نہیں ہو تم ویسے۔۔۔ مجھے یاد ہے دو سال پہلے جب میں آئی تھی تو ہم لوگوں نے کتنا انجوائے کیا تھا۔۔۔

پر اب۔۔۔ اب تم وہ رہے ہی نہیں ہو۔۔۔" وہ اداس ہو کے بولی

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ اب ذمہ داریاں ہیں سر پہ شائد اس لیے۔۔۔۔" تابش کے پاس اسکی بات کا مناسب جواب نہیں تھا۔

"اوہ۔۔۔۔ تابش۔۔۔۔! کس کو بے وقوف بنا رہے ہو۔۔۔۔؟" سیمی چڑ گئی

تابش خاموش ہو گیا

"تمہیں پتا ہے۔۔۔۔ واپس آ کے مجھے جس سے ملنے کی سب سے زیادہ خواہش تھی وہ تم ہو۔۔۔۔ لیکن تم سے ملنے کے بعد تمہارا یہ سرد رویہ دیکھ کے بات کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔۔۔۔" سیمی کے چہرے پہ پریشانی کے آثار تھے

"تم کچھ زیادہ سوچ رہی ہو۔۔۔۔" تابش اسکی طرف دیکھ کے بولا

"تو تم میری سوچ غلط ثابت کر دو۔۔۔۔" سیمی نے تابش کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسکے کندھے پہ اپنا سر رکھ دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تابش کے چہرے پہ عجیب سے تاثرات اٹھنے لگے۔۔۔۔

"تم کچھ زیادہ سوچ رہی ہو۔۔۔۔" تابش اسکی طرف دیکھ کے بولا

"تو تم میری سوچ غلط ثابت کر دو۔۔۔۔۔" سیمی نے تابش کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسکے کندھے پہ اپنا سر رکھ دیا

تابش کے چہرے پہ عجیب سے تاثرات اٹھنے لگے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور۔۔۔! اب تو اتنے دن ہو گئے اسے یہاں سے گئے ہوئے۔۔۔ پھر بھی تم اسے دل و دماغ سے نکال نہیں پائی ہو۔۔۔۔۔ بس کر دو۔۔۔" فاطمہ نے نور کے کندھے پہ ہاتھ رکھ دیا

"کبھی کبھی زندگی میں ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب انسان غلط اور صحیح کے بیچ کچھ اس طرح پھنس جاتا ہے، اسکے لیے یہ فیصلہ کرنا ہی مشکل ہوتا آیا کہ وہ صحیح ہے یا غلط۔۔۔۔۔" نور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

"تم اس بارے میں جتنا زیادہ سوچو گی اتنا ہی اس دلدل میں دھنستی چلی جاؤ گی۔۔۔ بہتری اسی میں ہے تم وہ سب بھول جاؤ۔۔۔۔۔" فاطمہ نے اسے سمجھایا

"بھول جانا اپنے بس میں تھوڑی ہوتا ہے۔ جب کوئی یاد بوجھ بن کے دل و دماغ پہ سوار ہو جائے تو اسکے نشان دائمی ہوتے ہیں۔۔۔ اپنی ایک غلطی کو ٹھیک کرنے کے چکر میں ایک اور بوجھ تلے دب گئی۔۔۔

پہلی بار اسکے سامنے جانے کا فیصلہ میرا اپنا تھا۔ چاہے پھر میں نے وہ فیصلہ حالات کے پیش نظر لیا یا پھر جو بھی تھا، دوسری بار بھی میں اپنی غلطی سے اسکے سامنے گئی۔۔۔۔۔ بابا سے جھوٹ بولنے کا فیصلہ بھی میرا اپنا تھا، اور پھر

جب وہ معافی مانگنے آیا تو میں نے اسے ہی ہر چیز کا سزاوار بنا دیا۔۔۔۔۔ اور میں خود ہر چیز سے بری الذمہ ہو گئی۔۔۔۔۔

Page 120

"گھر کا مکمل پتا تو اس نے کبھی نہیں بتایا، بس ایک بار پوچھنے پہ جو علاقہ اس نے بتایا تھا وہاں بھی چکر لگا کے آیا ہوں۔۔۔ لیکن کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پائی۔ بس بیٹا ہم اسکے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں۔ اس کا جو کچھ بھی ہمارے پاس موجود ہے امانت سمجھ کے رکھ لیتے ہیں۔۔۔" مولوی صاحب بولے

"ٹھیک ہے بابا۔۔۔ بیٹھک میں موجود اسکا سارا سامان میں آج ہی سمیٹ دیتی ہوں۔۔۔" نور یہ کہہ کے کمرے میں چلی گئی۔

"پتا چلا کچھ۔۔۔؟" فاطمہ پوچھنے لگی

"نہیں۔۔۔ بابا نے پوری کوشش کی لیکن کہیں سے کچھ پتا نہیں چل پایا" نور نے بتایا

"ویسے کمال ہے۔۔۔ تم لوگوں نے اسے اتنے دن تک اپنے گھر میں رکھا لیکن کبھی پوچھ گچھ نہیں کی کہ وہ ہے کہاں سے۔۔۔ کوئی اتہ پتہ۔۔۔" فاطمہ بولی

"ارے بھئی۔۔۔ پتا تھوڑی نا تھا کہ وہ ایسے اچانک غائب ہو جائے گا۔۔۔" نور نے اسے جواب دیا

"اسے اتنا ڈانٹنے سے پہلے سوچنا تھا نا۔۔۔" فاطمہ نے نور کی آنکھوں میں دیکھا

نور شرمندہ سی ہو گئی

"چلو اب میں نکلتی ہوں۔۔۔ گھر میں بہت کام ہیں۔۔۔" فاطمہ کھڑی ہو کے بولی

نور نے سر ہلایا اور وہ اسے سلام کر کے اپنے گھر کی طرف چل دی

فاطمہ کے جانے کے بعد نور بیٹھک میں داخل ہوئی۔۔۔

تابش کی خوشبو ہر طرف پھیلی تھی۔ بستر پہ اسکی میلی شرٹیں پڑی تھیں۔ نور نے شرٹیں اٹھائیں اور پاس ہی پڑے بیگ میں ڈال دیں۔۔۔۔

نور کے دماغ میں تابش کو پانی پلانے والا واقعہ گردش کرنے لگا۔ ہلکی سی مسکراہٹ اسکے لبوں پہ اتر آئی لیکن پھر وہ مسکراہٹ اداسی میں بدل گئی

"خدا یا۔۔۔! وہ جہاں بھی ہوں خیر خیریت سے ہو۔۔۔۔" اسکے دل سے دعا نکلی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مارکیٹ میں چھٹی تھی اس لیے تابش پورا دن گھر پہ ہی رہا۔ سیمی کی روائگی تھی فیزی اور فری اسی کے آگے پیچھے گھوم رہی تھیں۔

دوپہر کے کھانے کے بعد تابش اپنے کمرے میں چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد سیمی اسکے کمرے میں آئی

"تابش۔۔۔! میں جا رہی ہوں۔۔۔۔" اسکے چہرے پہ اداسی تھی

"اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ فیزی اور فری آپکو بہت یاد کریں گی۔۔۔۔" تابش کھڑا ہو کے بولا

"اور تم۔۔۔ تم مجھے یاد نہیں کرو گے؟" وہ تابش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

"میں۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں بھی یاد کروں گا۔۔۔۔" تابش ہڑبڑا گیا

"جھوٹ۔۔۔۔ بالکل جھوٹ۔۔۔۔ آپ سے تم پہ تو آ نہیں پائے۔۔۔۔ یاد کیا خاک کرو گے۔۔۔۔" سیمی پھیکی
مسکراہٹ لبوں پہ سجا کے بولی
تابش نے جواباً نظریں جھکا لیں

"لیکن۔۔۔ بہت جلد میں اپنا پرانا تابش واپس لے آؤں گی۔۔۔ یہ وعدہ ہے۔۔۔" وہ پر عزم تھی
"چلیں۔۔۔! آپ کو دیر ہو رہی ہو گی۔۔۔" تابش نے دروازے کی طرف اشارہ کیا

"اف۔۔۔ کتنی جلدی ہے تمہیں بھگانے کی۔۔۔۔۔" سیمی چڑ گئی
"نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔" تابش کھسیانا ہوا

"اچھا۔۔۔ اچھا اب بہانے مت بناؤ۔۔۔ جارہی ہوں۔۔۔" وہ یہ کہہ کے کمرے سے نکل گئی
وہ خیالوں میں ڈوب گیا۔

تابش عشاء کی نماز سے فارغ ہوا تو فری اسے بلانے آئی کہ بابا نے کچھ ضروری بات کرنے کے لیے بلایا ہے۔
www.kitabnagri.com
"جی بابا۔۔۔! آپ نے بلایا؟" تابش سر جھکائے اباجی کے سامنے کھڑا ہو گیا،

اباجی نے ناصرہ بیگم کو اشارہ کیا تو وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔ انہوں نے تابش کو بیٹھنے کا کہا

"بیٹا۔۔۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ تم میرے کندھے سے کندھا ملا کے کھڑے ہوئے ہو، ایک باپ کے لیے
اس سے زیادہ خوشی کی بات نہیں ہو سکتی۔۔۔" وہ تابش کی طرف دیکھ کے بولے

"جی۔۔۔ بابا! "تابلش نے سر ہلایا

"اب جب تم نے یہ ذمہ داری اٹھالی ہے تو میں ایک اور ذمہ داری تمہیں سونپنا چاہتا ہوں۔۔۔۔" اباجی سیدھے ہو کے بیٹھ گئے

"کیسی ذمہ داری۔۔۔۔؟" تابلش نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"تمہاری شادی کی ذمہ داری۔۔۔۔" اباجی نے جواب دیا

تابلش نے آنکھیں جھکا لیں

"بیٹا۔۔۔ یہی شادی کی صحیح عمر ہے۔۔۔ ہماری نظر میں ایک لڑکی ہے۔ تم سوچ لو اگر تمہیں وہ شریک حیات کی صورت میں پسند آتی ہے تو بتا دینا۔۔۔" اباجی بولے

تابلش نے ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

"میں سیمی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے۔ ماشاء اللہ خوش شکل بھی ہے اور تعلیم یافتہ بھی۔

سیمی کی ماں نے خود ناصرہ سے اس بارے میں بات کی ہے۔۔۔ اگر تم اس رشتے کے لیے راضی ہو تو ہم بات

آگے چلاتے ہیں۔۔۔" اباجی اسکے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لینے لگے

"بابا۔۔۔ پر۔۔۔" تابلش انکی بات سن کے کافی حیران ہوا

"کیا بیٹا۔۔۔؟ تمہارے دل و دماغ میں جو بھی بات ہے کھل کے بتاؤ۔۔۔" اباجی نے اسے آزادی دی

"بابا۔۔ ہم دونوں کی سوچ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ اور طرح کے ماحول میں پلی بڑھی ہے، مجھے نہیں لگتا کہ وہ ہمارے گھر کے طور اطوار میں ڈھل پائے گی" تابش بولا

"بیٹا۔۔ وہ ناصرہ کی سگی بھانجی ہے اور فریحہ اور فائزہ کے ساتھ اسکی دوستی سے تم بہت اچھی طرح سے واقف ہو۔۔ وہ اس گھر سے انجان تھوڑی ہے۔۔ ناصرہ کی بہن کی طرف سے اگر یہ بات آئی ہے تو سوچ سمجھ کے انھوں نے یہ فیصلہ کیا ہو گا نا۔۔۔" اباجی اسے سمجھانے لگے

"بابا۔۔ یہاں بات صرف باقی گھروالوں کی نہیں ہے، میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں۔۔۔" تابش نے جواب دیا

"دیکھو بیٹا۔۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی اولاد پہ بلاوجہ کے فیصلے تھونپ دیتے ہیں۔ اگر تم کسی اور کو پسند کرتے ہو تو کھل کے بتادو۔۔۔ میں نہیں چاہتا تمہارے دل میں کوئی بوجھ رہے۔۔۔" اباجی سنجیدہ ہو کے بولے

تابش سوچوں کے سمندر میں ڈوب گیا۔۔۔۔۔ پھر سے نور آنکھوں کے آگے منڈلانے لگی۔۔۔

www.kitabnagri.com

"میں تمہاری اس شکل سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔۔۔" نور کے وہ لفظ پھر سے کانوں میں گونجنے

"نہیں۔۔۔۔۔ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔" اس نے گہری سانس لی

"تو۔۔۔ پھر سیمی میں کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ دیکھو۔۔۔ کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔ تم اچھی طرح سے سوچ سمجھ لو پھر جواب دینا۔۔۔۔۔" اباجی نے کہا

"ٹھیک ہے بابا۔۔۔۔۔!" وہ کھڑا ہو کے بولا

کمرے میں آ کے وہ پھر سے سوچوں میں ڈوب گیا۔

"میری ایک غلطی نے سب جلا کے راکھ کر دیا۔ کاش اس رات میں نور سے ملنے ناگیا ہوتا۔ آج میں بابا کو نور کو بارے میں بتا دیتا۔ ہو سکتا ہے مولوی صاحب نور سے میرے رشتے کے لیے مان جاتے۔ اب پچھتا کے بھی کیا فائدہ۔۔۔ یہ زخم کبھی نہیں بھرے گا۔۔۔ اب میں نور تو کیا دنیا کی کسی لڑکی کے قابل نہیں ہوں "

پچھتاوے کے بوجھ تلے دبے اس نے اپنا منہ تکیے میں چھپا لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولوی صاحب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو قرآن پاک پڑھنے والے بچے ایک ایک کر کے مسجد میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ مولوی صاحب خود بھی تلاوت میں مشغول تھے۔

"مولوی صاحب۔۔۔۔۔!" ایک آدمی انکے پاس آ کے کھڑا ہو گیا

مولوی صاحب نے قرآن پاک سے ں نظریں ہٹائیں اور سر اٹھا کے دیکھا

"تصدق صاحب۔۔۔۔۔! آئیے آئیے۔۔۔ بڑے دنوں بعد دیدار ہوئے آپکے۔۔۔۔۔" مولوی صاحب کے چہرے پہ خوشی کے تاثرات تھے

"بس۔۔۔۔۔! کیا کریں۔۔۔ مصروفیت ہی اتنی ہو گئی ہے وقت نکالنا بڑا مشکل ہے" تصدق صاحب پاس آ کے

بیٹھے

"بے شک۔۔۔۔۔ صحیح فرما رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔" مولوی صاحب نے قرآن پاک بند کیا

"ایک ضروری سلسلے میں آپکے پاس حاضر ہوا ہوں۔۔۔۔۔" تصدق صاحب بولے

"جی۔۔۔۔۔ فرمائیے۔۔۔۔۔!" مولوی صاحب متوجہ ہوئے

بچے اونچی آواز میں قرآن پاک پڑھ رہے تھے۔

"یہاں پہ مناسب نہیں ہے، بچوں کا کافی شور ہے۔ باہر چل کے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔" تصدق صاحب بولے

مولوی صاحب ان کے ہمراہ مسجد کے صحن میں آگئے اور وہ دونوں صف پہ بیٹھ گئے

"جی۔۔۔۔۔ اب بتائیے۔۔۔۔۔" مولوی صاحب نے سوال کیا

"کچھ دن پہلے۔۔۔۔۔ آپکے پرانے عزیز مولوی سراج صاحب سے ملاقات ہوئی تھی، باتوں ہی باتوں میں انھوں

نے ذکر کیا کہ آپ اپنی بچی کے رشتے کے لیے پریشان ہیں۔۔۔۔۔" تصدق صاحب نے بات شروع کی

"ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔۔۔ ان سے اس سلسلے میں بات ہوئی تھی" مولوی صاحب نے سر ہلایا

www.kitabnagri.com

"تو کوئی مناسب رشتہ ملا۔۔۔۔۔؟" انھوں نے پوچھا

"ایک دور رشتہ تو آئے ہیں لیکن مجھے نامناسب لگے۔۔۔۔۔ لوگ اتنے دیندار نہیں تھے" مولوی صاحب نے

جواب دیا

"مولوی صاحب۔۔۔۔۔ میری نظر میں ایک اچھا رشتہ ہے۔۔۔۔۔" تصدق صاحب نے بتایا

مولوی صاحب نے انکی طرف دیکھا

"آپ میرے بھتیجے مولوی سلیم سے تو واقف ہی ہوں گے۔۔۔ آجکل ایک مدرسے میں معلم کافرینہ سرانجام دے رہے ہیں۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔۔ چند سال پہلے جن کی شادی پہ آپ نے مدعو کیا تھا۔۔۔۔" مولوی صاحب کو یاد آیا

"جی۔۔۔ جی۔۔۔ وہی۔۔۔۔ شادی کو کو اتنے برس بیت چکے ہیں۔ ابھی تک اولاد نہیں ہو پائی۔ آپ تو بخوبی واقف ہیں کہ اسلام اس بات کی پوری اجازت دیتا ہے کہ اولاد کے حصول کے لیے مرد کو دوسری شادی کا پورا حق حاصل ہے۔۔۔۔ جب مجھے پتا چلا کہ آپ بھی اپنی بچی کا رشتہ ڈوہونڈ رہیں تو مجھے لگا کہ آپ سے اس بارے میں بات کی جائے۔۔۔۔ اتنے سالوں سے ہم لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔۔" تصدق صاحب نے اپنی بات رکھ دی

مولوی صاحب کے تیور بدلے۔۔۔ لیکن وہ خاموش رہے

"آپ نے ڈاکٹر سے رجوع نہیں کیا کہ آخر کس وجہ سے اولاد نہیں ہو پائی۔۔۔۔ میرا مطلب سائنس نے تو اس حوالے سے بڑی ترقی کر لی ہے۔۔۔۔" مولوی صاحب نے سوال کیا

"استغفر اللہ۔۔۔۔۔ مولوی صاحب با علم ہو کے آپ کس طرح کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ انگریزی ڈاکٹر اللہ کی رضا کے سامنے کیا ہیں۔۔۔۔؟ حرام کی کمائی کے چکر میں وہ بندے میں سو بیماریاں نکال لیتے ہیں۔۔۔۔۔" تصدق صاحب چڑ گئے

"علاج سے اسلام نے کبھی منع نہیں کیا۔۔۔ آج کے دور میں انسان طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہے، اور یہ تو بڑی عام سی بیماری ہے، جس کا اب علاج بھی ممکن ہے۔ مرد اور عورت دونوں کی تشخیص کرائیں جس میں مسئلہ ہوا وہ بھی پتا چلا جائے گا، پھر اسی حساب سے علاج بھی میسر ہے۔۔۔" مولوی صاحب نے سمجھایا

"مجھے تو کانوں پہ یقین نہیں آرہا کہ آپ یہ مشورہ دے رہے ہیں۔۔۔" تصدق صاحب آنکھیں پھاڑے پھاڑے مولوی صاحب کی طرف دیکھنے لگے

"آپ میری بات کا غلط مطلب بالکل نہ لیں، بانجھ پن ایک ایسی بیماری ہے جو مرد اور عورت دونوں میں پائی جاتی ہے۔" وہ گویا ہوئے

"مولوی صاحب۔۔۔ میں نے اپنے بھتیجے سے اس بارے میں استفسار کیا ہے۔ وہ ازدواجی فرائض بخوبی نبھا رہا ہے۔ مسئلہ اسکی زوجہ میں ہے۔۔۔" تصدق صاحب نے مزید تفصیل بتائی

"بانجھ پن ایسی بیماری ہے جو ازدواجی فرائض کی ادائیگی میں بالکل رکاوٹ پیدا نہیں کرتی بلکہ وہ صرف اور صرف بچے کی تولید پہ اثر انداز ہوتی ہے۔۔۔ بنا تشخیص کے آپ اپنی بہو کے بارے میں کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ بانجھ ہے۔۔۔؟" مولوی صاحب بولے

"ہو سکتا ہے کہ آپ کا اس بارے میں علم زیادہ ہو لیکن ایسے کسی چکر میں پڑنے کے لیے ہمارا ضمیر تیار نہیں ہے۔ آپ اس بات کو چھوڑیں اور اصل بات کی طرف آتے ہیں۔۔۔ آپ کی اس رشتے کے بارے میں کیا رائے ہے؟" تصدق صاحب نے دو ٹوک سوال کیا

مولوی صاحب سوچوں میں ڈوب گئے

"دیکھیے مولوی صاحب۔۔۔ ہم دونوں مولوی گھرانے سے ہیں اور اس بات سے اچھی طرح سے واقف ہیں کہ ہماری بچیوں کا مستقبل مولوی گھروں میں ہی ہے۔ ورنہ ڈھونڈنے کو نکلیں تو ہزاروں جاہل رشتے دستیاب ہیں۔۔۔ میرے حساب سے اس رشتے میں آپکو کسی طرح کی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ رہی بات دوسری شادی کی تو وہ شرعی اور قانونی اعتبار سے جائز ہے۔ آپ سوچ لیں، میں دوبارہ حاضر ہوں گا" یہ کہہ کے تصدق صاحب کھڑے ہو گئے

مولوی صاحب نے انھیں رخصت کیا اور پھر سے مسجد کے اندر آ گئے۔ تلاوت کی غرض سے قرآن پاک کھولا لیکن ہزاروں سوچوں نے گھیر لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تابش ٹی وی کے سامنے بیٹھ کے حالات حاضرہ پہ مبنی پروگرام دیکھنے میں مصروف تھا۔

"بھائی۔۔۔!" فری پاس آ کے بولی

"جی۔۔۔!" تابش اسکی طرف مڑا

"آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ بولو۔۔۔"

"یہاں نہیں آپ اپنے کمرے میں چلیں میں آپکے لیے چائے لے آتی ہوں۔۔۔"

تابش ٹی وی آف کر کے اپنے کمرے میں چلا گیا

تھوڑی دیر میں فری اور فیزی چائے لے کے آئے۔ تابش نے فری کے ہاتھ سے چائے پکڑتے ہوئے پوچھا

"کیا بات ہے۔۔۔۔؟ کچھ چاہیے۔۔۔؟"

"نہیں کچھ نہیں چاہیے۔۔۔ ہم سیمی کے بارے میں آپ سے بات کرنے آئے ہیں۔۔۔" فری نے جواب

دیا

تابش کے تیور بدلے

"سیمی کے بارے میں کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟"

"بھائی۔۔۔! وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔"

"تو۔۔۔!؟"

"آپ شادی کے لیے ہاں کیوں نہیں کر رہے۔۔۔؟"

"بھئی۔۔۔ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔؟"

www.kitabnagri.com

"کیوں نہیں کرنی۔۔۔؟"

"بس۔۔۔ نہیں کرنی۔۔۔"

"کوئی وجہ تو ہوگی۔۔۔ کیا آپ کسی اور کو پسند کرتے ہیں؟"

"یار۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔"

"خوبصورت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تابلش سوچ میں پڑ گیا

"نور۔۔۔۔۔" تابش کے دل کی دھڑکنیں پھر سے بے قابو ہوئیں۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ نور۔۔۔ لیکن ایسی لڑکی اس دنیا میں تو آپکو ملنے سے رہی۔۔۔" فیزی نے طنز کی

"اس دنیا میں ایسی لڑکیاں موجود ہیں۔۔۔۔۔" تابش نے جواب دیا

"کہاں۔۔۔؟ ہمیں بھی دیکھائیں۔۔۔" فری بولی

"چھوڑو۔۔۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ ابھی مجھے شادی نہیں کرنی، ناسیمی سے اور نا ہی کسی اور سے۔۔۔"

"وائے۔۔۔۔۔؟ وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے، جتنے دن بھی ہمارے گھر رہی ہے اسکی زبان پہ صرف اور صرف آپ کا نام تھا۔۔۔۔۔ اگر آپ کسی اور کو پسند نہیں کرتے تو پلیز اسے مت کھوئیں۔۔۔۔۔" فیزی نے اسے زور دیا

تابلش خاموش بیٹھاریا

"چل فیزی۔۔۔۔۔ ان پہ کوئی اثر نہیں ہونے والا۔۔۔۔۔ سیمی کی شادی کہیں اور ہو گئی تو پوری زندگی پچھتاتے رہیں گے۔۔۔۔۔" فری نے فیزی سے کہا

"پچھتانا کیا ہوتا ہے، یہ مجھے سے بڑھ کے کون جانتا ہو گا" تابش لبوں میں بڑبڑایا

"کیا۔۔۔! کیا بول رہے ہیں۔۔۔" فری تابش کے ہلتے ہونٹ دیکھ کے بولی

تابش بدستور خاموش رہا۔

"فیزی مجھے لگتا ہے تائی کی بات سچ تھی۔۔۔" فری فیزی کی طرف دیکھ کے بولی

"کونسی بات۔۔۔۔۔؟" فیزی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"ارے۔۔۔۔۔ بھائی کے اس بدلے رویے کو دیکھ کے انھوں نے بتایا تھا کہ ان پہ کسی بھوت کا سایہ ہے۔۔۔۔"

وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے بتانے لگی

"پاگل۔۔۔۔۔ بھوت کا سایہ عورتوں پہ ہوتا ہے، مردوں پہ پری کا سایہ ہوتا ہے۔ بھائی پہ بھی کسی پری کا سایہ

ہو گا۔۔۔۔۔" وہ سرگوشی کر کے بولی

"پری۔۔۔۔۔! کون پری۔۔۔۔۔" تابش سوچوں کی ریل کو بریک لگا پوچھنے لگا

www.kitabnagri.com

"کوئی نہیں۔۔۔۔۔ کوئی بھی تو نہیں۔۔۔۔۔" فری بولی

وہ دونوں بوکھلائی ہوئی وہاں سے نکل گئیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دودن سے اباجی کی طبیعت کافی خراب تھی۔ کوئی دوائی اثر نہیں کر رہی تھی۔ سبھی گھر والے پریشان تھے۔

تابش آجکل اکیلا ہی دکان سنبھال رہا تھا۔

تابلش گھر لوٹا، فری اور فیزی کو آواز دی

"وہ دونوں گھر پہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ فار میسی سے دوائی لینے گئی ہیں۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم نے کیچن سے آواز دی

تابلش بھی کیچن کی طرف بڑھا

"بابا کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔۔؟" اس نے ناصرہ بیگم سے پوچھا

"آج تو کافی بہتر ہے۔۔۔۔۔ بخار بھی کم ہے۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم سالن کو تڑکا لگاتے ہوئے بولیں

"جاگ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟" تابلش نے پوچھا

"ہاں۔۔۔۔۔ میں ابھی چائے دے کے آئی ہوں۔۔۔۔۔" وہ بولیں

تابلش انکے کمرے میں چلا گیا

"بابا۔۔۔۔۔! اب طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔۔؟"

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔۔۔ دکان پہ کوئی پریشان تو نہیں ہوئی؟"

"نہیں بابا۔۔۔۔۔ سب بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"

"طبیعت کچھ بہتر ہوتی ہے تو میں بھی تمہاری مدد کے لیے آؤں گا۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔ اب آپ صرف آرام کریں گے۔۔۔۔۔ بہت کام کر لیا۔۔۔۔۔"

"دکان پہ میرے لیے تم نے کام چھوڑا ہی کیا ہے، بس کرسی پہ بیٹھا رہتا ہوں۔۔۔۔۔"

تابش خاموشی سے وہاں سے اٹھ گیا۔

اباجی نے ناصرہ بیگم کو تابش کی رضامندی کے حوالے سے مطلع کیا۔ فیزی اور فری کو جب یہ خبر ملی تو انکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اس سے پہلے کے ناصرہ بیگم اپنی بہن سے اس متعلق بات کرتیں، فیزی اور فری نے سیمی کا نمبر ڈائل کیا۔

"ہیلو۔۔۔!" سیمی نے فون اٹنڈ کیا

"کیا کر رہی ہو۔۔۔ جلدی سے بتاؤ۔۔۔" فری بولی

"کچھ نہیں یار۔۔۔ بیڈ پہ لیٹی ہوں۔۔۔" اس نے بیزار ہو کے جواب دیا

"جلدی سے بیڈ سے اتر کے فرش پہ کھڑی ہو جاؤ۔۔۔۔۔"

"کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟"

"ارے میں سچ کہہ رہی ہوں، کیونکہ جو خبر میں تمہیں دینے والی ہوں وہ سن کے تم بیڈ سے گر جاؤ گی"

www.kitabnagri.com

"کیسی خبر۔۔۔۔۔؟ اوہ آئی نو۔۔۔۔۔ تابش نے منع کر دیا ہے نا۔۔۔۔۔ ایم ناٹ شکڈ۔۔۔۔۔ اسکے بی ہیوئیر سے

پہلے اندازہ ہو گیا تھا"

"خبر سنی نہیں بیچ میں اپنا تبصرہ شروع کر دیا۔۔۔۔۔" فیزی نے فون پکڑا

فون کو سپیکر پہ ڈالا

"اچھا۔۔۔۔۔! سنا دو تم خبر۔۔۔۔۔ تم دونوں اپنے بھائی سے کم ہو کیا۔۔۔۔۔ مجھے ہی ستانا ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

فیری اور فری اسکے عجیب و غریب آوازیں سن کے ہنسنے لگیں

"چلو۔۔۔! اب جلدی سے ہماری بھابی بننے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔" فری بولی

"جو حکم سرکار۔۔۔۔" سیمی نے جوشیلے انداز میں جواب دیا

"اب سے ہم تمہاری آفیشل نندیں بن رہی ہیں تو تمہیں ہمارا بہت خیال رکھنا پڑے گا۔۔۔۔" فری بولی

"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ چلو اب فون بند کرو۔۔۔ میں امی کو بتانے جا رہی ہوں۔۔۔" سیمی نے بیڈ سے نیچے

چھلانگ لگادی

"اے۔۔۔۔ رک۔۔۔۔ امی خود خالہ کو بتادیں گی۔۔۔۔ تو بتا کے انکا مزہ خراب نا کر۔۔۔۔" فری نے اسے روکا

"یس۔۔۔۔ یو آر رائٹ۔۔۔۔ لیکن تم لوگ میری جان چھوڑو۔۔۔۔ میں اکیلے میں انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

سیمی بیڈ پہ الٹی گرتے ہوئے بولی

www.kitabnagri.com

"اوکے۔۔۔۔! بائے۔۔۔۔" فری ناگواری سے بولی

"اے سنو سنو۔۔۔۔" سیمی بولی

"اب کیا ہے؟"

"تائبش کو کال کر لوں۔۔۔؟"

"نہیں ابھی مت کرہ۔۔۔۔ آفیشلی انناؤنس تو ہونے دو۔۔۔۔"

"ہو نہہ۔۔۔۔۔! اچھا"

"چلو بائے۔۔۔۔"

"رکو۔۔۔ ایک بات اور۔۔۔"

"اف۔۔۔ اب کیا ہے۔۔۔؟"

"میں نے کافی بار ٹرائی کیا۔۔۔ تابلش کا نمبر بند کیوں رہتا ہے۔۔۔۔۔"

"ارے۔۔۔ ہاں۔۔۔ بھائی کا نمبر بدل گیا ہے۔۔۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔ جن دنوں وہ گھر پہ نہیں تھے تب ہی انھوں نے نمبر چینیج کیا تھا۔۔۔۔۔"

"وائے۔۔۔۔۔؟"

"ہمیں کیا پتا۔۔۔۔۔؟ ہاں ہاں یاد آیا۔۔۔۔۔ فری اور میں نے انکے نمبر کی لوکیشن ٹریس کی تھی، تب سے ہی وہ

نمبر بند ہے۔۔۔۔۔"

"چلو جلدی سے مجھے نیا نمبر سینڈ کرو۔۔۔۔۔"

"میں ٹیکسٹ کرتی ہوں۔۔۔۔۔"

"اوکے تھینک یو۔۔۔۔۔"

"بائے۔۔۔"

"بائے۔۔۔۔بائے۔۔۔"

تابش کے علاوہ سبھی گھروالے سیمی کے گھر باقاعدہ طور پر رشتہ لے کے گئے، اور منگنی کی تاریخ طے کر دی۔ منگنی میں دن کافی کم تھے اس لیے فیزی اور فری نے کالج سے چھٹیاں لیں اور منگنی کی تیاریوں میں جت کھیں۔۔۔۔ مہمانوں کے دعوت نامے چھپنے لگے اور شاپنگ شروع ہو گئی۔ جہاں ایک طرف سب خوش خرم تیاریوں میں مصروف تھے وہیں تابش اپنے آپ میں ہی گھٹ رہا تھا۔ جیسے جیسے دن پاس آرہے تھے ویسے ہی اسکی ادا سی بڑھتی جا رہی تھی۔ ماں باپ اور بہنوں کو خوش دیکھ کر بس پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پہ ضرور آتی "چلو۔۔۔! کسی کو تو خوشی ملی۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولوی صاحب فجر کی نماز کے بعد صحن میں آئے تو نور تلاوت میں مشغول تھی۔ وہ بیٹی کے پاس آ کے بیٹھ گئے۔ نور سمجھ گئی کہ وہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، اس لیے اس نے قرآن پاک بند کیا اور انکی طرف دیکھنے لگی۔ مولوی صاحب لفظ جوڑنے لگے کہ بیٹی سے کس طرح بات شروع کریں

"بابا۔۔۔! کوئی بات ہے۔۔۔۔؟" نور بابا کے چہرے کے تاثرات پڑھتے ہوئے بولی

"بیٹا۔۔۔! میں تم سے وہ بات کرنا چاہتا ہوں جو اصولاً ایک ماں یا بڑی بہن کی ذمہ داری ہوتی ہے، لیکن افسوس کے یہ دونوں رشتے ہمارے درمیان میں موجود نہیں ہیں اس لیے میں خود تمہارے پاس آیا ہوں" وہ اداس ہو کے بولے

"بابا۔۔۔! میرے سبھی رشتے آپ سے شروع ہو کے آپ پہ ختم ہوتے ہیں، جب میں اپنے دل کی بات آپ سے کرنے میں نہیں سمجھتی تو آپ اتنا کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔۔؟" نور نے انھیں تسلی دی

"بچے۔۔۔! گھما پھرا کے کیا بات کروں، صاف سی بات ہے کہ ہر بیٹی کو ایک نہ ایک دن باپ کا گھر چھوڑ کے جانا ہوتا ہے۔ بس اسی سلسلے میں تم سے بات کرنے آیا ہوں" وہ بولے

نور نے سر جھکا لیا۔ مولوی صاحب نے بات جاری رکھی

"قریبی جاننے والوں سے میں نے اچھا رشتہ ڈھونڈنے کی بات کی تھی۔ چند ایک لوگوں کے بارے میں پتا بھی چلا لیکن دل نہیں مانا۔ کچھ دن قبل میرے ایک عزیز تصدق صاحب تشریف لائے تھے انھوں نے اپنے بھتیجے کے رشتے کی بات کی ہے، لڑکا اچھا ہے نیک ہے، ایک مدرسے میں معلم ہے۔ کافی سالوں کی جان پہچان ہے اس لیے یہ بات میں بخوبی کہہ سکتا ہوں کہ شریف گھرانہ ہے"

مولوی صاحب خاموش ہوئے۔ نور بدستور سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"وہ لوگ رشتے کے لیے آنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ اگر تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو انھیں کھانا پہ کسی دن بلا لیتے ہیں" مولوی صاحب نے پوچھا

"بابا۔۔۔! جیسے آپ کو مناسب لگے۔۔۔۔" نور نے آہستگی سے جواب دیا۔

نور اٹھ کے جانے لگی تو مولوی صاحب پھر سے گویا ہوئے

"اس رشتے کے حوالے سے ایک ضروری بات ہے جو تمہارے لیے جاننا بہت ضروری ہے۔ اسکے بعد تم جو بھی فیصلہ کرو"

نور نے مڑ کے انکی طرف دیکھا

"بیٹا۔۔۔ وہ لڑکا پہلے سے شادی شدہ ہے، دوسری شادی کی وجہ صرف اور صرف اولاد کا حصول ہے۔ یہ حقیقت تم اپنے ذہن نشین کر لو اور اچھی طرح سے سوچ سمجھ لو۔۔۔۔۔ تصدق صاحب نے جب مجھے اس بارے میں بتایا تو میں بھی پریشان ہو گیا تھا، شاید انکار بھی کر دیتا لیکن کئی طرح کے وہم گمان دل میں ہیں۔ یہ بات حقیقت ہے کہ میں شروع سے یہی چاہتا تھا کہ تماری شادی ایک مولوی گھرانے میں ہو لیکن اس طرح سے کبھی نہیں سوچا تھا۔ آج کے دور میں بیٹیوں کے رشتے بہت مشکل ہو گئے ہیں، پتا نہیں پھر کبھی کوئی اچھا رشتہ آتا ہے یا نہیں۔۔۔ اور یہ بھی خبر نہیں کہ کب موت کا فرشتہ پہنچ جائے۔۔۔ میں تمہیں تنہا اس دنیا میں چھوڑ کے نہیں جاسکتا۔۔۔ تم ہر پہلو پہ غور کرو اور پھر مجھے جواب دینا۔۔۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھ کے چلے گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ایک کر کے مارکیٹ کی ساری دکانیں بند ہونے لگیں۔ تابش حساب کتاب میں مگن تھا۔ تابش کی دکان کے سامنے حاجی صاحب کی پینٹس کی دکان تھی۔ انکی نظر تابش پہ پڑی تو اپنی دکان بند کر کے وہ اس کے پاس آگئے

"فاروق صاحب کافی دن سے غیر حاضر ہیں۔۔۔ خیریت تو ہے نا۔۔۔" وہ تابش کے کاؤنٹر کے سامنے آ کے کھڑے ہو گئے

تابش کی نظر ان پہ پڑی تو اٹھ کے سلام کیا اور بیٹھنے کے لیے کرسی آگے بڑھائی

"کچھ دن پہلے تک تو بابا کی طبیعت کافی خراب تھی اس لیے نہیں آرہے تھے۔ طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو گھر میں مصروفیت بڑھ گئی۔۔۔" تابش بتانے لگا

"خیریت۔۔۔؟ گھر میں کیسی مصروفیت۔۔۔؟ فاروق صاحب ایسے تو گھر بیٹھنے والے ہیں نہیں۔۔۔۔" حاجی صاحب انھیں بہت اچھی طرح سے جانتے تھے

"بس۔۔۔۔ وہ۔۔۔ کل منگنی کی چھوٹی سے تقریب ہے۔ اسی سلسلے میں بھاگ دوڑ چل رہی ہے۔۔۔" تابش کھاتے والار جسٹر بند کرتے ہوئے بولا

"اچھا۔۔۔۔ کس کی منگنی ہے۔۔۔؟" حاجی صاحب نے سوال کیا

"چاچا جی۔۔۔ میرا رشتہ پکا ہوا ہے، کل منگنی کے لیے انکی طرف جانا ہے۔۔۔۔" تابش نے سر جھکا لیا

"ماشاء اللہ۔۔۔۔ ڈھیر سار مبارکباد۔۔۔۔ فاروق صاحب تو چھپے رستم نکلے، چپ چاپ بیٹے کا رشتہ پکا کر دیا اور ہمیں خبر تک نہیں دی، مٹھائی کھلانے سے تو نہیں ڈر گئے۔۔۔؟" وہ مسکراتے ہوئے بولے

"دراصل سب کچھ بہت اچانک ہوا۔۔۔ اتنے دن سے بابا کا دکان پہ بھی چکر نہیں لگا ورنہ آپ کو ضرور بتاتے۔۔۔" تابش انکی شکایت دور کرنے لگا

"چلیں۔۔۔ فاروق صاحب اب دکان پہ آئیں گے تو مٹھائی تو کھلانی پڑے گی۔۔۔" وہ بولے

"جی چاچا جی۔۔۔ ضرور۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔" تابش مسکرا دیا

"بیٹا۔۔۔ منگنی آپکی ہے تو بھاگ دوڑ بھی آپکو کرنی چاہیے تھی۔۔۔ اس عمر میں باپ کو کیوں پریشان کیا۔۔۔"

حاجی صاحب نے پوچھا

"ہاں۔۔۔ وہ۔۔۔ دراصل دکان پہ بھی تو کسی کا ہونا ضروری تھا۔۔۔" تابش مناسب جواب ڈھونڈنے لگا

"دیکھو بیٹا۔۔۔! میں چھ دہائیاں گزار چکا ہوں، دولہے کا چہرہ بتا دیتا ہے کہ وہ شادی سے خوش ہے کہ

نہیں۔۔۔۔" انکی نظریں تابش کے چہرے پہ جمی تھیں

تابش خاموش ہو گیا۔

"مجھے لگتا ہے، اس شادی میں تمہاری رضا شامل نہیں ہے۔۔۔" حاجی صاحب سر ہلاتے ہوئے بولے

"نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے، میں نے ہاں کی ہے تبھی تو بات آگے بڑھی ہے۔۔۔؟" تابش نے انھیں

www.kitabnagri.com

جواب دیا

"ہاں کر دینا ایک بات ہے لیکن دل سے کسی کو اپنا نانا دوسری بات، بیٹا۔۔۔! اس فیصلے کا اثر ایک آدھ دن پہ

نہیں بلکہ پوری زندگی پہ ہو گا۔ تم سمجھدار ہو۔۔۔ پڑھے لکھے ہو۔۔۔ سوچ سمجھ کے فیصلہ کرو۔۔۔ اگر

ابھی گھر والوں کی خوشی یاد باؤ میں فیصلہ کرو گے تو آگے چل کے پچھتنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے ہر پہلو سے سوچ

لو۔۔۔۔" حاجی صاحب تابش کو سمجھانے لگے۔

اتنے میں حاجی صاحب کا بیٹا انھیں بلانے آگیا، وہ تابش کو سلام کر کے وہاں سے چلے گئے۔

تابش پھر سے سوچوں کی دلدل میں دھنسنے لگا۔

فون کی بیل پہ وہ چونکا، اجنبی نمبر سے کال تھی

تابش نے فون اٹھ کیا

"تابش۔۔۔۔؟" دوسری طرف سیمی تھی

"جی۔۔۔۔! میں تابش بات کر رہا ہوں۔۔۔" اس نے جواب دیا

"ارے۔۔۔ میں سیمی ہوں۔۔۔"

"جی۔۔۔ کیسی ہیں آپ"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔"

"اللہ کا شکر ہے میں بھی خیریت سے ہوں۔۔۔۔۔ کیسے کال کی۔۔۔؟"

"کیوں۔۔۔؟ میں اپنے ہونے والے فیانسی کو کال نہیں کر سکتی۔۔۔؟"

"میں بس پوچھ رہا تھا کہ کوئی کام تو نہیں ہے؟"

"ہاں بالکل کام ہے"

"جی بتائیں۔۔۔۔"

"مجھے تمہارے دل کی آواز سننی ہے۔۔۔"

"میں سمجھا نہیں۔۔۔"

"اپنا فون دل کے پاس لے کے جاؤ۔۔۔ میں تمہاری دھڑکنیں سننا چاہتی ہوں"

"بچوں جیسی باتیں مت کریں۔۔۔ اصل والی بات بتائیں" وہ چڑ گیا

"دیکھو تابش۔۔۔ میں بہت دنوں سے تم سے بات کرنا چاہتی تھی۔ لیکن ہمت نہیں کر پائی۔۔۔" یہ کہہ کے وہ خاموش ہو گئی

"آپ کھل کے بات کریں۔۔۔۔۔ میں سن رہا ہوں"

"یار۔۔۔! بہت سہیل سی بات ہے مجھے ابھی تک یقین نہیں آیا کہ تم نے مجھ سے شادی کے لیے ہاں کر دی ہے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کل ہماری منگنی ہے، اب بھی اگر یقین نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"

"تابش۔۔۔! میرے دل میں ایک خوف سا ہے۔۔۔۔۔"

"کیسا خوف۔۔۔؟"

"تمہیں کھودینے کا خوف۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیوں میرا دل کہتا ہے تم مجھے چھوڑ دو گے۔۔۔۔۔"

تابش نے کوئی جواب نہیں دیا

"ایسا کیوں ہے اسکی وجہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔"

"آپ بلا وجہ پریشان ہو رہی ہیں"

"اگر یہ بلا وجہ کی پریشانی ہے تو پھر ایک وعدہ کرو۔۔۔:"

"کیسا وعدہ۔۔۔۔؟"

"ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ساتھ نبھانے کا وعدہ۔۔۔۔"

تابلش پھر سے خاموش ہو گیا

"تابلش جواب دونا۔۔۔ دیکھو اگر تم چاہو تو مجھے ابھی چھوڑ دو، میں سب کچھ خود پہ لے لوں گی، تم سے کوئی بھی

سوال نہیں کر کے گا۔۔۔۔۔ پر کل جب ایک بار تم میرا ہاتھ تھام لو گے اور اسکے بعد تم نے چھوڑنے کا سوچا تو

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اور نا ہی خود کو معاف کر پاؤں گی۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

تابلش بدستور خاموش رہا

www.kitabnagri.com

"تمہاری خاموشی میری جان لے لی گی۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ جو بھی تمہارے دل میں ہے بول دو۔۔۔۔۔"

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپکے ساتھ کچھ غلط نہیں ہو گا" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا

"پہلے وعدہ کرو۔۔۔۔۔" سیمی نے ضد پکڑ لی

"میں وعدہ کرتا ہوں، میں ہمیشہ ساتھ نبھاؤں گا"

"پکا۔۔۔۔۔ وعدہ؟"

"جی۔۔۔"

تابلش کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کی ایک لڑی جاری ہوئی اور اس نے اپنا ماتھا کاؤنٹر کے ساتھ ٹیک دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نور چارپائی پہ بیٹھ سبزی کاٹنے میں مصروف تھی، فاطمہ اسکے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی
"کیا ہوا۔۔۔ نور۔۔۔! میں جب سے آئی ہوں تم چپ چپ ہو۔۔۔" فاطمہ نور کا ہاتھ ہلا کے بولی

"نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔" نور نے چونک کے جواب دیا

"پھر اتنی اداس کیوں ہو۔۔۔؟" وہ پوچھنے لگی

"ارے نہیں اداس کیوں ہو گئی۔۔۔۔۔" نور نے جواب دیا

"کچھ تو بات ہے۔۔۔"

"نہیں تو۔۔۔۔۔"

"اسکے بارے میں سوچ رہی ہونا۔۔۔۔۔" فاطمہ کا اشارہ تابلش کی جانب تھا

"کس کے بارے میں۔۔۔۔۔؟" نور نے سے گھورا

"ارے۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ کیا نام تھا اسکا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ تابش۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔ تابش کے بارے میں سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔"

"سس۔۔۔۔۔!" "نور کے منہ سے درد بھری آواز نکلی۔ چھری سے اسکی انگلی کٹ گئی۔۔۔۔۔"

"اوہو۔۔۔۔۔ نور۔۔۔۔۔ دیکھ کے نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ پتا نہیں کہاں کھوئی رہتی ہو۔۔۔۔۔" فاطمہ اس پہ چلانے لگی، اور دوڑتی ہوئی کمرے کی طرف چلی گئی

صاف کپڑے کی کتر سے اس نے نور کے ہاتھ پہ پٹی باندھ دی۔

"نور۔۔۔۔۔!" "پٹی باندھنے کے بعد اس نے پوچھا

"جی۔۔۔۔۔!" "اس نے جواب دیا

"تم اس لڑکے کے بارے میں جتنا سوچ رہی ہو، اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمہیں پسند ہے" فاطمہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کے بولی

"پاگل ہو گئی ہو تم۔۔۔۔۔ کچھ بھی بولتی رہتی ہو۔۔۔۔۔ میں بھلا کسی غیر مرد کو کیوں پسند کرنے لگی۔۔۔۔۔؟" نور نے اسے گھورا

"کسی کو شادی کے لیے پسند کرنا غلط بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ ایک نہ ایک دن شادی تو کرنی ہے پھر اس سے کیوں نہیں۔۔۔۔۔؟" فاطمہ نے اسے گھیرا

"فاطمہ۔۔۔۔۔! پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔؟" نور چڑ گئی

"پاگل میں نہیں تم ہو۔۔۔۔۔ جس دن اس نے تم سے کہا تھا کہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے تو تم کہہ دیتی کہ اپنے گھر والوں کو بھیج دے۔۔۔۔۔ کتنی بڑی بے وقوف ہو تم۔۔۔۔۔" فاطمہ نے اسے جھنجھوڑا

"فضول باتیں بند کرو فاطمہ۔۔۔۔۔! بابا نے میرے لیے رشتہ پسند کر لیا ہے۔۔۔۔۔" نور سبزی کی ٹوکری اٹھا کے کیچن کی طرف جانے لگی

"کیا۔۔۔۔۔؟ سچی۔۔۔۔۔ اتنی اچانک۔۔۔۔۔ پر کون ہے وہ۔۔۔۔۔؟" فاطمہ اسکی بات پہ ہکا بکارہ گئی، وہ لگ بھگ دوڑتی ہوئی اسکے پیچھے کیچن میں پہنچی

"بابا کے جاننے والے ہیں، پہلے گھر سے اولاد نہیں ہوئی اسی لیے دوسری شادی کے خواہش مند ہیں۔۔۔۔۔" نور نے سنجیدہ ہو کے جواب دیا

"نور۔۔۔۔۔! پاگل ہو گئی ہو تم۔۔۔۔۔ تمہارے بابا نے ہاں کر دی ہے کیا۔۔۔۔۔؟" فاطمہ کو جھٹکا لگا

"ابھی ہاں نہیں کی وہ میرے جواب کے منتظر ہیں۔۔۔۔۔" نور اسکی طرف مڑ کے بولی

"شکر ہے خدا کا۔۔۔۔۔ تم نے ہاں نہیں کی۔۔۔۔۔ میں تو ڈر ہی گئی تھی۔۔۔۔۔" فاطمہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے بولی

"لیکن میں ہاں کر دوں گی۔۔۔۔۔ تم جانتی ہو جہاں بابا کی مرضی وہیں میری مرضی۔۔۔۔۔" اسکی نظریں چولہے سے اٹھتی آگ لپٹوں پہ تھی۔

"نور۔۔۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟" فاطمہ نے اسے بازو سے پکڑ کے گھمایا

آنکھوں میں اتر آئی نمی کو چھپانے کے لیے نور نے سر جھکا لیا۔۔۔۔۔



"بھائی۔۔۔! جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔ سب مہمان آگئے ہیں، ہم نے دس منٹ میں نکلنا ہے" فری نے ایک سانس میں سب بول دیا

"ارے۔۔۔۔۔ پہننا کیا ہے۔۔۔؟ ایسے چلا جاؤں۔۔۔؟" تابش حیرانی سے اسے دیکھنے لگا

"اف۔۔۔۔! فیری نے سوٹ لاکے نہیں دیا آپکو۔۔۔۔۔؟" وہ حیران ہو کے بولی

"کہاں یار۔۔۔۔۔ تم لوگ بھی حد کرتے ہو۔۔۔۔۔" تابش چڑکے بولا

"بس۔۔۔۔۔ بس ایک منٹ میں خود لے کے آتی ہوں۔۔۔۔۔" فری بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔۔ تابش پھر سے بیڈ پہ بیٹھ گیا

اگلے ہی پل وہ واپس پلٹی

"وہ میں بتانا بھول گئی۔۔۔۔۔ بابا پوچھ رہے ہیں آپ نے اپنے دوستوں کو انوائٹ کیا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔؟" فری ہڑبڑائی ہو پوچھنے لگی

www.kitabnagri.com

"دوستوں کو۔۔۔۔۔؟" تابش سوچ میں ڈوب گیا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔۔ وہ عاصم بھائی، نومی بھائی وغیرہ۔۔۔۔۔ وہ منگنی میں آرہے ہیں نا۔۔۔۔۔؟" فری نے پھر سے سوال کیا

"عاصم۔۔۔۔۔!" تابش کے منہ سے نکلا

یہ نام تابش کے کانوں میں ایسے گونجا جیسے کسی نے اسے گہرے کنوئیں میں دھکا دیا ہو۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ وہ عاصم بھائی، نومی بھائی وغیرہ۔۔۔۔۔ وہ منگنی میں آرہے ہیں نا۔۔۔۔؟" فری نے پھر سے سوال کیا

"عاصم۔۔۔۔۔!" تابش کے منہ سے نکلا

یہ نام تابش کے کانوں میں ایسے گونجا جیسے کسی نے اسے گہرے کنوئیں میں دھکا دیا ہو۔۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔! میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔۔" فری اسکے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ دیکھ کے پریشان ہو گئی

"ہاں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ یاد نہیں رہا کسی کو بلانا۔۔۔۔۔ شادی میں بلا لیں گے۔۔۔۔۔" تابش چونک کے بولا

"اچھا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کے چلی گئی

نمبر بدلنے کے بعد سے اب تک تابش کی عاصم سے ناتو کوئی بات ہوئی اور نہ ہی ملاقات۔ تابش یہ سوچ کے پریشان ہو گیا کہ کہیں وہ اب بھی نور کے پیچھے نہ پڑا ہو۔ گھر میں کافی مہمان جمع ہو چکے تھے۔ وہ بھی جلدی سے تیار ہو کے باہر نکل آیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منگنی کا فنکشن سیمی کے گھر پہ ہی تھا۔ یہ لوگ جب وہاں پہنچے تو لڑکی والوں کی طرف سے اتنے مہمان جمع تھے دیکھ کے ایسا لگ رہا تھا کہ رخصتی کی تقریب ہونے والی ہے۔ تابش کو جیسے ہی صوفے پہ بٹھایا گیا، سیمی کی

سہلیوں کا ایک طوفان اسکے ارد گرد جمع ہوا۔ طرح طرح کے سوالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تابش کی حالت غیر کو دیکھ کے فیزی اور فری اسکی طرف لپکیں۔ سیمی کی سہلیوں کو انھوں نے لتاڑنا شروع کیا، ایک ایک کر وہ ساری وہاں سے رفوچکر ہو گئیں۔

فیزی اور فری سیمی کے کمرے میں جانے لگیں تو انھیں سیمی سے ملنے نہیں دیا گیا۔ انکا مقصد یہ تھا کہ رسم شروع ہونے سے پہلے لڑکے والے اسے نہیں دیکھ سکتے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا منہ تکتے لگیں۔ اتنا تو آجکل شادیوں میں بھی نہیں ہوتا جتنا وہ منگنی پہ کر رہی ہیں۔ لڑکی والوں کے ہزار خروں کے بعد خدا خدا کر کے سیمی کو باہر لایا گیا۔ ناصرہ بیگم نے بھانجی کی بلائیں لیں اور تابش کے ساتھ صوفے پہ بٹھا دیا۔ سبھی نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دونوں کی اس نئی زندگی کی خوشحالی کے لیے دعائیں ہونے لگیں۔ اسکے بعد انگوٹھی پہنانے کی رسم ہوئی۔ مٹھائی کے ٹوکے کھلے اور مبارکباد کا ایک لمبا سلسلہ چل پڑا۔۔۔

سینے میں سلگتی آگ جو روح کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور اس آگ سے اٹھتا دھواں بے چین آنکھوں سے عیاں ہو پھر بھی ہونٹوں پہ جھوٹی مسکان سجا کے جذبات پامال کرنا۔۔۔ شائد اسی کو محبت کہتے ہیں۔ تابش کبھی ایسی محفلوں کی جان ہوا کرتا تھا لیکن آج جب اسی کے نام کی محفل سچی ہے تو وہ خود اپنی ذات کے صحر میں بس ایک چہرہ ڈھونڈ رہا تھا۔ بے ترتیب سانسوں میں چھپی سسکیاں کیوں کسی کو سنائی نہیں دیتیں۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔!" فیزی نے پاس آ کے سرگوشی کی

تابش نے اسکی طرف دیکھا

"ہوا کیا ہے آپکو۔۔۔۔۔؟" اس نے پوچھا

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔۔" تابش نے اسے جواب دیا

"میں کب سے آپکی جھوٹی مسکراہٹ کی نمائش دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔ کیا چیز ہے جو آپکو اندر سے کھا رہی ہے۔۔۔۔۔؟" وہ پریشان ہو کے بولی

"پگلی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔" تابش مسکرا کے بولا

"یہ آپکی آنکھیں ہیں نا۔۔۔۔۔ یہ صاف بتا رہی ہیں کہ آنسوؤں کا ایک طوفان انکے پیچھے چھپا ہے۔۔۔۔۔" وہ تابش کی آنکھوں میں دیکھ کے بولی

ناصرہ بیگم نے فیزی کو آواز دی تو وہ انکی طرف چلی گئی۔

"تابش۔۔۔۔۔!" سیمی اسکے قریب ہو کے بولی

"ہاں۔۔۔۔۔!" تابش نے جواب دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"واپس آ جاؤ۔۔۔۔۔"

"میں یہیں تو ہوں۔۔۔۔۔"

"نہیں ہونا۔۔۔۔۔ بس مٹی کا ایک بت ہے جسے میرے پاس بٹھا دیا گیا ہے۔۔۔۔۔"

"اب یہ جو بھی ہے، تمہارا پاس تو ہے نا۔۔۔۔۔"

"مجھے جیتا جاگتا انسان چاہیے۔۔۔۔۔ ایک بت نہیں۔۔۔۔۔"

"میں بھی اسے ہی ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ گر ملا تو ضرور تمہارے پاس لے آؤں گا"

سیہی حیران ہو کے اسے دیکھنے لگی

اسکی سہیلیوں نے پاس آ کے شور مچانا شروع کر دیا، وہ انکی طرف متوجہ ہوئی۔



"کن سوچوں میں کھوئی ہو۔۔۔۔؟" فری نے فیزی کو کندھے سے ہلایا

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔۔" وہ چونکی

"اچھا۔۔! چلو اب لائینٹس آف کر دو۔۔ صبح کالج جانا ہے، چھٹیاں ختم۔۔۔۔۔" فری بیڈیہ لیٹ گئی

فیزی نے کمرے کی لائٹس آف کر دیں

"فیری۔۔۔۔۔!"

"جی۔۔۔!"

"جاگ رہی۔۔۔؟"

"ہاں"

"سیسی بہت پیاری لگ رہا تھی نا۔۔۔؟ اور خوش بھی کتنی تھی۔۔۔" فری سیسی کو یاد کرتے ہوئے بولی

"ہاں۔۔۔۔۔۔ وہ تو خوش تھی۔۔۔۔۔۔ پر۔۔۔۔۔۔" فیزی نے اسکی طرف کروٹ بدلی

"ہاں۔۔۔ یہ ٹھیک ہے۔۔۔ چلو اسکو کال کر کے سمجھاتے ہیں۔۔۔۔۔"

"ہاں لیکن اسے یہ مت کہہ دینا کہ بھائی خوش نہیں لگ رہے۔۔۔ تمہیں پتا ہے نا وہ کتنی جذباتی ہے۔"

"آئی نو یار۔۔۔۔۔"

فری نے اپنے موبائل سے سیمی کا نمبر ڈائل کیا

"ہیلو۔۔۔!"

"ہماری بھابی کیسی ہے۔۔۔۔۔؟"

"ٹھیک ہوں۔۔۔ پر بہت تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔ یار" وہ نجیف سی آواز میں بولی

"کیوں۔۔۔۔۔؟ پورا دن تو بیٹھی رہی ہو۔۔۔ تھیک کیسے گئی۔۔۔؟" فری بولی

"بیٹھنے سے انسان زیادہ تھک جاتا ہے، تمہیں پتا ہے میری فرینڈز ابھی یہاں سے نکلی ہیں۔۔۔ جانے کا نام ہی

نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"تو انجوائے کرو نا۔۔۔۔۔ منگنی روز روز تھوڑی ہوتی ہے۔۔۔" فری مسکرانے لگی

"کر لیا انجوائے۔۔۔۔۔ آج کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔۔۔ خیر تم بولو اس وقت خیریت سے کال کی۔۔۔؟"

سیمی نے پوچھا

"ارے بس حال چال پوچھنے کے لیے۔۔۔۔۔ نندیں ہیں بھئی۔۔۔۔۔ کچھ تو ذمہ داری بنتی ہے کہ نہیں۔۔۔؟"

فری ہنستے ہوئے بولی

"اوہ۔۔۔۔۔ ہاؤ لکی آئی ایم۔۔۔۔۔ تھینک یو گائز۔۔۔۔۔" سیمی نے طنز کی

"ویسے کل کا کیا پلان ہے تمہارا۔۔۔۔۔؟" فری نے پوچھا

"کل کا۔۔۔۔۔؟ ایسا کچھ خاص نہیں۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔" سیمی نے سوچتے ہوئے جواب دیا

"اف کیسی لڑکی ہو تم۔۔۔۔۔؟ ہمارے بھائی کا تو تمہیں کوئی خیال ہی نہیں۔۔۔۔۔" فری نے اسے گھیرا

"واہ۔۔۔۔۔ کمال ہے۔۔۔۔۔ تمہارے بھائی کو میرا خیال ہے۔۔۔۔۔؟" سیمی چڑ گئی

"اتنے سارے لوگوں کو ساتھ لیے تمہارے گھر آ کے انگوٹھی پہنائی۔۔۔۔۔ تمہاری فضول سے فرینڈز کی اوٹ

پٹانگ حرکتیں برداشت کیں۔۔۔۔۔ اور کیا چاہتی ہو بھی۔۔۔۔۔؟" فری نے اسے کرار جواب دیا

"احسان ہے آپکے بھائی کا۔۔۔۔۔ اگر وہ مجھے انگوٹھی نا پہناتے تو کون اپنا تا مجھے۔۔۔۔۔" سیمی پھر سے چڑ گئی

"اچھا اب لڑنا بند کرو۔۔۔۔۔ اور کل بھائی کے ساتھ گھومنے کا پلان بناؤ۔۔۔۔۔ ایک دوسرے کو ٹائم دو بھی۔۔۔۔۔"

فری مدے پہ آ گئی

"ارے۔۔۔۔۔ تابش سے بات کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے تم کہتی ہو کہ گھومنے کا پلان بناؤ۔۔۔۔۔" سیمی

پریشان ہو کے بولی

"اف۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔ یہ ڈر خوف تبھی ختم ہو گا نا جب تم ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارو گی۔۔۔۔۔" فری

نے اسے سمجھایا

سیمی سوچوں میں دوب گئی

"اے۔۔۔۔ سن رہی ہو۔۔۔۔؟" فری نے کہا

"ہاں۔۔۔۔ ہاں سن رہی ہوں۔۔۔۔" اسنے جواب دیا

"پھر کیا پلان ہے۔۔۔۔؟" فری نے پوچھا

"چلو سوچتی ہوں کچھ۔۔۔۔" سیمی نے جواب دیا

"گڈ۔۔۔۔" فری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تالش نے جسے ہی گھر میں قدم رکھا اسکا فون بجنے لگا

سیمی کا نمبر دیکھ کے وہ سوچ میں پڑ گیا، اور پھر فون اٹھ کیا

"اسلام علیکم۔۔۔۔!" وہ بولا

"و علیکم سلام۔۔۔۔ کیسے ہو منگلتر۔۔۔۔" سیمی بولنا شروع ہوئی

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ آپ کیسی ہیں؟"

"آپ کی آواز سن لی تو اب ٹھیک ہو گئی ہوں۔۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی

"خیریت سے فون کیا۔۔۔۔؟"

"کم آن تالش۔۔۔۔ اب ہم منگلتر ہیں۔۔۔۔ میں جب بھی چاہوں تم سے بات کر سکتی ہوں۔۔۔۔"

"جی بالکل۔۔۔ آپ کر سکتی ہیں۔۔۔ میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔"

"اپنی وے۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔؟"

"بس ابھی گھر پہنچا ہوں۔۔۔۔۔"

"جلدی سے فریش ہو جاؤ۔۔۔ میں دس منٹ میں تمہیں پک کرتی ہوں۔۔۔ بڑی مشکل سے پاپا کی گاڑی ملی ہے"

"کہاں جانا ہے۔۔۔؟"

"ڈرومٹ تمہیں اغوا نہیں کروں گی۔۔۔ اور ویسے بھی اب تو تم میرے ہو۔۔۔ جہاں مرضی لے جاؤں"

"پر۔۔۔ میں ذرا"

"پر۔۔۔ ور کچھ نہیں بس چپ چاپ تیار ہو جاؤ میں لینے آرہی ہوں تمہیں۔۔۔۔۔ تم نے اگر کوئی بہانا کیا تو میں انکل کو کال کروں گی۔۔۔ پھر دیکھتی ہوں کیسے نہیں مانتے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"اوکے۔۔۔ میں فریش ہوتا ہوں۔۔۔"

"جلدی۔۔۔ میں گھر سے نکل چکی ہوں۔۔۔"

"اوکے۔۔۔۔۔"

کچھ ہی دیر میں سیسی کی گاڑی گیٹ پہنچی۔ تابش اسکے ساتھ چلا گیا

"ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔۔۔؟" تابش نے پوچھا

"کسی اچھی جگہ کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔ میں اپنی طرف سے تمہیں منگنی کی پارٹی دینا چاہتی ہوں۔۔۔" سیمی مسکراتے ہوئے بولی

تابش خاموش ہو گیا۔۔۔۔

سیمی اسے شہر کے ایک اچھے ریسٹورنٹ میں لے گئی۔ دونوں نے اپنی اپنی پسند کا کھانا آرڈر کیا۔ تابش پھر سے انھی خاموشیوں میں ڈوب رہا۔

"سنو۔۔۔۔!" سیمی نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

"جی۔۔۔۔!" تابش نے جواب دیا

"شادی کا کیا پلان ہے۔۔۔۔ آئی مین کب کرنی ہے۔۔۔۔؟" سیمی نے پوچھا

"شادی۔۔۔۔۔؟" تابش سوچتے ہوئے بولا

www.kitabnagri.com

"ہاں بھی شادی۔۔۔۔۔ ہماری شادی۔۔۔۔۔ یا پھر پوری زندگی منگنی کے سہارے ہی رکھنا ہے" سیمی نے ٹونٹ کیا

"ابھی نہیں سوچا۔۔۔۔۔ جیسے بابا کہیں گے۔۔۔۔۔" تابش اسکی طرف دیکھ کے بولا

"میرے والدین کو بہت جلدی ہے۔۔۔۔۔ شائد وہ زیادہ ویٹنا کریں۔۔۔۔۔" سیمی نے اسے اگاہ کیا

"جیسے بڑوں کی مرضی۔۔۔۔۔" تابش نے سر جھکا لیا

"شادی ہماری ہے۔۔۔ بڑوں کی نہیں۔۔۔ جو ہم چاہیں گے وہی ہو گا۔۔۔" سیمی کہنے لگی

"تو آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔ کب شادی ہو۔۔۔؟" تابش نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"میں تو چاہتی ہوں آج ہی ہو جائے۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔" سیمی نے زوردار قہقہہ لگایا

باتوں ہی باتوں میں کھانا سرو ہو گیا۔ سیمی ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی تابش بس ہوں ہاں میں جواب دیتا رہا۔ کھانا کھا کے وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکلے۔ پارکنگ میں پہنچے تو سیمی نے گاڑی کی چابی تابش کو تھمائی کہ گاڑی تم ڈرائیو کرو۔

تابش آگے بڑھا اور سیمی کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔ اتنے میں اسکے کندھے پہ کسی نے ہاتھ رکھا۔ تابش نے مڑ کے دیکھا۔۔۔ عاصم اسکی طرف دیکھ کے مسکرا رہا تھا

"گائیز۔۔۔ فائنلی ہیر و پکڑا گیا۔۔۔" اس نے آواز لگائی

نومی اور عمار بھی پاس آگئے

تابش اپنی پریشانی چھپاتے ہوئے ان سے گلے ملا۔

"کہاں ہے یار تو۔۔۔ اتنے مہینے گزر گئے۔۔۔ تیرا کچھ اتا پتا ہی نہیں ہے۔۔۔" عاصم بولا

"کہیں نہیں یار۔۔۔ بس ایسے کافی مصروف تھا۔۔۔" تابش نے ہڑبڑا کے جواب دیا

"لو ہیر و بھی مصروف رہنے لگا۔۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔۔" عاصم نومی اور عمار کی طرف دیکھ کے ہنسنے لگا

"اس نے کہاں مصروف ہونا ہے۔۔۔ بس ایک ہی مصروفیت ہوگی۔۔۔" نومی نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا

وہ تینوں پھر سے ہنس پڑے

"بڈی۔۔۔ اس نے تیرے کام کا کیا کیا۔۔۔؟" عمار نے عاصم سے پوچھا

"ہیر و پنچر رستے ہی بھاگ گیا۔۔۔ میں سمجھا تھا بڑی ہمت ہے اس میں لیکن یہ تو خالی ڈبہ نکلا۔۔۔" عاصم نے تابش پہ طنزیہ نظر دوڑائی۔۔۔

"مولوی کی بیٹی۔۔۔" نومی کچھ کہتے کہتے رکا۔۔۔ ان تینوں کی نظر سیمی پہ پڑی جو پاس کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی۔ عاصم نے تابش سے آنکھ کے اشارے سے سیمی کے بارے میں پوچھا۔ تابش جلدی اپنے حواس میں لوٹا

"میری منگیت سے ملیں۔۔۔" تابش نے سیمی کے طرف اشارہ کیا
www.kitabnagri.com
"منگیت۔۔۔!" وہ تینوں چونکے،

"بھابی جی۔۔۔ بھابی جی۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔" وہ یک زبان ہو کے بولے

سیمی نے ایک مسکراہٹ سے ان سب کا خیر مقدم کیا۔ تابش نے سیمی سے تینوں کا تعارف کرایا

"تابش۔۔۔! یار تم تو چھپے رستم نکلے۔۔۔ چپ چاپ منگنی کر لی اور بتایا بھی نہیں" نومی نے شکایت کی

"بس یار۔۔۔ سب بہت جلدی میں ہوا۔۔۔" تابش صفائی دینے لگا

"جی۔۔۔ یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ سب بہت جلدی میں ہوا۔۔۔ لیکن انھوں نے ماننے میں تھوڑی دیر ضرور لگائی۔۔۔" سیمی پھیکی ہنستی ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔۔
وہ تینوں تابش کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

"عاصم۔۔۔۔۔ اس نے تمہاری آفر بھی اس لیے ٹھکرائی ہے شائد۔۔۔۔۔" عمار نے عاصم کو اشارہ کیا
"کیسی آفر بھی۔۔۔۔۔! مجھے بھی تو پتہ چلے۔۔۔۔۔" سیمی سب کے چہرے پڑھنے لگی

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔ تم گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔" تابش نے اسکی طرف دیکھا
"ارے یار ایسے کیسے۔۔۔۔۔ پہلی بار بھابی سے ملاقات ہوئی ہے۔۔۔۔۔ کچھ کھائے پیے بنا ہی تم جارہے ہو۔۔۔۔۔" عاصم بولا

"یار ایکچولی ہم لوگ ابھی کھانا کھا کے نکلے ہیں۔۔۔۔۔ پھر کبھی سہی۔۔۔۔۔" تابش بس وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا
اس نے پھر سے سیمی کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا، وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ تابش نے گاڑی کا دروازہ بند کیا
www.kitabnagri.com
"یار عاصم۔۔۔۔۔! تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔۔" تابش بولا

"ہاں بول یار۔۔۔۔۔" عاصم نے جواب دیا

"یار۔۔۔۔۔ تُو اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ دے پلیز۔۔۔۔۔ میں ان لوگوں کو اچھی طرح سے سمجھ چکا ہوں، بہت شریف لوگ ہیں۔۔۔۔۔" تابش التجا کرنے لگا۔

"بہت دیر کر دی مہربان آتے آتے۔۔۔۔۔" عاصم نے قہقہہ لگایا

نومی اور عمار بھی ہنس پڑے

"کیا مطلب۔۔۔۔؟" تابش نے حیرانی سے پوچھا

"ہیرو۔۔۔ تیرے والی آسائمنٹ میں نے کسی اور کو دے دی ہے۔۔۔۔۔ اور اس بار تو سب لیگل طریقے سے ہو گا۔۔۔" عاصم اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولا

"میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔" تابش کی سانسیں اکھڑنے لگیں

"یار اس نے مولوی کی برادری کا بندہ ڈھونڈا ہے، وہ بھی کوئی مولوی ہی ہے، اسے پیسوں کی ضرورت تھی عاصم نے خرید لیا۔۔۔" نومی بولا

"تمہارا مطلب کوئی مولوی اسے پیار کے جال میں پھنسائے گا۔۔۔۔۔" تابش کی آنکھیں پھیل گئیں

"نہیں۔۔۔۔۔ مولوی نے اپنے لیے رشتہ بھجوایا ہے۔ اس بار عاصم نے ایسا جال بنا ہے۔۔۔۔۔ مچھلی پھنسی سمجھو۔۔۔۔۔" وہ تینوں پھر سے ہنسنے لگے

www.kitabnagri.com

تابش کے پاؤں کے نیچے سے زمین سر کی۔۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے ریسٹورنٹ کی طرف چل پڑے۔

"تابش۔۔۔۔۔!" سیمی کی آواز پہ وہ چونکا

اسکے اندر آندھیاں چلنے لگیں۔۔۔۔۔ وہ سوچتا رہا تھا کہ عاصم کے دل سے نور کا جنون نکل چکا ہو گا لیکن۔۔۔۔۔ اوہ خدا یا۔۔۔۔۔ اب کیا ہو گا۔

وہ جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اور اندھا دھند گاڑی ڈائریو کرنے لگا۔ تابش کے اڑے ہوئے رنگ دیکھ کے سیمی گھبرا گئی

"تابش۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔"

وہ خاموش رہا

"تابش میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟" وہ بولی

"کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔" وہ لبوں میں بڑبڑایا

"ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ کچھ بتاؤ گے۔۔۔۔۔" سیمی چلائی

"خدا کے لیے ابھی مجھ سے کچھ مت پوچھو۔۔۔۔۔" تابش نے تپ کے جواب دیا

وہ پھٹی آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھنے لگے

"تابش ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔۔۔ گاڑی کی سپیڈ کم کرو۔۔۔۔۔" سیمی گھبرا گئی

www.kitabnagri.com

وہ بدستور گاڑی چلاتا رہا۔۔۔۔۔

اپنے گھر کے دروازے پہ اس نے گاڑی روکی۔۔۔

"تم اپنے گھر جاسکتی ہو۔۔۔۔۔" یہ کہہ کے وہ برق رفتاری سے گھر میں داخل ہوا

فری اور فیزی ٹی وی دیکھ رہی تھیں

"بابا۔۔۔۔۔! مجھے نور چاہیے۔۔۔۔۔ پلینز۔۔۔۔۔ مجھے نور چاہیے۔۔۔۔۔" تابش بچوں کی طرح رونے لگا

"کون نور۔۔۔۔۔!" بابا ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

"مولوی صاحب کی بیٹی۔۔۔۔۔"

اسکے دل میں اتنے دن سے جولاواپک رہا تھا، آنسوؤں کی صورت میں باہر اٹھنے لگا۔۔۔۔۔

ناصرہ بیگم کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس چھوٹا، فری اور فیزی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اباجی کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھے۔

"ناصرہ۔۔۔۔۔! یہ کیا کہہ رہا ہے، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا" اباجی ناصرہ بیگم کی طرف دیکھ کے بولے

وہ پہلے ہی حواس باختہ تھیں، کوئی جواب نہیں دے پائیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تابش اباجی کے بستر سے ماتھاٹیکے ویسے رو رہا تھا۔

"بھائی۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہیں آپ۔۔۔۔۔ کون ہے نور۔۔۔۔۔؟ ٹھیک طرح سے بتائیں۔۔۔۔۔" فری نے آگے

بڑھ کے تابش کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"نور۔۔۔۔۔ وہ مولوی صاحب کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔ میں انکے گھر پہ رکا تھا۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں اس

سے۔۔۔۔۔" وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا

"کیا۔۔۔۔۔ کیا آپ اس سے۔۔۔۔۔؟" فری نے پوچھا

"میں اس سے پیار کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی کہ اسکے بارے میں نہ سوچوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن نہیں ہو پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں خود سے لڑ لڑ کے تھک گیا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہار گیا ہوں خود سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کمرے کے اس خوفناک سناٹے میں تابش کی آواز گونجتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باقی سب بت بنے اسے سن رہے تھے

"فریحہ اسے یہاں سے لے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے اندر مزید ہمت نہیں ہے اسے سننے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اباجی

بامشکل بولے

"بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! مجھے نور چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تابش اباجی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

انہوں نے منہ دوسری طرف پھیر لیا

"اٹھیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باہر چلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بابا کو اور پریشان نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فری نے اسکا ہاتھ پکڑا

"بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! میں مرجاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری بات سنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تابش بے بس ہونے لگا

"فریحہ اسے باہر لے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرا دل گھٹ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اباجی اسکے طرف دیکھنا نہیں چاہتے تھے

"بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اٹھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باہر چلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فیزی جواب تک سکتے میں تھی اباجی کی حالت دیکھ کے آگے بڑھی

ناصرہ بیگم صوفے پہ بے حس و حرکت بیٹھی تھیں

فیزی اور فری نے تابش کے دونوں بازوؤں سے پکڑ کے اٹھایا

"بابا۔۔۔۔! بابا۔۔۔۔!" تابش بلبلا تے ہوئے بولا

وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ دروازے سے ٹیک لگائے سیمی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ فری کی جیسی اس پہ نظر پڑی۔۔۔ اس نے تابش کا بازو چھوڑا اور اسکی طرف لپکی۔۔۔

سیمی نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو آنسو پونچھتے ہوئے وہ گھر کی دروازے کی طرف دوڑی۔ فری جب تک دروازے پہ پہنچی تو وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

"سیمی۔۔۔۔! سیمی۔۔۔۔! میری بات سنو۔۔۔۔ رکو۔۔۔۔" وہ اسے آوازیں دیتی رہی۔۔۔ لیکن سیمی نے اسکی ایک بات نہیں سنی اور وہاں سے چلی گئی۔

فری واپس پلٹی تو فیزی تابش کا ہاتھ تھام کے اسے اسکے کمرے میں لے جا رہی تھی۔۔۔۔ تابش بدستور رو رہا تھا۔ فری نے پاس آ کے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑا۔۔۔۔

"سب کچھ برباد کر دیا آپ نے۔۔۔۔۔ سب کچھ۔۔۔۔۔" وہ غصے سے چلائی

www.kitabnagri.com

تابش نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا

"فری۔۔۔۔! پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ یہ کونسا طریقہ ہے بھائی سے بات کرنے کا۔۔۔۔۔؟" فیزی اس پہ چلائی

"بھائی۔۔۔۔؟ کونسا بھائی۔۔۔۔؟ یہ اگر ہمارے سکے تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔۔۔" فری گرج کے بولی

"فری۔۔۔۔! شٹ اپ۔۔۔۔ اپنی بکواس بند کرو۔۔۔۔" فیزی بولی

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ یہ بھائی کہلانے کے لائق ہی نہیں ہیں۔۔۔۔۔ آج سگے اور سوتیلے کا فرق پتا چل گیا۔۔۔۔۔" فری روتے ہوئے اباجی کے کمرے میں چلی گئی

تابش کی حالت کسی بیمار جیسی تھی، جو سانس تو لے رہا تھا لیکن جسم میں جان باقی نہیں تھی

فیزی اسے کمرے میں لے گئی اور بیڈ پہ بٹھا دیا۔۔۔ پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔ تابش نے ہاتھ کے اشارے سے پانی پینے سے منع کیا

"بھائی۔۔۔۔۔! کیا ہے یہ سب۔۔۔۔۔؟ ہم لوگوں نے کئی بار آپ سے پوچھا کہ کسی اور کو پسند کرتے ہیں تو بتا دیں۔۔۔۔۔ تب کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔ اب جب منگنی ہو چکی ہے پھر یہ سب۔۔۔۔۔" فیزی نے فرش پہ گھٹنے ٹیک دیے اور تابش کا ہاتھ پکڑ کے پوچھنے لگی

"اگر میں نے اور دیر کی تو اسکی زندگی تباہ ہو جائے گی۔۔۔۔۔" تابش لبوں میں بڑبڑایا

"کس کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔۔۔۔۔؟" فیزی نے پوچھا

"نور کی۔۔۔۔۔" تابش نے جواب دیا

"اچانک ایسا کیا ہو گیا۔۔۔۔۔؟" فیزی کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا

"فیزی۔۔۔۔۔ پلینز۔۔۔۔۔ تم کچھ کرو۔۔۔۔۔ گر میں نے نور سے شادی نہ کی تو اسکی زندگی تباہ ہو جائے

گی۔۔۔۔۔ خدا کے لیے میری مدد کرو۔۔۔۔۔" تابش بیڈ سے فرش پہ آگیا، اور فیزی کا ہاتھ پکڑ کے بولا

"نور کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ آپ تسلی رکھیں۔۔۔۔۔" فیزی نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

"تم کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔۔ اس کے سر پہ بہت بڑی مصیبت منڈلا رہی ہے۔۔۔۔۔ میں ہی اسے بچا سکتا

ہوں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ بابا کو سمجھاؤ۔۔۔۔۔" تابش گڑ گڑانے لگا

"بھائی۔۔۔۔۔! سنجالیں خود کو۔۔۔۔۔ اس وقت کوئی آپکی بات نہیں سنے گا۔۔۔۔۔ سب کچھ ہاتھ سے نکل

چکا ہے۔۔۔۔۔" فیزی روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ اس سے تابش کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

"فیزی۔۔۔۔۔ وقت بہت کم ہے۔۔۔۔۔ خدا کے لیے کچھ کرو۔۔۔۔۔ ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں

گا۔۔۔۔۔" تابش سسکیاں لینے لگا

"کاش۔۔۔۔۔ کاش آپ نے یہ بات دو دن پہلے بتادی ہوتی۔۔۔۔۔ سب کچھ ٹھیک ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔" فیزی خود

کو بے بس محسوس کرنے لگی

"اب بھی سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ تم کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ تم سمجھا سکتی ہو سب کو۔۔۔۔۔ میں تم سے بھیک

مانگتا ہوں۔۔۔۔۔ میری مدد کرو۔۔۔۔۔" تابش نے ہاتھ جوڑ لیے

"خدا ارہا تھ مت جوڑیں۔۔۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں جس حد تک ہو سکا میں سب کو منانے کے کوشش کروں

www.kitabnagri.com

گی۔۔۔۔۔ لیکن سب مان جائیں گے۔۔۔۔۔ اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔۔۔۔۔" فیزی نے اسے سمجھانے

کی کوشش کی

"ایسے مت بولو۔۔۔۔۔ اگر سب نہیں مانے تو میں خود کشی کر لوں گا۔۔۔۔۔ میں نور کے ساتھ غلط ہوتے ہوئے

نہیں دیکھ سکتا" تابش پھر سے پھوٹ پڑا

"میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔۔۔ پر آپ خود کو سنبھالیں۔۔۔۔۔" فیزی اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولی

دوسری طرف فری ناصرہ بیگم کو تسلی دے رہی تھی

"امی۔۔۔۔۔ سنبھالیں خود کو۔۔۔۔۔"

ناصرہ بیگم منہ پہ دوپٹہ رکھ کے رو رہی تھیں

"میں کہتی تھی نا۔۔۔۔۔ یہ میری اولاد نہیں ہے۔۔۔۔۔ آج ثابت ہو گیا۔۔۔۔۔ میری بھانجی کی زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم بولیں

"بھائی نے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔ آپ مت روئیں پلیز۔۔۔۔۔" فری ماں کے آنسو پونچھتے ہوئے بولی

"کیسے نہ روؤں۔۔۔۔۔ میری بہن دنیا کو کیا منہ دکھائے گی۔۔۔۔۔ سیمی نے اب تک گھر میں بتا دیا ہو گا۔۔۔۔۔ میں کیسے سامنا کروں گی ان لوگوں کا۔۔۔۔۔" وہ بولیں

"کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ بھائی کو سیمی سے شادی کرنی ہی پڑے گی۔۔۔۔۔" فری کی آنکھوں میں غصہ تھا

"نہیں۔۔۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔۔۔ اب تو میں اپنی بھانجی کی زندگی خراب نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم بیٹی کو دیکھ کے بولیں

"فاروق صاحب۔۔۔۔۔! دیکھ لیا آپکے بیٹے نے کیسا صلہ دیا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم کھڑی ہو کے اباجی سے مخاطب ہوئیں

وہ سر جھکائے بیٹھے رہے۔

"یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔ آپ نے ہمیشہ میری زبان پہ تالے لگا کے رکھے۔۔۔۔ اور اپنے بیٹے کو من مانی کرنے دی۔۔۔۔ میری بربادی کے ذمہ دار آپ ہیں۔۔۔۔" وہ شکوہ کنناں تھی

"امی۔۔۔۔! اس میں بابا کی کیا غلطی ہے۔۔۔۔؟ یہ سب بھائی کا کیا دھرا ہے۔۔۔۔" فری نے ماں کو روکا
ناصرہ بیگم پھر سے صوفے پہ بیٹھ گئیں اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگیں

فری غصے سے لال پیلی ہوتی تابش کے کمرے میں پہنچی جہاں فیزی اسے تسلیاں دے رہی تھی
"آپ نے یہ سب میری ماں کو ذلیل کرنے کے لیے کیا ہے نا۔۔۔۔؟ سوتیلے پن کا بدلہ لینا چاہتے تھے
آپ۔۔۔۔" فری نے آتے ہیں چلانا شروع کیا

"تم پھر سے بکو اس کر رہی ہو۔۔۔۔" فیزی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی

"فیزی۔۔۔۔ تم پاگل ہو۔۔۔۔ تمہیں ابھی تک اس آدمی کی اصلیت سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔" فری نے
اسے جواب دیا

"پاگل تم ہو گئی ہو۔۔۔۔ میں نہیں۔۔۔۔ یہ انکا اپنا فیصلہ ہے کہ یہ کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں کس کے
ساتھ نہیں۔۔۔۔" فیزی تنک کے بولی

"تو پہلے کیوں نہیں پھوٹے۔۔۔۔ ایک دن منگنی ہوئی، اگلے دن پرانی محبت یاد آگئی۔۔۔۔ واہ۔۔۔۔ یہ انکا
سوچا سمجھا پلان تھا تا کہ یہ امی کو انکے خاندان کے سامنے رسوا کر سکیں۔۔۔۔" فری شدید غصے میں تھیں

"شٹ اپ فری۔۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔" فیزی نے اسے دروازے کی طرف دھکا دیا

"کبھی خوش نہیں رہیں گے آپ۔۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔" فری دھاڑتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

تابلش کسی مجرم کی طرح سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔ ابھی آپ آرام کریں۔۔۔۔۔ صبح اٹھ کے میں بابا سے بات کروں گی۔۔۔۔۔ پلیراب بچوں کی طرح

رویئے گامت۔۔۔۔۔" فیزی نے اسے فرش سے اٹھا کے بیڈ پہ بٹھایا۔۔۔۔۔

وہ سب پہ ایک قیامت کی رات تھی، ایک طرف تابلش سولی پہ لٹکا تھا کہ کس طرح نور کو عاصم کے چنگل سے بچائے، ناصرہ بیگم اباجی کے سامنے ٹسوے بہاتی رہیں، فیزی اور فری کے درمیان ایک اور ہی جنگ چھڑ چکی تھی۔ جہاں فری امی اور سیمی کے حق کے لیے لڑ رہی تھی وہیں فیزی تابلش کا جی جان سے ساتھ دیتی رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نور مولوی صاحب کے سامنے سے ناشتے کے خالی برتن اٹھانے لگی تو وہ بیٹی کی طرف دیکھ کے بولے

www.kitabnagri.com

"نور بیٹا۔۔۔۔۔!"

"جی بابا۔۔۔۔۔" اس نے جواب دیا

"کچھ دن پہلے میں نے تصدق صاحب کے بھتیجے کی بات کی تھی۔۔۔۔۔ اس بارے میں کچھ سوچا۔۔۔۔۔؟" مولوی

صاحب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے

"بابا۔۔۔! میں نے اسی دن ہی آپکو جواب دے دیا تھا کہ اگر یہ رشتہ آپکو مناسب لگ رہا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔" نور دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی

"بیٹا۔۔۔! یہ زندگی تمہاری ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ فیصلہ بھی تمہارا ہو۔۔۔" مولوی صاحب اسے سمجھاتے ہوئے بولے

"مجھے پورا یقین ہے کہ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے وہی میرے حق میں بہتر ہو گا۔۔۔" نور سر جھکا کے بولی

"اللہ پاک تمہارا نصیب اچھا کرے۔۔۔" میں ایک بار مولوی سراج صاحب سے بات کر لوں۔۔۔ اگر تو وہ بھی تسلی دیتے ہیں تو پھر زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔" مولوی صاحب سوچتے ہوئے بولے۔۔۔

نور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح سب کے چہروں پہ اداسی تھی۔ ناصرہ بیگم کیچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔ فری کے نمبر پہ سیمی کی ماں کا فون تھا۔ فری نے ناصرہ کو فون پکڑ لیا۔ سیمی کی ماں ہاتھ دھو کے شروع ہو گئیں، ناصرہ بیگم اسے سمجھانے کی کوشش کرتی رہیں کہ تابش کے اس کارنامے کے بارے میں انھیں پہلے علم ہوتا تو وہ کبھی بھی سیمی کے رشتے کی بات نہ کرتیں۔۔۔ لیکن وہ ایک بات بھی سننے کو تیار نہ تھیں۔ ان کی پوری کوشش تھی کہ اس معاملے سے خود کو اور اپنی بیٹیوں کو بری الذمہ کرالیں لیکن ایسا ہو نہیں پایا۔ سیمی کی ماں نے ان سے سبھی رشتے ناتے توڑ دیے اور فون بند کر دیا۔

فون بند ہوتے ہی ناصرہ بیگم نے گھر میں کہرام برپا کر دیا۔۔۔ اتنے سالوں سے تابش کے لیے انکے دل میں جو کچھ تھا سب باہر آنے لگا۔ کیچن کے فرش پہ بیٹھ کے وہ اپنا سر پیٹنے لگیں۔۔۔۔ فری انکے ہاتھ پکڑتی رہی لیکن جب وہ نہیں رکیں تو فری غصے سے تلملاتی ہوئی تابش کے کمرے کی طرف بڑھی۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولنے کی غرض سے ہاتھ آگے بڑھایا فیری نے اک جھٹکے سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟" فیری تنک کے بولی

"کیا کروں گی۔۔۔۔ میں اس شخص کو دکھانا چاہتی ہوں کہ اسکی وجہ سے میری ماں کی کیا حالت ہو گئی ہے۔۔۔" فری کی آنکھوں میں آنسو تھے

فیری اسے ہاتھ سے پکڑے کیچن میں گھسٹتے ہوئے لائی

"امی۔۔۔۔ خدا کا خوف کریں۔۔۔۔ یہ کیا بچوں کی طرح رونا پیٹنا ڈالا ہوا ہے۔۔۔" فیری ماں پہ چلائی

"اس لڑکے نے مجھے برباد کر دیا۔۔۔ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے بہن بھائیوں سے کٹ گئی۔۔۔۔" ناصرہ بیگم پھر سے سر پیٹنا شروع ہوئیں

www.kitabnagri.com

"دیکھا۔۔۔۔ امی کی کیا حالت ہو گئی ہے۔۔۔۔؟ پھر بھی تم انھی کا ساتھ دی رہی ہو۔۔۔۔" فری نے فیری کو گھیرا

"امی کی یہ حالت انکی اپنی وجہ سے ہے، بھائی نے نہیں کہا کہ یہ ایسا کچھ کریں۔۔۔۔" فیری نے اس جواب دیا اور ماں کی طرف لپکی

"بدبخت۔۔۔۔۔ تو بھی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ تُو تو میری سگی اولاد ہے۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم نے توپوں کا رخ فیزی کی طرف موڑا

"امی۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں پہ پٹی بندھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ اسے ہماری کوئی پرواہ نہیں۔۔۔۔۔" فری نے بھی فیزی پہ وار کیا

ناصرہ بیگم نے فلک بوس صدائیں لگانا شروع کیں۔۔۔

اباجی بامشکل چلتے ہوئے صحن میں پہنچے۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟" ناصرہ بیگم کی خوفناک چیخیں سن کے وہ گھبرا گئے۔۔۔۔۔

تابش بھی بوکھلایا ہوا اپنے کمرے سے نکلا۔۔۔۔۔

فیزی اور فری نے بابا کی آواز سنی تو کیچن سے باہر نکلیں۔۔۔۔۔

ناصرہ بیگم بدستور روتی بلکتی انکے پیچھے پیچھے آگئی۔۔۔۔۔

"میں لٹ گئی۔۔۔۔۔ میں برباد ہو گئی۔۔۔۔۔" وہ اپنی چھاتی پٹنے لگیں۔۔۔۔۔

تابش انکی طرف بڑھا

"فری۔۔۔۔۔ اسے کہہ دے میرے پاس نہ آئے۔۔۔۔۔ یہ میرے پاس آیا تو میں اپنے ساتھ کچھ کر لوں

گی۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم چلائی

تابش کے قدم وہیں پہ رک گئے۔۔۔۔۔

فیزی نے تابش کو کمرے میں جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔ وہ واپس مڑ گیا

اباجی اس ساری صورت حال سے دلبرداشتہ ہو گئے۔۔۔۔۔ فیزی انکی حالت دیکھ رہی تھی

"بابا۔۔۔۔۔! آپ امی کو سمجھائیں نا۔۔۔۔۔" فیزی بولی

"بیٹا۔۔۔۔۔ میں ہار گیا ہوں۔۔۔۔۔ اس گھر کو گھر بنانے میں سالوں لگے۔۔۔۔۔ تمہارے بھائی کی ایک غلطی

نے سب خاک میں ملا دیا۔۔۔۔۔" انکی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔۔۔

"خدا کے لیے آپ خود کو سنبھالیں۔۔۔۔۔ آپ ایسے ٹوٹ گئے تو ہم سب کا کیا ہو گا۔۔۔۔۔" فیزی نے انکا ہاتھ

تھما

ناصرہ بیگم کی چیخ و پکار انکے کانوں کے پردے پھاڑتی رہی

"میں ٹوٹ گیا ہوں بیٹا۔۔۔۔۔ تابش نے سب برباد کر دیا۔۔۔۔۔" اباجی کی کمر جھکنے لگی۔

فیزی نے انھیں سہارا دے کر کرسی پہ بٹھایا۔ پھر ماں کی طرف پلٹی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"امی۔۔۔۔۔ خدا کے لیے اب بس کر دیں۔۔۔۔۔" فیزی انکے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑی ہو گئی

"مار دے مجھے۔۔۔۔۔ گلہ دبا دے۔۔۔۔۔" وہ چلائیں

"کس بات پہ اتنا ہنگامہ ہے۔۔۔۔۔ منگنی ٹوٹی ہے، آپکی بھانجی کا قتل نہیں ہوا۔۔۔۔۔" فیزی نے بھی چلا کر

جواب دیا

"دیکھ۔۔۔ دیکھ۔۔۔ یہ میرا خون ہے۔۔۔۔۔ میں بے اولاد ہی رہ جاتی۔۔۔۔۔ یا اللہ مجھے اٹھالے۔۔۔۔۔"
ناصرہ بیگم نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیے۔۔۔۔۔

"فیزی۔۔۔۔۔! دفع ہو جا۔۔۔۔۔ تجھے امی کا ذرہ بھی احساس ہے۔۔۔۔۔؟" فری چلائی

"تم بچ میں مت بولو۔۔۔۔۔ میں تمہیں وارن کر رہی ہوں۔۔۔۔۔" فیزی نے اسکی طرف انگلی کھڑی کی

"آپ مجھے بتائیں۔۔۔۔۔ کیا ایسا کر دیا بھائی نے۔۔۔۔۔؟ اپنی زندگی کا فیصلہ لینے کا پورا حق ہے انکے پاس۔۔۔۔۔"
فیزی ماں سے مخاطب تھی

"تو پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔ منگنی کے بعد ہی کیوں۔۔۔۔۔؟" ناصرہ نے سوال کیا

"منگنی کے بعد بتایا تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑی۔۔۔۔۔ شادی تو نہیں ہوئی نا ابھی۔۔۔۔۔" فیزی بولی

"ارے وہ تو میری بھانجی کی قسمت اچھی تھی جو پہلے بھانڈہ پھوٹ گیا۔۔۔۔۔"

"واہ۔۔۔۔۔ اور یہ بھانڈہ کس نے پھوڑا۔۔۔۔۔ آپ نے بھائی پہ چھاپہ مارا یا پھر آپکی بھانجی نے انھیں رنگے

ہاتھوں پکڑا۔۔۔۔۔؟ ارے وہ فریبی ہوتے تو ایسے سب کے سامنے آکے کہتے۔۔۔۔۔؟"

"اس سے بڑا فریب اور کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟ اگر اسکے دل میں کوئی اور تھا تو سیمی کے لیے ہاں کیوں کی۔۔۔۔۔؟"

"یہ بات آپ تسلیم کر لیں کہ آپ نے انکی پرورش ضرور کی ہے لیکن ماں نہیں بن پائیں۔ انکے لیے آپکے دل

میں ذرا سی بھی مامتا ہوتی تو آپکو محسوس ہوتا کہ وہ کیسے گھٹ گھٹ کے مر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ایک عرصہ ہوا ہے

کسی نے انھیں مسکراتے بھی دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

"جب وہ خود اپنے منہ سے کچھ پھوٹیں گے نہیں تو کسی کو کیسے پتا چلے گا۔۔۔۔" فری بیچ میں بولی

"واہ۔۔۔۔ آج جب پھوٹے ہیں تو تم سب انہیں پھانسی پہ لٹکانا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ انہوں نے ہاں اس لیے کی کیوں کہ ہم چاہتے تھے کہ سیمی اس گھر میں آئے۔۔۔۔۔ اور امی اگر آپ سچ سننا ہی چاہتی ہیں تو سنیں آپ اپنی بھانجی کو اس لیے اس گھر میں لانا چاہتی تھیں کہ کوئی اور آپکی سیٹ نہ سنبھال سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فیزی نے ناصرہ بیگم کو انکا اصل چہرہ دکھایا۔۔۔۔

فری اور ناصرہ کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آرہا تھا کہ فیزی اس حد تک تابش کے حق میں بولے گی۔۔۔۔۔
"مجھے مار دو۔۔۔۔۔ میں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ میری سگی بیٹی میرے خلاف کھڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم دوڑتی ہوئی کیچن میں گھسی۔۔۔۔

"میں آگ لگا دوں گی خود کو۔۔۔۔۔ میں اور نہیں جینا چاہتی۔۔۔۔۔ میں خود کشی کر لوں گی۔۔۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح مٹی کے تیل کا کین ڈھونڈنے لگیں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فری اور فیزی انہیں پکڑتی رہیں۔۔۔۔۔

بڑھتا ہوا شور سن کے تابش کیچن میں پہنچا۔۔۔۔۔

ناصرہ بیگم کے ایک ہاتھ میں تیل کا کین تھا اور دوسرے ہاتھ میں ماچس۔۔۔۔۔ فری اور فیزی ماں کو روکنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔۔

تابش برق رفتاری سے آگے بڑھا اور انکے ہاتھ سے تیل کا کین اور ماچس چھین لی۔۔۔۔۔

"اگر کسی کو مرنا ہے تو وہ میں ہوں۔۔۔۔۔ آپ نہیں۔۔۔۔۔" یہ کہہ کے وہ اپنے کمرے کی طرف لپکا۔۔۔۔۔
فیری اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔ خدا کے لیے۔۔۔۔۔ آپ تو ہوش کے ناخن لیں۔۔۔۔۔" وہ چلاتی ہوئی اسکے کمرے میں آگئی
تابش الماری سے اپنی پستول ڈھونڈنے لگا۔ فیری نے اسکے پاؤں پکڑ لیے۔۔۔۔۔ اور گڑ گڑانے لگی۔
وہ پھر بھی نہیں رکا تو وہ اسکے سامنے کھڑی ہو گئی اور اسے پستول تک پہنچنے سے روکا۔ وہ بھاگتا ہوا کمرے سے باہر
نکلا۔

ناصرہ بیگم صحن کے فرش پہ بیٹھ تھیں۔۔۔۔۔ فری نے ان کندھے پہ ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ تابش کیچن میں
گھسا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے فیری اس تک پہنچتی اس نے چھری اٹھائی اور اپنی کلائی پہ چلانے لگا
فیری کے پیچھے پیچھے فری بھی آگئی۔۔۔۔۔ دونوں نے اسکے ہاتھ سے چھری پکڑ لی لیکن تب تک خون کا ایک فوراً
اسکی کلائی سے جاری ہو چکا تھا۔۔۔۔۔
ان دونوں نے زور زور سے چلانا شروع کیا۔۔۔۔۔ اباجی اور ناصرہ کے بھی اوسان خطا ہوئے۔۔۔۔۔

ایمبولینس بلا کے فری اور فیری تابش کو اسپتال لے کے گئیں۔ تابش کی نس کٹنے سے بچ گئی لیکن کلائی پہ گہرا
زخم ضرور ہوا۔۔۔۔۔ مرہم پٹی کرانے کے بعد وہ دونوں اسے گھر واپس لے آئیں۔۔۔۔۔

تابش کی اس حرکت کے بعد اباجی بہت زیادہ پریشان تھے۔ ناصرہ بیگم نے بھی خاموشی اختیار کر لی۔

صبح ہوئی تو اباجی تابش کے کمرے میں آئے۔ وہ انھیں دیکھ کے اٹھ بیٹھا

"بیٹا۔۔۔ اور کتنے امتحان لوگے۔۔۔۔؟" وہ افسردہ ہو کے بولے

تابلش نے سر جھکا لیا

"یہ حرکت کرتے ہوئے تمہیں ایک بار بھی خیال نہیں آیا کہ تمہارے پیچھے ہم سب کا کیا ہوتا۔؟" انکی آنکھیں نم تھیں

"بابا۔۔۔! مجھے معاف کر دیں۔۔۔ اب سے آپ جیسا چاہیں گے ویسا ہو گا۔۔۔" وہ بولا

"اب ہمارے چاہنے کی باری ختم ہو گئی ہے، تم بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔۔۔۔؟" اباجی بولے

تابلش خاموش رہا۔۔

"بتاؤ بھئی۔۔۔۔۔ کون ہے نور۔۔۔۔۔؟" انھوں نے سوال کیا

"بابا۔۔۔! جن دنوں میں گھر پہ نہیں تھا، میں انھی کے گھر رکا ہوا تھا، بہت اچھے اور شریف لوگ ہیں۔۔۔ نور

ایک مدرسے میں پڑھاتی ہے۔۔۔۔" تابلش بتانے لگا

www.kitabnagri.com

"وہ بھی تمہیں پسند کرتی ہے۔۔۔۔؟" اباجی بولے

"نہیں۔۔۔۔" تابلش نے سر جھکا لیا

"پھر تم اس سے کیوں شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔؟" وہ حیران ہوئے

"مجھے وہ پسند ہے۔۔۔۔ اور اس سے شادی کرنا میرے لیے بہت ضروری ہے۔۔۔۔" تابلش نے سنجیدہ ہو کے

جواب دیا

"اور اگر ان لوگوں نے رشتے سے منع کر دیا تو۔۔۔۔؟" اباجی نے پوچھا

"بنا ان سے بات کیے ہم کیسے اندازہ لگا سکتے ہیں۔۔۔۔؟" تابش نے سر اٹھا کے انکی طرف دیکھا

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ لے چلو ہمیں۔۔۔۔ بات کر کے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔" اباجی نے جواب دیا

"لیکن۔۔۔۔ امی۔۔۔۔؟" تابش نے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا

"تمہاری زندگی سے بڑھ کے کچھ نہیں میرے لیے۔۔۔۔ ناصرہ سے میں نے بات کر لی ہے۔۔۔۔ اسکی تم فکر مت کرو۔۔۔۔" انھوں نے تابش کو تسلی دی۔

اباجی اٹھ کے جانے لگے۔۔۔۔

"لیکن۔۔۔۔ وہ سبھی۔۔۔۔" تابش نے ان کی طرف دیکھا

"بیٹا جو گزر گیا اسے بھول جاؤ۔۔۔۔" وہ یہ کہہ کے کمرے سے باہر آ گئے۔۔۔۔

تابش جلدی سے انکے پیچھے پیچھے گیا، ناصرہ بیگم اپنے کمرے کی الماری سے کپڑے نکال رہی تھیں

www.kitabnagri.com

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔ میں نے آپکا بہت دل دکھایا۔۔۔۔" تابش ہاتھ جوڑ کے کھڑا ہو گیا

ناصرہ بیگم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

"امی۔۔۔۔! مان جائیں نا۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔" فیزی پاس آ کے بولی

"بھائی کی چمچی۔۔۔۔" ناصرہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

"معاف کیا۔۔۔ جاؤ۔۔۔ پھر کبھی خود کشی کرنے کی کوشش کی تو معاف نہیں کروں گی" وہ بولیں
تابش مسکرا نے لگا۔۔۔

"بھائی۔۔۔ مجھے بھی معاف کر دیں۔۔۔ میں نے آپ سے بہت بد تمیزی کی۔۔۔" فری بھی آگئی
تابش نے فری کو گلے سے لگالیا۔۔۔

"یہ صحیح ہے بھئی۔۔۔ جو ان کی خاطر سب سے لڑتی رہی اسکے لیے کچھ نہیں۔۔۔" فیزی خفا ہے کے
بولی۔۔۔

تابش نے اپنے دونوں بازو پھیلائے اور بہنوں کو گلے سے لگالیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مولوی صاحب گھر میں داخل ہوتے ہی نور کو آوازیں دینے لگے۔۔۔

نور کمرے سے باہر آئی

www.kitabnagri.com

"جی بابا۔۔۔!"

"بیٹا۔۔۔ مولوی سراج صاحب، تصدق صاحب کے گھر والوں کے ہمراہ پہنچتے ہی ہوں گے، تم نے کھانے پینے
کا سارا انتظام کر لیا ہے نہ۔۔۔؟" مولوی صاحب پوچھنے لگے

"جی بابا۔۔۔! کھانے کا انتظام ہو گیا، آپ بے فکر رہیں۔۔۔" نور نے انھیں تسلی دی

"فاطمہ بیٹی اور انکی والدہ کو بلایا نہیں۔۔۔ انکا ساتھ ہونا ضروری ہے، خواتین بھی آرہی ہیں۔۔۔" مولوی صاحب نے مزید استفسار کیا

"ہاں بابا۔۔۔! فاطمہ تو پہلے ہی آگئی تھی، خالہ بھی آتی ہوں گی۔۔۔" نور نے انھیں بتایا۔۔۔
اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔

"شائد مہمان آگئے۔۔۔۔۔" مولوی صاحب دروازے کی طرف بڑھے
نور کا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہوا۔۔۔۔۔

"ہاں بابا۔۔۔! فاطمہ تو پہلے ہی آگئی تھی، خالہ بھی آتی ہوں گی۔۔۔" نور نے انھیں بتایا۔۔۔
اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔

"شائد مہمان آگئے۔۔۔۔۔" مولوی صاحب دروازے کی طرف بڑھے
نور کا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہوا۔۔۔۔۔

"نور بیٹا۔۔۔ تم کمرے میں جاؤ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔" وہ دروازہ کھولتے ہوئے بولے
انھوں نے جیسے ہی دروازہ کھولا تابش سامنے کھڑا تھا۔

مولوی صاحب حیران ہو گئے

"اسلام علیکم! مولوی صاحب۔۔۔!" تابش نے مسکراتے ہوئے سلام کیا

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"وعلیکم سلام۔۔۔۔۔ اصولاً تو مجھے آپ سے بات نہیں کرنی چاہیے لیکن دروازے پہ آئے مہمان کی عزت کرنا میرا فرض ہے" وہ خفا ہو کے بولے

"مولوی صاحب۔۔۔! میں آپ کے جذبات سمجھ سکتا ہوں۔ مجھے میری غلطی کی معافی دے دیں۔۔۔" تابش شرمندہ ہوا

مولوی صاحب نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا۔۔۔

انکی نظر تابش کے ابا جی اور باقی گھر والوں پہ پڑی۔۔۔ وہ حیران ہوئے۔۔۔ خواتین کو گھر کے اندر بھیج کے مرد حضرات کے لیے بیٹھک کھولی گئی۔

تابش نے ابا جی کا تعارف کرایا۔۔۔ مولوی صاحب ان سے مل کے بہت خوش ہوئے۔۔۔

ناصرہ بیگم فری اور فیزی کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئیں تو فاطمہ نے انکا استقبال کیا، وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ تابش کے گھر والے ہیں۔۔۔

"آپ نور ہیں۔۔۔؟" فیزی نے پوچھا

"نہیں۔۔۔ میں نور کی دوست فاطمہ ہوں۔۔۔" فاطمہ نے مسکرا کے جواب دیا

فاطمہ نے انھیں کمرے میں بٹھایا۔۔۔ اتنے میں فاطمہ کی امی بھی آگئیں۔ اس نے اپنی ماں کو انکے ساتھ بٹھایا اور خود نور کے پاس آگئی

"نور۔۔۔! تم تو کہہ رہی تھی مولوی گھرانا ہے، لیکن انکے طور اطوار تو کچھ اور ہی بتا رہے ہیں۔۔۔" فاطمہ نور کو بتانے لگی

"کیا مطلب۔۔۔؟ ارے ایک چچا سراج کی بیوی ہوں گی اور ایک خاتون انکی طرف سے ہوں گی بس۔۔۔"

نور کو مولوی صاحب نے جو بتایا اسی حساب سے وہ بولی

"ارے نہیں۔۔۔۔۔ دو نو جوان لڑکیاں اور ایک خاتون ہیں۔۔۔" فاطمہ نے بتایا

نور سوچ میں پڑ گئی۔

فاطمہ کی امی انکے ساتھ بات چیت میں مصروف تھیں۔۔۔

"سنا ہے آپکا بیٹا مدر سے میں معلم ہے۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔" وہ ناصرہ بیگم سے پوچھنے لگیں

ناصرہ بیگم حیران ہو کے بیٹیوں کی طرف دیکھنے لگیں، انھوں نے بھی آنکھ کے اشارے سے لاعلمی کا اظہار کیا

"کونسا بیٹا۔۔۔۔۔؟" ناصرہ بیگم نے پوچھا

www.kitabnagri.com

"وہی جس کے رشتے کے لیے آپ آئی ہیں۔۔۔۔۔" وہ بولیں

"ابھی تو ہم نے کوئی بات ہی نہیں چھیڑی۔۔۔ انھیں کیسے پتا چلا گیا کہ ہم رشتے کی بات کرنے آئے

ہیں۔۔۔۔۔؟" فری نے فیزی کے کان میں کھسر پھسر کی

"بچی سے نہیں ملوائیں گی۔۔۔؟" ناصرہ بیگم انھیں بولیں

"ہاں۔۔۔۔۔ ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔" وہ اٹھ کے نور کو لانے چل گئیں

"اللہ جانے تمہارے بھائی نے ان لوگوں کو کیا کہانی سنائی ہے۔۔۔۔۔ کب سے وہ مدرسے میں معلم ہو گیا۔۔۔۔۔
بندہ وہ جھوٹ بولے جو پکڑانا جائے۔۔۔۔۔" ناصرہ بیگم تنک کے بولیں۔۔۔۔۔

"امی۔۔۔! ہو سکتا ہیں انھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔۔۔ اور بھائی نے تو کہا تھا کہ نور کی ماں اس دنیا میں نہیں
ہیں اور نہ ہی کوئی بڑی بہن ہے۔۔۔۔۔ اب جانے کون ہیں یہ خاتون۔۔۔۔۔" فیزی انھیں سمجھانے لگی
اتنے میں نور فاطمہ کی امی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

نیلے اور سفید رنگ کے سوٹ میں سر پہ نیلے رنگ کا دوپٹہ لیے نور بہت حسین لگ رہی تھی۔ نور نے سب کو
سلام کیا اور فاطمہ کی امی کے ساتھ بیٹھ گئی

فری اور فیزی کی نظریں اسکے چہرے پہ جمی تھیں

"واؤ۔۔۔۔۔ بھائی کی چوائس تو آؤٹ کلاس ہے۔۔۔۔۔" فری سرگوشی کرتے ہوئے بولی

"دیکھا۔۔۔۔۔ تم سب ایویں ای ان پہ ظلم کر رہے تھے۔۔۔۔۔" فیزی ناگواری سے بولی

www.kitabnagri.com

"کیسا ظلم۔۔۔۔۔؟" فری نے اسے گھورا

"سیمی سے شادی کرانے والا۔۔۔۔۔" فیزی نے بھی اسے گھور کے جواب دیا

"ایکسیوزمی۔۔۔۔۔ ہماری سیمی بھی کسی سے کم نہیں ہے۔۔۔۔۔" فری چڑگئی

"ماشاء اللہ۔۔۔۔۔ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔۔۔" نہ چاہتے ہوئے بھی ناصرہ بیگم کے منہ سے تعریف نکل ہی آئی

"ماننا پڑے گا تابش بھائی کی چوائس کو۔۔۔۔۔" فیزی اترا کے بولی

"تابلش۔۔۔۔۔!"

نور کی حسین آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں۔۔۔۔۔

فاطمہ کی امی تابلش والے معاملے سے بے خبر تھیں وہ ابھی بھی انھیں تصدق صاحب کے گھر والے سمجھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے صحن میں آ کے فاطمہ کو آواز دی۔ وہ کیچن میں مہمانوں کے کھانے پینے کا انتظام کر رہی تھی۔ جب وہ صحن میں پہنچی تو مولوی صاحب نے بتایا کہ تابلش اور اسکے اباجی کے لیے چائے پانی کا فوراً انتظام کرو

"تابلش۔۔۔۔۔!"

فاطمہ کی حالت بھی نور جیسی ہونے لگی۔

اس نے جلدی سے مولوی صاحب کو چائے بسکٹ دیے وہ واپس بیٹھک میں چلے گئے

فاطمہ بھاگتی ہوئی نور کے پاس پہنچی۔۔۔ نور جو پہلے سے حواس باختہ بیٹھی تھی فاطمہ کا اڑا ہوا رنگ دیکھ کے اور زیادہ گھبرا گئی۔ فاطمہ نور کو بہانے سے واپس اسکے کمرے میں لے گئی۔

"نور پتا ہے۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ تابلش۔۔۔۔۔" فاطمہ ہڑبڑانے لگی

"ہاں۔۔۔۔۔ پتا ہے۔۔۔۔۔ یہ تابلش کی ماں اور بہنیں ہیں۔۔۔۔۔" نور جلدی سے بولی

"کیا۔۔۔۔۔؟ یہ تابلش کے گھر والے ہیں۔۔۔۔۔ باہر تابلش اور اسکے اباجی۔۔۔۔۔" فاطمہ بوکھلائی

"تابلش۔۔۔۔! تابلش بھی آیا ہے۔۔۔۔؟" نور کی سانسیں تیز ہوئیں۔۔۔

وہ دونوں ایک پل کے لیے سکتے میں چلی گئیں

"پر یہ لوگ آئے کس لیے ہیں۔۔۔۔؟" فاطمہ نے پوچھا

"جس طرح سے وہ مجھے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔ لگتا ہے رشتے کے لیے آئے ہیں۔۔۔۔" نور نے جواب دیا

"ہیں۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔ تو وہ دوسرے لوگ۔۔۔۔۔؟" فاطمہ پھر سے بوکھلا گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تابلش سے طویل شکوے شکایتوں کے بعد مولوی صاحب نے اس پوچھا

"برخودار۔۔۔۔! اتنے دن بعد کیسے آنا ہوا۔۔۔۔؟"

تابلش نے اباجی کی طرف اشارہ کیا

"جی دراصل۔۔۔۔ تابلش نے آپ کے گھرانے کی کافی تعریفیں کی تھیں۔۔۔۔" اباجی انکی طرف دیکھ کے

بولے

مولوی صاحب پوری طرح سے ہمہ تن گوش تھے۔۔۔۔ اباجی نے اپنی بات جاری رکھی

"بس۔۔۔۔ ہم بچے کے لیے اچھے رشتے کی تلاش میں تھے کہ کوئی شریف گھرانہ مل جائے، پتا چلا کہ ماشاء اللہ

آپکی دختر ایک نیک سیرت بچی ہے، ہم نے پھر سوچا کہ کیوں نہ آپکے آگے جھولی پھیلائی جائے۔۔۔۔ تابلش

سے آپ پہلے سے ہی واقف ہیں۔۔۔۔" اباجی نے مدعا بیان کیا۔۔۔

مولوی صاحب کے چہرے کے تیور بدلے، انھوں نے سر سے پاؤں تک تابش کا بغور جائزہ لیا۔

اس سے پہلے کے مولوی صاحب کوئی جواب دیتے، مولوی سراج صاحب بیٹھک کے دروازے کے سامنے نمودار ہوئے۔ مولوی صاحب جلدی سے انکی طرف بڑھے، انکے ساتھ تصدق صاحب اور انکا بھتیجا بھی موجود تھا۔ مولوی صاحب نے انکا استقبال کیا، تابش اور اباجی بھی اٹھ کے ان سے ملے۔۔۔

انکے ساتھ موجود خواتین گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوئیں۔۔۔

فاطمہ اور نور جواب تک سوچوں میں ڈوبی تھیں دو اور اجنبی خواتین کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کے سمجھ گئیں کہ تصدق صاحب کے گھر والے بھی پیچ گئے ہیں۔ ان دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے سے یہی پوچھ رہی تھیں کہ "اب کیا ہو گا۔۔۔؟"

دوسری طرف مولوی صاحب بھی کچھ عجیب و غریب صورت حال کا شکار تھے۔ ہلکی پھلکی باتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولوی سراج صاحب تصدق صاحب کے بھتیجے کے گن گانا شروع ہوئے کہ وہ کن کن کمالات پہ عبور رکھتے ہیں۔ تابش اور اباجی انکے آمد کے مقصد سے بے خبر تھے کچھ ایسی ہی صورت حال ان کے ساتھ بھی تھی، مولوی صاحب بس سب کے چہروں کو دھیان سے دیکھ رہے تھے۔ انھیں یہ سمجھ ہیں آ رہا تھا کہ آخر کس کو کیا جواب دیں۔۔۔ ایک طرف تابش تھا جس کے گھر والے ماڈرن خیالات کے مالک لگ رہے تھے، دوسری طرف تصدق صاحب کا بھتیجا جو کہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔۔۔ اب کریں تو کریں کیا۔۔۔

"نوازدین صاحب۔۔۔! آپ نے مہمانوں کا تعارف نہیں کرایا۔۔۔" مولوی سراج صاحب کا اشارہ تابش اور فاروق صاحب کی طرف تھا۔

"جی۔۔۔جی! نوجوان کا نام تابش ہے، کچھ عرصہ پہلے ہی ان سے ملاقات ہوئی تھی، بہت فرمانبردار اور نیک ہیں۔ اور یہ انکے والد صاحب ہیں۔۔۔" مولوی صاحب نے دونوں کا تعارف کرایا۔ مولوی سراج صاحب بڑے خوش ہوئے انھیں مل کے۔۔۔۔۔۔۔۔

باتوں باتوں میں کھانا لگ گیا۔۔۔

اندر کے حالات بھی باہر جیسے تھے۔ نور اپنے کمرے میں دبک کے بیٹھی تھی۔ فاطمہ بھاگ دوڑ میں لگی تھی اور فاطمہ کی امی دونوں کی حقیقت جاننے کے بعد کبھی انکے چہرے کی طرف دیکھتی تو کبھی اُن کے۔۔۔۔۔۔۔۔ کھانے کے بعد مولوی صاحب برتن سمیٹنے لگے تو تابش انکی مدد کے لیے کھڑا ہو گیا۔ وہ برتن اٹھا کے گھر میں داخل ہوئے۔

"خیریت سے مولوی صاحب کے ہاں آنا ہوا آپکا۔۔۔۔۔؟" مولوی سراج نے آہستگی سے فاروق صاحب سے پوچھا

"بس جی۔۔۔۔۔ بیٹے کے رشتے کے لیے جھولی پھیلائے مولوی صاحب کے پاس پہنچے ہیں۔۔۔۔۔" فاروق صاحب نے جواب دیا

مولوی سراج کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔ اتنے میں مولوی صاحب بھی اندر داخل ہوئے۔

"مولوی نواز الدین صاحب۔۔۔۔۔! آپ نے ہمیں بے عزت کرنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔؟" مولوی سراج صاحب آگ بگولہ ہو گئے

"کیا ہوا۔۔۔۔۔ خیریت تو ہے نہ؟" وہ پریشان ہو کے پوچھنے لگے

"خیریت خاک ہوگی۔۔ ایک طرف آپ نے ہمیں مدعو کیا۔۔۔ اور دوسری طرف انھیں بھی بلا لیا۔۔۔"

انھوں نے تابش کی طرف دیکھ کے گھورا

مولوی صاحب سمجھ گئے کہ دونوں ایک دوسرے کے بارے میں جان چکے ہیں

"آپ تسلی رکھیں۔۔۔ جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔ ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" انھوں نے سمجھانے کی کوشش کی

مولوی سراج کے بدلتے تیور دیکھ کے تصدق صاحب نے آنکھ کے اشارے سے پوچھا کہ آخر معاملہ کیا ہے۔

"مولوی نواز الدین نے ہمیں ذلیل کرنا تھا اس لیے بلا لیا۔۔۔۔۔ یہ دو صاحب جو تشریف فرما ہیں یہ بھی

مولوی صاحب کی بیٹی کے رشتے کے سلسلے میں آئے ہیں۔۔۔۔۔" انھوں نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا

بس پھر کیا تھا۔۔۔ مولوی تصدق نے بھی توپوں کا رخ انکی جانب کیا۔۔۔ مولوی صاحب حیران اور پریشان سے سب کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ انکی بات کو سننے کو تیار نہ تھے۔

تابش اور اباجی ان سب کا تماشا دیکھتے رہے۔ جب بات حد سے بڑھنے لگی تو تابش کھڑا ہو گیا

"دیکھیے۔۔۔! مولوی صاحب اس بارے میں بالکل لاعلم تھے کہ ہم لوگ انکی طرف آنے والے ہیں۔۔۔ یہ

جو بھی کچھ ہوا اچانک ہوا۔۔۔۔۔"

"برخودار آپ اس معاملے سے دور ہی رہیں۔۔۔۔۔ ہماری بات مولوی نواز الدین سے ہے۔۔۔ انھیں ہی جواب دینے دیں۔۔۔۔۔" مولوی سراج تک کے بولے

"یہ اتنی دیر سے آپکو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں پھر بھی آپ انھیں مسلسل لتاڑ رہے ہیں۔۔۔۔۔" تابش بھی تمللا گیا

تابش بہت اچھی طرح سے واقف تھا کہ یہ لوگ عاصم کا بنا جال ڈالنے آئے ہیں۔۔۔۔۔ صورت حال ایسی نہیں تھی کہ وہ مولوی صاحب کو انکی حقیقت بتا پاتا۔۔۔۔۔ کیونکہ اگر عاصم کی بات کھلی تو اسکی اپنی سچائی بھی کھل جائے گی۔

"مولوی ہو کے آپ نے اتنی گری ہوئی حرکت کی ہے۔ آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔" تصدق صاحب بولے

مولوی صاحب بدستور سب سے معافی مانگتے رہے۔

"مولوی صاحب معافی مانگنا بند کر کے بس اتنا بتادیں کہ آپ اپنی بیٹی کا رشتہ انھیں دے رہے ہیں یا ہمیں۔۔۔۔۔" تصدق صاحب کھڑے ہو کے بولے

انکی یہ بات سن کے مولوی صاحب کے چہرے کا رنگ بدلا

"تصدق صاحب۔۔۔ کسی شریف سے بیٹی کا رشتہ مانگنے کا یہ کونسا طریقہ ہے۔۔۔؟"

"شرافت کی بات اب آپ مت کریں۔۔۔۔۔ جس ذلت کا ہم سامنا کر رہے ہیں اسکے ذمہ دار آپ ہیں۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیسے کیسے لوگوں کو ہمارے برابر کھڑا کر دیا۔۔۔۔۔" تصدق صاحب نے منہ سے آگ نکالنا شروع کی

تابش نے انھیں جواب دینے کے لیے منہ کھولا لیکن اباجی نے اسے روک دیا

"خدا کا خوف کریں۔۔۔۔۔ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔" مولوی صاحب غصے میں آگئے

"خدا کا خوف تو آپ کو کرنا چاہیے۔۔۔۔۔" تصدق صاحب گرج کے بولے

"جب آپ لوگ میری کسی بات کو سننے کے لیے تیار نہیں ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

"آپ کی کیا بات سنیں ہم۔۔۔۔۔؟"

"آپ میرے دروازے پہ آئے ہیں تو میرے اوپر فرض ہے کہ میں کچھ ایسا نہ بولوں جس سے آپ کی دل آزاری ہو۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

"دل آزاری تو آپ نے کی ہے، ان جیسے لوگوں کو ہمارے ساتھ بٹھا کے"

"ان جیسے سے آپ کی کیا مراد ہے، جس طرح آپ میرے لیے قابل عزت ہیں اسی طرح یہ بھی میرے محترم

ہیں"

"تو پھر آپ انھی سے ہی رشتہ داری جوڑ لیں۔۔۔۔۔ لیکن یاد رکھیے گا کہ آپ بہت پچھتائیں گے۔۔۔۔۔ آپ کی بیٹی

صرف ایک مولوی کے گھر میں ہی خوش رہ سکتی ہے۔۔۔۔۔"

"ایسے مولوی کے گھر جو پہلے سے شادی شدہ ہے۔۔۔۔ صرف اولاد کے لیے اسے دوسری شادی کرنی ہے"

مولوی صاحب بھڑک گئے

"واہ مولوی صاحب۔۔۔۔ اب آپ کو دوسری شادی یاد آرہی ہے۔۔۔ جب مدعو کیا تھا تب یاد نہیں تھی۔۔۔؟" تصدق صاحب نے جواب دیا

"آپ کے غلط برتاؤ کی وجہ سے مجھے یہ بات کرنی پڑ رہی ہے" مولوی صاحب بولے

"اور آپ کا برتاؤ ٹھیک ہے۔۔۔۔؟"

"تصدق صاحب آپ مسلسل میری اور میرے مہمانوں کی تذلیل کر رہے ہیں، جبکہ یہ لوگ خاموشی سے آپ کو برداشت کر رہے ہیں۔۔۔" مولوی صاحب نے تابش اور فاروق صاحب کی طرف داری کی

"تو پھر آپ ان سے ہی رشتہ داری بنالیں۔۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔۔" وہ تینوں کھڑے ہو گئے

مولوی صاحب خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔

"مولوی نواز الدین میری بات یاد رکھنا۔ ان لوگوں سے رشتہ داری تمہیں مہنگی پڑے گی۔۔۔ کہیں کے نہیں رہو گے۔۔۔" مولوی سراج باہر نکلتے ہوئے بولے

"میرے اللہ نے چاہا تو سب اچھا ہو گا۔۔۔ مجھے اسکی ذات پہ بھروسہ ہے۔۔۔۔" مولوی صاحب نے انہیں جواب دیا

پھر کرسی پہ بیٹھ کے سر پکڑ لیا۔۔۔

بیٹھک سے مردوں کی اونچی اونچی آوازیں آنے پہ ساری خواتین بھی صحن میں آ گئیں۔۔۔۔

مولوی تصدق کے گھر والوں نے بھی برقعے سر پہ جمائے اور نور کو گھورتی ہوئیں باہر جانے لگیں

"خالہ۔۔۔۔! چائے تو پیتی جائیں۔۔۔۔" فاطمہ معصومیت سے بولی

"انھیں پلاؤ۔۔۔۔ ہمیں کچھ نہیں کھانا پینا۔۔۔۔" تصدق صاحب کی بیوی کا اشارہ ناصرہ بیگم کی طرف تھا

تابلش نے مولوی صاحب کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"آپکو ہماری وجہ سے اتنی پریشانی اٹھانی پڑی۔۔۔۔ میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔۔"

"نہیں برخودار۔۔۔۔ اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے، ہر کام میں اللہ پاک کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی

ہے۔۔۔۔ چلو اسی بہانے انکے اصلی تیور تو سامنے آئے۔۔۔۔" وہ افسردہ ہو کے بولے

"ہمیں اندازہ ہوتا کہ آپ کے گھر میں پہلے سے ہی رشتے کی بات کرنے کوئی آنے والا ہے تو ہم کبھی بھی نہ

آتے۔۔۔۔" اباجی بولے

www.kitabnagri.com

"جس گھر میں بیٹیاں ہوتی ہیں وہاں رشتے کی غرض سے لوگ آتے ہی ہیں۔۔۔۔ یہی دنیا کی ریت ہے۔۔۔۔"

مولوی صاحب نے جواب دیا۔

کافی دیر خاموشی رہی۔۔۔۔ اسکے بعد اباجی پھر سے بولے

"اس وقت اس طرح کا سوال کرنا قطعی نامناسب ہے، پھر بھی میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لیے کیا

حکم ہے۔۔۔۔؟"

"مجھے سوچنے کا تھوڑا سا وقت چاہیے۔۔۔ اس کے بعد ہی آپکو کوئی جواب دے سکتا ہوں۔۔۔" مولوی صاحب انکی طرف دیکھ کے بولے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد تابش نے اجازت چاہی۔ مولوی صاحب نے اباجی کا موبائل نمبر لیا اور انھیں رخصت کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہت دنوں بعد تابش کے چہرے پہ مسکراہٹ پھر سے لوٹی۔۔۔۔۔ اپنے بستر پہ لیٹے وہ نور کے بارے میں سوچتا رہا

"بھائی۔۔۔ نور بہت پیاری ہے۔۔۔ سچی۔۔۔ میری تو آنکھیں کھل گئیں اسے دیکھ کے۔۔۔" فیزی پاس آ کے بولی

تابش مسکرایا

"ہماری سیمی بھی کسی سے کم نہیں ہے۔۔۔" فری کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"ہاں۔۔۔ صحیح کہہ رہی ہو سیمی کسی سے کم نہیں ہے۔۔۔ لیکن نور بھابی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔" فیزی نے اسے جواب دیا

"نور بھابی۔۔۔۔۔ ارے پہلے ہاں تو ہونے دو۔۔۔۔۔" فری بولی

"مجھے پورا یقین ہے۔۔۔ انکی طرف سے جلدی جواب آئے گا وہ بھی ہاں میں ہی ہو گا۔۔۔۔۔" فیزی بولی

"لیٹس سی۔۔۔۔۔!"

"بھائی۔۔۔ میں ایک بات سوچ رہی تھی۔۔۔؟" فیزی تابش سے مخاطب ہوئی

"کیا؟" تابش نے جواب دیا

"آپ ایک بار سیمی کو سوری بول دیں۔۔۔۔ اسکا بھی دل ٹوٹا ہے۔۔۔۔" فیزی نے درخواست کی

تابش سوچ میں پڑ گیا

"ہاں بھائی۔۔۔ پلیز۔۔۔ وہ دل کی اچھی ہے آپکو ضرور معاف کر دے گی۔۔۔" فری نے بھی ساتھ دیا

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں اسے فون کرتا ہوں۔۔۔ تم لوگ جاؤ۔۔۔" تابش اٹھ بیٹھا

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہم بھی سنیں گے۔۔۔ پلیز۔۔۔" فری نے ضد لگالی

فیزی نے اس کے گھورا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے باہر چلی گئی

تابش نے اسکا نمبر ڈائل کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہیلو۔۔۔۔۔! سیمی۔۔۔۔!" تابش بولا

"یہ پوچھنے کے لیے فون کیا کہ زندہ ہوں یا مر گئی۔۔۔؟" سیمی نے جواب دیا

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

"اچھا طریقہ ہے ذلیل کرنے کا۔۔۔۔"

"تمہیں میری صورت حال کا اندازہ نہیں ہے یا۔۔۔۔ میں کس مشکل میں ہوں۔۔۔۔"

"یہ مشکل تب یاد کیوں نہیں آئی۔۔۔ جب میں بار بار پوچھتی تھی؟"

"حالات ایکدم سے بدل گئے۔۔۔ میں بے بس ہو گیا۔۔۔"

"ایسی بھی کیا بے بسی تابش۔۔۔؟ اچانک ہی تمہیں وہ لڑکی یاد آگئی۔۔۔"

"ہاں اچانک ہی تھا۔۔۔ اس دن عاصم سے مل کے۔۔۔۔۔" تابش نے بات ادھوری چھوڑ دی

"کیا۔۔۔۔؟ عاصم نے کیا کیا۔۔۔۔۔" سیمی نے حیرانی سے پوچھا

"چھوڑو۔۔۔۔۔ بس ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔"

"جب تک مجھے اصل بات نہیں بتاؤ گے تب تک معاف نہیں کر سکتی۔۔۔"

"یار عاصم ایک عرصے سے اس لڑکی کے پیچھے پڑا ہے۔۔۔ اس نے مجھے بھی اسکے پیچھے لگایا۔۔۔ لیکن اس سے

ملنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کتنی پارسا ہے۔۔۔۔۔ عاصم اسکی زندگی خراب کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔"

"میں سمجھی نہیں۔۔۔۔۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ" سیمی اس پوچھنے لگی

www.kitabnagri.com

تابش نے سیمی کو پہلے دن سے آخری دن تک کی ساری داستان سنا دی۔۔۔۔۔

"یہ سب تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔" سیمی نے سب سننے کے بعد جواب دیا

"اس سے پہلے ایسا موقع ہی نہیں آیا کبھی۔۔۔۔۔"

"تو تم اس لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو۔۔۔۔۔؟"

"عشق و محبت سے میں بالکل ناواقف ہوں پر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اسکے بناسب کچھ ادھورا ادھورا سا ہے۔۔۔"

"اور مجھ سے جو وعدہ کیا تھا۔۔۔ ساتھ نبھانے کا۔۔۔ اسکا کیا۔۔۔؟"

"میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔"

"شرمندگی سے کام نہیں چلے گا۔۔۔ مجھے میرا پہلے والا دوست چاہیے۔۔۔ جو ہنستا کھیلتا تھا۔۔۔ مجھ سے ہر بات شئیر کرتا تھا"

"میں پوری کوشش کروں گا۔۔۔۔۔" تابش نے مسکرا کے جواب دیا

"کوشش نہیں۔۔۔ تمہیں یہ کرنا ہی ہو گا۔۔۔ میں تمہیں کھو نہیں سکتی۔۔۔" سیمی نے جواب دیا

"اچھا بابا۔۔۔ اب کی بار پکا وعدہ۔۔۔ میں ہمیشہ تمہارا دوست بن کے رہوں گا۔۔۔" تابش نے جواب دیا

سیمی سے بات کرنے کے بعد تابش کے دل کا بوجھ ہلکا ہوا۔۔۔ اور اس نے آنکھیں بند کیں

www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تابش سے بات کرنے کے بعد سیمی نے فری کا نمبر ڈائل کیا

وہ اسکی کی کال دیکھ کے خوش ہو گئی

"ہیلو۔۔۔" وہ بولی

"فری مجھے تم سے ایک کام ہے۔۔۔۔" سیمی فوراً بولی

"ہاں ہاں۔۔۔ بولو کیا کرنا ہے؟"

"مجھے تابش کے دوست عاصم کا نمبر چاہیے۔۔۔۔"

"کیوں۔۔۔۔ عاصم بھائی کا نمبر کیوں۔۔۔۔"

"فیزی تمہارے آس پاس تو نہیں ہے۔۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ وہ کیچن میں چائے بنا رہی ہے۔۔۔۔"

"گڈ۔۔۔۔ فری پلیز مجھے نمبر چاہیے۔۔۔۔ جس دن تابش اور میں باہر کھانا کھانے گئے تھے۔ وہاں عاصم سے ملاقات ہوئی تھی، وہ تابش سے مولوی صاحب کی بیٹی کے حوالے سے کچھ بات کر رہا تھا، مجھے دیکھ کے چپ ہو گیا۔۔۔ اس کے بعد سے ہی تابش نے اتنا بڑا فیصلہ کیا۔۔۔ مجھے بس وہ وجہ جانتی ہے۔۔۔ پلیز کچھ کرو۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرے پاس تو نہیں ہے بھائی سے ہی لینا پڑے گا۔۔۔۔" فری بولی

"نو۔۔۔ نو۔۔۔ پلیز اس بارے میں کسی اور کو پتہ نہ چلے۔۔۔ بس چپ چاپ یہ کام کر دو۔۔۔۔" سیمی نے اسے

تنبیہ کی

"اچھا میں کوشش کرتی ہوں۔۔۔۔ تم بتاؤ بھائی نے کال کی؟"

"ہاں کی تھی۔۔۔۔"

"کیا بات ہوئی۔۔۔؟"

"فری۔۔۔! پلیز پہلے میرا کام کر دو اسکے بعد تفصیل سے بتاتی ہوں۔۔۔"

"اچھا بابا۔۔۔" فری نے یہ کہہ کے فون بند کر دیا اور تابلش کے کمرے کی طرف چل پڑی

"بھائی۔۔۔ مجھے آپکا فون چاہیے۔۔۔" وہ تابلش کے پاس کھڑی ہو گئی

"کیوں۔۔۔؟"

"بس۔۔۔ مجھے ایک ضروری فون کرنا ہے۔۔۔" اس نے بہانہ کیا

تابلش نے اپنا فون اسے دیدیا فری نے جلدی سے عاصم کا نمبر نکالا اور سیسی کو فارورڈ کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سیسی نے عاصم کا نمبر ڈائل کیا

"ہیلو۔۔۔!"

"ہائے۔۔۔! ہوازدنیر"

"میں سیسی۔۔۔ ہوں۔۔۔ تابلش کی منگیتر۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ بھابی جی۔۔۔ بھابی جی۔۔۔ خیریت سے یاد کیا۔۔۔" وہ پوچھنے لگا

"تمہیں نور چاہیے۔۔۔۔۔؟ میں لا کے دوں گی" سیسی سنجیدہ ہو کے بولی

سیسی کی بات سن کے عاصم کو جھٹکا لگا۔۔۔۔۔

سیسی نے عاصم کا نمبر ڈائل کیا

"ہیلو۔۔۔۔!"

"ہائے۔۔۔۔! ہوازدیئر"

"میں سیسی۔۔۔ ہوں۔۔۔ تابش کی منگیت۔۔۔"

"اوہ۔۔۔۔ بھابی جی۔۔۔ بھابی جی۔۔۔۔ خیریت سے یاد کیا۔۔۔" وہ پوچھنے لگا

"تمہیں نور چاہیے۔۔۔۔۔؟ میں لا کے دوں گی" سیسی سنجیدہ ہو کے بولی

سیسی کی بات سن کے عاصم کو جھٹکا لگا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"پر۔۔۔ آپ۔۔۔ نور کو کیسے جانتی ہیں۔۔۔ اور میرے لیے یہ سب کیوں کر ناچا ہتی ہیں۔۔۔؟" عاصم نے پوچھا

"نور کی وجہ سے تابش نے میرے ساتھ منگنی توڑ دی ہے۔۔۔ سیدھی سی بات ہے، مجھے تابش چاہیے اور تمہیں نور۔۔۔ اس لیے میں تمہیں یہ آفر دے رہی ہوں۔۔۔" سیسی نے اصل بات بتادی

"اوہ۔۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ تو یہ بات ہے۔۔۔۔۔"، عاصم پوری بات سمجھ گیا

"یس۔۔۔۔۔ اب تم بتاؤ۔۔۔۔۔ تم اس میں میرا ساتھ دے رہے ہو یا نہیں۔۔۔۔۔؟ سیمی نے پوچھا

"ہاں۔۔۔۔۔ وائے ناٹ۔۔۔۔۔ مجھے کرنا کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟" عاصم سوچتے ہوئے بولا

"تم مجھے نور کے گھر تک پہنچا دو۔۔۔۔۔ باقی سب مجھ پہ چھوڑ دو۔۔۔۔۔" سیمی نے جواب دیا

"ڈن۔۔۔۔۔ میں تمہیں وہاں تک پہنچا دوں گا۔۔۔۔۔" عاصم نے حامی بھر لی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور بیٹا۔۔۔۔۔! صورت حال ایسی بن گئی ہے کہ میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں۔۔۔۔۔ اس لیے اس بار تمہیں سوچ سمجھ کے جواب دینا ہو گا" مولوی صاحب نور سے مخاطب تھے

"بابا۔۔۔۔۔! میں خود اس حالت میں نہیں کہ کوئی فیصلہ کر پاؤں۔۔۔۔۔ مجھے تھوڑا وقت دے دیں۔۔۔۔۔" نور نے جواب دیا

وہ کمرے میں لوٹی اور سوچوں میں ڈوب گئی، کل تک تابش صرف اسکی سوچوں میں تھا اور آج حقیقت بن کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ نور نے فاطمہ کو گھر بلایا تاکہ اس سے اس حوالے سے بات کر سکے۔۔۔۔۔

"فاطمہ۔۔۔۔۔! بابا نے تابش سے متعلق میری رائے مانگی ہے۔۔۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔۔۔؟" نور پریشان ہو کے بولی

"اف خدا یا۔۔۔۔۔! تم نے ابھی تک اپنا جواب نہیں دیا؟" فاطمہ حیران ہوئی

"کوئی جواب ہو تو دوں نا۔۔۔۔۔" نور پھر سے سوچوں میں ڈوب گئی

"نور۔۔۔! میں تمہیں سمجھدار سمجھتی تھی لیکن آج تم نے ثابت کر دیا کہ کتنی بڑی بے وقوف ہو تم۔۔۔"

فاطمہ چڑگئی

نور نے اسے گھورا

"بابا۔۔۔ تم سوچ کیا رہی ہو۔۔۔ ہاں کر دو۔۔۔ بس۔۔۔"

"ایسے کیسے ہاں کر دوں۔۔۔؟"

"لو۔۔۔ اور سنو۔۔۔ دوسری شادی والے کے لیے تو جھٹ سے ہاں کر دی تھی۔۔۔ اب کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"

"اس میں بابا کی رضا شامل تھی۔۔۔ تابش والے معاملے میں وہ خود پریشان ہیں۔۔۔"

"نور سچے دل سے ایک بات کا جواب دو،۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"پوچھو۔۔۔!"

"تم تابش کو پسند کرتی ہو یا نہیں۔۔۔؟"

"سچ پوچھو تو میں خود نہیں جانتی۔۔۔۔۔"

"اف۔۔۔ یہ کیسا جواب ہے۔۔۔؟"

"یہ حقیقت ہے کہ وہ میرے دل دماغ میں ضرور رہتا ہے، میں اس کے بارے میں سوچتی بھی ہوں۔۔۔ اسکی وہ آنکھیں جو میرے چہرے پہ مرکوز تھیں۔۔۔ میں بھول نہیں پائی۔۔۔۔ اسکے جانے کے بعد جب بھی میں نے بیٹھک میں قدم رکھا اسکی خوشبو میرے حواس پہ طاری ہوئی ہے۔۔۔۔" نور بتاتے بتاتے چپ ہو گئی

"نور۔۔۔! یہی تو پیار ہے، تم اسے پسند کرتی ہو۔۔۔ اب جب وہ باقاعدہ طور پہ تمہارا رشتہ لینے آیا ہے تو کیوں تم فیصلہ نہیں کر پار ہی ہو۔۔۔۔؟"

"نہیں جانتی۔۔۔ ایک خوف سا ہے دل میں۔۔۔۔ ایک بے چینی سی۔۔۔"

"تم جتنا زیادہ سوچو گی فیصلہ لینا اتنا ہی مشکل ہو گا، بس اللہ کا نام لو اور ہاں کر دو۔۔۔۔" فاطمہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا

☆☆☆☆☆☆☆☆

تابلش دکان سے واپس آیا تو اباجی ٹی وی پہ خبر نامہ دیکھنے میں مصروف تھے۔ وہ سلام کر کے انکے پاس بیٹھ گیا۔ اباجی دکان کے حالات پوچھنے لگے۔ فیزی اور فری بھی آگئیں۔ تابلش کی بے چین نظریں سب کے چہرے پڑھنے لگیں۔۔۔ جب کہیں سے کوئی خاطر خواہ آثار نظر نہیں آئے تو وہ اباجی سے پوچھنے لگا

"بابا۔۔۔ وہ۔۔۔ میں نے ایک دوبار آپکے نمبر پہ فون کرنے کی کوشش کی لیکن نمبر بند تھا۔۔۔ خیریت تھی نا۔۔۔؟"

"میرا نمبر۔۔۔؟ میرا نمبر تو کھلا رہا ہے پورا دن۔۔۔۔" اباجی جیب سے فون نکال کے دیکھنے لگے

"بابا۔۔۔! آپ سمجھے نہیں۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ نور کے گھر سے کال آئی یا نہیں۔۔۔؟" فری بولی

تابش نے اسے گھورا۔۔۔۔۔ اباجی مسکرا دیے۔۔۔

"بچو۔۔۔! ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔۔۔" فری نے اسے چھیڑا

"نہیں آیا تو آجائے گا۔۔۔۔۔ کیوں میرے بھائی کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔؟" فیڑی نے جواب دیا

اتنے میں اباجی کے موبائل کی بیل بجنے لگی۔ تابش کے کان کھڑے ہوئے۔ اباجی چشمہ لگا کے نمبر دیکھنے لگے۔۔۔ تابش کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ انھوں نے فون اٹنڈ کیا

"اسلام علیکم۔۔۔! میں مولوی نواز الدین بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

"جی۔۔۔جی۔۔۔ مولوی صاحب۔۔۔ کیا حال ہے آپکا؟"

"بس مالک کا کرم ہے، آپ سنائیں۔۔۔ گھر میں سب خیر خیریت ہے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"بس جی آپکی دعائیں چاہیں۔۔۔۔۔"

"اللہ پاک آپکو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔۔۔ آمین"

"آمین۔۔۔۔۔"

"وہ کچھ دن پہلے آپ رشتے کے لیے تشریف لائے تھے۔۔۔"

"ہاں جی۔۔۔ بس تب سے آپکے جواب کے ہی منتظر ہیں۔۔۔"

"بس جی بیٹی کا معاملہ ہے سوچ بچار تو کرنی پڑتی ہے۔۔۔"

"بے شک۔۔۔ آپکو سوچنے سمجھنے کا پورا حق حاصل ہے"

"ماشاء اللہ آپکا بیٹا، فرمانبردار اور ہونہار ہے۔۔۔ آپکا گھرانہ بھی تعلیم یافتہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری بیٹی آپکے

گھر میں خوش رہے گی۔ ہم اس رشتے کے لیے راضی ہیں۔۔۔"

"بے حد شکریہ۔۔۔ آپ نے اتنی عزت بخشی۔۔۔"

"بس ایک چھوٹی سی عرض تھی۔۔۔"

"جی مولوی صاحب آپ حکم کریں۔۔۔"

"میں جلد از جلد اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ اگر آپکو وقت نہ ہو تو اگلے ہفتے نکاح کی رسم

کر لیتے ہیں۔۔۔ اسکے بعد پھر رخصتی کی تاریخ بھی طے کر لیں گے۔۔۔" مولوی صاحب بولے

"میں آپکی بات سمجھ گیا، بس ایک بار گھر والوں سے مشورہ کر کے میں آپکو مطلع کرتا ہوں۔۔۔" اباجی نے

جواب دیا

مولوی صاحب نے سلام کر کے فون بند کر دیا

"مبارک باد۔۔۔ رشتے کے لیے ہاں ہو گئی ہے۔۔۔" اباجی نے تابش کی طرف دیکھا

تابش کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔ فری اور فیزی نے تابش سے تحفے مانگنا شروع کر دیے۔ ناصرہ بیگم نے بھی اسکو مبارک باد دی۔۔۔

اباجی نے بتایا کہ وہ اگلے ہفتے نکاح کی رسم کرنا چاہتے ہیں۔ شاندرخصتی بھی جلدی ہی کر دیں۔۔۔ فیزی اور فری یہ سن کے پریشان ہو گئیں کہ اتنی جلدی تیاریاں کیسے ہوں گی۔ لیکن تابش نے تسلی دی کہ سب کچھ ہو جائے گا۔۔۔ اباجی نے مولوی صاحب کو اگلے جمعہ کی شام کا وقت دیا کہ وہ چند لوگوں کے ہمراہ نکاح کے لیے حاضر ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مقررہ دن تابش کے گھر والے چند رشتہ داروں کے ہمراہ نور کے گھر نکاح کی رسم کے لیے پہنچے۔۔۔ مولوی صاحب کی جانب سے بھی چند ایک مہمان مدعو تھے۔ کیونکہ سب کچھ بہت جلدی ہوا تھا اس لیے انکے قریبی رشتہ دار شرکت نہ کر سکے۔۔۔

مولوی صاحب نے نور اور تابش کا نکاح پڑھایا۔۔۔ نکاح کے بعد مہمانوں کے کھانے کا بھی انتظام تھا۔ جب ایک ایک کر کے مہمان رخصت ہونے لگے تو تابش نے مولوی صاحب سے سرگوشی کی

"آپ سے ایک عرض تھی۔۔۔"

"جی بیٹا۔۔۔ بتائیں۔۔۔" مولوی صاحب بولے

"اگر آپکو اعتراض نہ ہو تو میں پردے میں رہتے ہوئے اپنی منکوحہ سے بات کرنا چاہتا ہوں" وہ سر جھکا کے بولا

مولوی صاحب تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوئے، پھر گھر جا کے نور سے اس بارے میں بات کی اور اسکی بھی مرضی پوچھی کہ کیا وہ بھی بات کرنا چاہتی ہے۔ فاطمہ کے اشارہ کرنے پہ نور نے حامی بھر لی۔

نور کے کمرے کے دروازے کے ایک طرف تابش تھا اور دوسری طرف نور

"میں شرمندہ ہوں جو اس طرح سے آپکو تکلیف دی۔۔۔" تابش سر جھکا کے بولا

دوسری طرف سے خاموشی ہی رہی

"در اصل میرے دل پہ ایک بوجھ تھا، آپ سے بات کر کے میں وہ بوجھ اتارنا چاہتا ہوں۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ

اس نکاح میں آپکی مرضی شامل ہے۔ لیکن میں اس حقیقت سے بھی آشکار ہوں کہ آپ مجھے پسند نہیں

کرتیں۔۔۔ میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میری اس غلطی کے لیے مجھے معاف کر کے آپ اپنا دل صاف کر لیں

۔۔۔ میں کوشش کروں گا کہ آنے والے دنوں میں میری طرف سے آپکو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ

ہو۔۔۔۔۔" تابش نے اپنی بات مکمل کر دی

Kitab Nagri

نور کی طرف سے پھر بھی کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔ تابش واپس مڑا

"سنئیے۔۔۔!" نور کی آواز تابش کے کانوں میں پڑی

"میں بھی آپ سے معافی چاہتی ہوں، میری وجہ سے آپکی دل آزاری ہوئی۔ میں نے نا صرف آپ پہ بے بنیاد

الزام لگایا بلکہ ہاتھ بھی اٹھایا۔۔۔ آپکے جانے کے بعد سے لے اب تک میں احساس جرم میں مبتلا رہی ہوں۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا" نور شرمندہ ہوئی

"آپکو معافی مانگنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ کہیں نہ کہیں میری غلطی ضرور تھی۔۔۔" تابش نے جواب دیا

ایک طرف فاطمہ کی نظریں نور پہ جمی تھیں اور دوسری طرف فیزی اور فری تابش کو دیکھ رہی تھیں۔ اس صورت حال کو سمجھتے ہوئے تابش نے مزید کوئی بات کرنے سے اجتناب کیا۔ اور سلام کر کے وہاں سے چلا گیا۔ مولوی صاحب نے اباجی کے ساتھ مشورہ کر کے رخصتی کی تاریخ طے کر دی۔ شادی کی تیاریوں کے لیے بس ایک مہینہ تھا۔ اباجی نے مولوی صاحب سے عرض کہ وہ کسی طرح کا جہیز قبول نہیں کریں گے اس لیے انھیں ایسے کسی تکلف میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مولوی صاحب انکے اس فیصلہ سے خوش بھی تھے لیکن وہ اپنی اکلوتی بیٹی کو دو کپڑوں میں رخصت کرنے کے لیے بھی راضی نہیں تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جہاں ایک طرف تابش اپنے گھر والوں کے ساتھ زور و شور سے شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا وہیں دوسری طرف

www.kitabnagri.com

نور کے اچانک نکاح کے باعث مولوی صاحب دور درواز کے رشتہ داروں کو مدعو نہیں کر پائے اس لیے انھوں نے فیصلہ کیا کہ خود جا کے سب کی شکایت دور کریں اور شادی کا دعوت نامے بھی اپنے ہاتھ سے بانٹ کے آئیں۔ فاطمہ اور اسکی امی نور کے ساتھ رک گئیں اور مولوی صاحب دودن کے لیے رشتہ داروں کی طرف چل پڑے۔

عصر کی اذان ہوئی تو نور نے نماز کا وضو کیا، اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی۔ فاطمہ اور اسکی امی نور کی شادی کے کپڑوں کی خریداری سے واپس لوٹیں۔۔۔

"جلدی سے دیکھ کے بتاؤ۔۔۔ اگر تبدیل کرانے ہیں تو امی اور میں دوبارہ بازار جاتے ہیں" فاطمہ نے دو شاپنگ بیگ نور کو تھمائے۔

"عصر کا وقت نکل رہا ہے، میں نماز پڑھ لوں پھر دیکھتی ہوں۔۔۔" نور بولی

"اچھا بابا۔۔۔! نماز پڑھ لو۔۔۔" فاطمہ بولی

نور نماز پڑھنے لگی، فاطمہ کی امی چائے بنانے کے لیے کچن میں چلی گئیں اور فاطمہ شاپنگ بیگ لیے کمرے میں چلی گئی۔

دروازے پہ دستک ہونے لگی۔ فاطمہ جلدی سے دروازے پہ پہنچی

"کون۔۔۔؟"

"جی مجھے نور سے ملنا ہے، پلیز جلدی دروازہ کھولیں۔۔۔" نسوانی آواز فاطمہ کے کانوں میں پڑی

فاطمہ نے دروازہ کھولا

سیمی ہڑبڑا کے گھر میں داخل ہوئی۔

"آپ۔۔۔ آپ نور ہیں۔۔۔؟" وہ بوکھلا کے بولی

"نہیں۔۔۔ پر۔۔۔ آپ کون ہیں؟" فاطمہ گھبرا گئی۔

"میں تابش کی خالہ زاد ہوں۔۔۔ مجھے نور سے ملنا ہے۔۔۔ نور کہاں ہے۔۔۔؟" سیمی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

فاطمہ کی امی بھی کیچن سے باہر آ گئیں۔۔۔

"پلیز جلدی بتائیں۔۔۔۔۔" سیمی نے فاطمہ کے کندھے سے ہلایا

"بیٹی ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ تم اتنی پریشان کیوں ہو۔۔۔؟" فاطمہ کی امی آگے بڑھ کے پوچھنے لگی

"آئی۔۔۔ تابش کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے، اسکی حالت بہت نازک ہے۔۔۔ بار بار نور کا نام لے رہا ہے۔ میں نور کو لینے آئی ہوں" سیمی کی سانس پھولنے لگی

نور نماز پڑھ کے صحن میں پہنچی تو سیمی کی بات اسکے کان میں پڑی۔ فاطمہ اور اسکی ماں کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔۔

سیمی کی نظر نور پہ پڑی تو وہ دوڑتی ہوئی اسکے پاس پہنچی

"آپ نور ہیں۔۔۔؟ پلیز میرے ساتھ چلیں تابش زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے" اس نے نور کندھے سے پکڑ کے ہلایا

نور اپنے حواس کھو چکی تھی وہ بس دیدے پھاڑے سیمی کو دیکھتی رہی

"آئی۔۔۔ آپ انھیں کہیں نا۔۔۔۔۔ وقت بہت کم ہے۔۔۔۔۔" سیمی فاطمہ کی امی کے پاس آ کے بولی

نور کی حالت دیکھ کے فاطمہ اسکے پاس آئی

"نور۔۔۔۔۔نور۔۔۔۔۔" وہ اسکے بازو سے پکڑ کے ہلانے لگی

نور نے کوئی جواب نہ دیا

"نور بیٹا۔۔۔۔۔کچھ تو بولو۔۔۔۔۔" فاطمہ کی امی بھی پاس آئیں

فاطمہ نے نور کو گلے لگا لیا۔۔۔۔۔آنسو کا ایک طوفان نور کی آنکھوں سے رواں ہوا

"نور۔۔۔۔۔یہ رونے کا وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔" سیمی چلاتے ہوئے بولی

"میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔۔۔۔۔" فاطمہ نے اسے جواب دیا

"نہیں۔۔۔۔۔آپ یہیں رکیں۔۔۔۔۔اسپتال میں تابش کی پوری فیملی موجود ہے۔۔۔۔۔اور ویسے بھی یہاں بھی

کسی کارہنا ضروری ہے۔۔۔۔۔بس آپ لوگ دعا کریں۔۔۔۔۔" سیمی نے اسے روکا

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔تم اسے لے جاؤ۔۔۔۔۔جلدی سے خیر کی خبر سنانا۔۔۔۔۔" ہم لوگ دعا کر رہے

ہیں۔۔۔۔۔" فاطمہ کی امی بولیں

www.kitabnagri.com

سیمی نور کو اپنی گاڑی میں بٹھا وہاں سے لے گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بھائی۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔" فیزی بھاگتی ہوئی تابش کے پاس پہنچی

"کیا ہوا۔۔۔۔۔؟" وہ اباجی کے کمرے میں بیٹھا حساب کتاب میں مصروف تھا

فیبری نے ایک پیکٹ اور کاغذ کی پرچی اسے تھمائی

تابش نے پیکٹ کھول کے دیکھا تو اس میں پیسے تھے۔ وہ پرچی کھول کے پڑھنے لگا

"میں سمجھتا رہا کہ یہ کام بس محبت میں ممکن ہے۔ پر سیمی نے ثابت کر دیا کہ نفرت محبت سے زیادہ طاقتور ہے۔ تمہاری محبت نور کو بچانے میں ناکام رہی لیکن سیمی کی نور سے نفرت کامیاب ہو گئی۔ تم تو اپنا وعدہ پورا نہیں کر پائے پر میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ یہ وہ رقم جو میں نے تمہیں نور کے بدلے میں دینے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ عاصم۔۔۔"

تابش کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔ وہ پاگلوں کی طرح اپنے کمرے کی طرف دوڑا اپنا پستول الماری سے نکالا اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

فیبری، فری اور اباجی اسے آوازیں دیتے رہے کہ ہوا کیا ہے؟، لیکن وہ بنا کچھ بولے چلا گیا۔

تابش بہت اچھی طرح سے واقف تھا کہ عاصم نور کو اپنے فارم ہاؤس پہ لے گیا ہو گا۔۔۔

اندھا دھند بانیک دوڑاتے ہوئے وہ عاصم کے فارم ہاؤس کی طرف جا رہا تھا، اس کا دماغ بالکل کام کرنا چھوڑ گیا۔ نور کا معصوم چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔ عاصم کے سفاک ارادوں سے وہ اچھی طرح سے واقف تھا۔

تابش عاصم کے فارم ہاؤس کے گیٹ پہ پہنچا تو گیٹ کیپر نے اسے اندر جانے سے روک دیا۔۔۔ وہ اسے دھکا دیتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

عاصم کے نام کی آوازیں لگاتے ہوئے وہ جب اندر پہنچا تو وہ شراب کا گلاس ہاتھ میں پکڑے صوفیہ پہ بیٹھا تھا۔
تابش نے پاس آ کے اس کے گریبان سے پکڑا

"نور کہاں ہے۔۔۔۔۔ بتاؤ نور کہاں۔۔۔۔۔" تابش کی آنکھوں سے آگ برسنے لگی

"نور۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔" عاصم اپنے ہوش میں نہیں تھا

"ہاں نور۔۔۔۔۔! کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔؟" تابش چلایا

عاصم خاموش کھڑا رہا۔ تابش نے اس کی گردن پہ ایک زوردار مکار سید کیا تو وہ فرش پہ جا گرا

اس نے عاصم کے گریبان میں پھر سے ہاتھ ڈالا اور کھڑا کیا

"بتا۔۔۔۔۔ عاصم۔۔۔۔۔ نور کہاں ہے۔۔۔۔۔؟" تابش چلایا

"نور۔۔۔۔۔ وہ کانچ کی گڑیا۔۔۔۔۔؟ وہ۔۔۔۔۔ وہ تو ٹوٹ گئی۔۔۔۔۔" عاصم مدہوشی میں بولا

تابش پاگلوں کی طرح اسے پیٹتا رہا۔۔۔۔۔ اور اس کے منہ سے خون جاری ہوا وہ پھر بھی وہ ایک ہی بات کرتا رہا

www.kitabnagri.com

"کانچ کی گڑیا تو ٹوٹ گئی۔۔۔۔۔ مجھے مت مارو۔۔۔۔۔ وہ ٹوٹ گئی۔۔۔۔۔" عاصم رونے لگا

"عاصم ہوش میں آؤ۔۔۔۔۔ اور مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔ نور کہاں ہے۔۔۔۔۔؟" تابش نے اس کے بالوں سے پکڑ لیا

"آؤ۔۔۔۔۔! میں تمہیں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ ٹوٹ گئی ہے۔۔۔۔۔" عاصم اپنا جسم سنبھال نہیں پارہا تھا۔ تابش

نے اسے سہارا دیا وہ ایک ایک قدم اٹھاتے ہوئے اسے کمرے میں لے گیا۔

تابش جب کمرے میں پہنچا تو اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

نور اپنے برقعے میں ملبوس کمرے کے فرش پہ پڑی تھی۔ تابش عاصم کو چھوڑ کے نور کی طرف لپکا۔۔۔

اسکی آنکھیں ایک ہی جگہ جمی تھیں اور جسم بے حس و حرکت تھا۔۔۔ ناک سے لہو بہتے بہتے رک گیا تھا۔

"نور۔۔۔! نور۔۔۔ اٹھو۔۔۔" تابش اسکے پاس زانوں کے بل بیٹھ کے اسے ہلانے لگا

"ٹوٹ گئی ہے۔۔۔ میں نے کہا نہ۔۔۔ ٹوٹ گئی ہے۔۔۔" عاصم کی آواز پھر سے اسکے کان میں پڑی

نور کی سانسیں نہیں چل رہی تھیں۔۔۔ تابش نے اسکا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔۔۔ اور ایک دردناک چیخ اسکے گلے میں اٹک گئی۔۔۔

عاصم اسی طرح بڑبڑاتا رہا۔۔۔ "کانچ کی گڑیا ٹوٹ گئی۔۔۔"

تابش پھر سے عاصم کی طرف لپکا،

"کیا کیا تم نے اسکے ساتھ۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔ ورنہ میں تمہیں مار ڈالوں گا۔۔۔ بتاؤ۔۔۔" اس نے پھر سے عاصم کے بالوں سے پکڑا

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" عاصم اسی مدہوشی میں بولا

"تم نے کچھ نہیں کیا تو یہ کیسے مر گئی۔۔۔ کیوں مارا۔۔۔ کیوں مارا نور کو۔۔۔ میں تمہیں زندہ نہیں

چھوڑوں گا۔۔۔" تابش دھاڑنے لگا اور پھر سے اسکے چہرے پہ مکوں کی بارش شروع کر دی

"تم نے مارا ہے اسے۔۔۔ تم نے۔۔۔" عاصم بولا

"عاصم۔۔ کیا کیا تم نے نور کے ساتھ۔۔۔۔۔ بتاؤ۔۔۔۔۔" تابش نے اسکی بند ہوتی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں

"میں نے بس یہی بتایا کہ تم میرے کہنے پہ اسکے گھر گئے۔۔ اس سے محبت کی۔۔۔ اس کے لیے رشتہ
بھیجا۔۔ اور نکاح کیا۔۔۔۔۔ وہ چپ چاپ کھڑی رہی۔۔۔۔۔ سنتی رہی۔۔۔۔۔ کچھ نہیں بولی۔۔۔۔۔ بس
اسکے ناک سے خون بہنے لگا۔۔۔۔۔ پھر وہ کھڑے کھڑے گر گئی۔۔۔۔۔ میں اسکے لیے پانی لایا۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔
وہ۔۔۔۔۔ وہ تو کانچ کی گڑیا نکلی۔۔۔۔۔ اتنی سی ٹھوکر برداشت نہیں کر پائی۔۔۔۔۔ دیکھو نہ ٹوٹ گئی۔۔۔۔۔"

عاصم فرش پہ گر گیا

تابش کے گرد آندھیاں چلنے لگیں۔۔ اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کبھی نور اس حقیقت سے آشکار
ہوگی۔۔

"ہم دونوں ایک ہی گناہ کے مرتکب ہیں۔۔۔۔۔ لیکن دونوں کی سزا میں فرق ہے۔۔۔ تم جان دے کے سزا
پوری کرو گے اور میری ہر سانس اس جرم کا قرض چکائے گی۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تابش نے عاصم کے سینے میں پستول کی ساری گولیاں اتار دیں۔۔۔۔۔
اور نور کی لاش اپنے ہاتھوں پہ اٹھائے وہ بو جھل قدموں سے چلنے لگا۔۔۔۔۔ اسکے کانوں میں نور کی آواز گونجتی
رہی

"تم وہ سیاہ پتھر ہو جو ایک نور پہ گرھن تو لگا سکتا ہے لیکن خود کبھی روشن نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں کے سامنے پھر سے وہ منظر نمودار ہوا۔۔۔۔۔

Ehd e Shikasta novel by Zoya Hassan

Posted On Kitab Nagri

وہ قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول تھی، صبح کی کرنیں اسکے حسین چہرے سے ٹکرا کے نور میں بدل رہی تھیں۔۔۔

تابش کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔

ختم شد



السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اریٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

Ehd e Shikasta novel by Zoya Hassan

Posted On Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com

